کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ

(جلد ہفتم)

وارث سرہندی

مقتدرہ قومی زبان ۔ اسلام آباد

کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ

(جلد ہفتم)

وارث سرہندی

مقتدرہ قومی زبان ○ اسلام آباد

سلسلہ مطبوعات : ۳۰۰

عالمی معیاری کتاب نمبر ISBN. ۹۶۹-۴۷۴-۱۴۳-۲

طبع اوّل ـــــــ ۱۹۹۵ء

تعداد ـــــــ ایک ہزار

قیمت ـــــــ ۵۵ روپے

فنی تدوین ـــــــ ڈاکٹر گوہر نوشاہی

مطبع ـــــــ ایس۔ٹی۔پرنٹرز، راولپنڈی

ناشر ـــــــ افتخار عارف
(صدر نشین)
مقتدرہ قومی زبان، ۳۔ ایچ
ستارہ مارکیٹ، جی ۷ مرکز،
اسلام آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

مقتدرہ قومی زبان نے کتابوں کا ایک سلسلہ شائع کیا ہے جس کو لغوی تحقیق یا لسانی تنقید کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اب تک اس سلسلے کی چھ کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ پیشِ نظر ساتویں جلد مرحوم و مغفور وارث سرہندی نے مرتب کی ہے۔ اس سلسلے کی دوسری، تیسری اور چھٹی جلد بھی انہی کی تالیف تھی۔ لغت اور زبان کے مسائل سے انھیں دلچسپی تھی۔ وہ کئی زبانیں جانتے تھے اور انھوں نے اس جائزہ میں ان زبانوں کے علم سے پورا استفادہ کیا ہے۔

تحقیق میں اخذ کردہ کوئی نتیجہ کبھی حرفِ آخر نہیں ہوتا۔ اس سے اختلاف کیا جا سکتا ہے اور اس میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ زبان و ادب سے متعلق مسائل کے معاملے میں تو اختلاف کی گنجائش ہمیشہ رہی ہے۔ مؤلف نے اس جائزے میں بعض کتبِ لغت کے حوالہ سے الفاظ کی صرفی حیثیت، عدد اور جنس (واحد جمع، مذکر مؤنث) نیز تلفظ، اِملا اور طرزِ کتابت کے مسائل سے بحث کر کے اپنے نتائج کو اہلِ علم و تحقیق کے سامنے پیش کیا ہے اور انھیں مزید غور و فکر اور بحث و نظر کی دعوت دی ہے۔ اسی طرح الفاظ اور اصطلاحات کے معنوی پہلوؤں پر بھی توجہ کر کے اپنے خیال کے مطابق غلط و صحیح کی نشاندہی کی ہے۔

کسی زندہ زبان میں ردّ و قبول کا عمل کبھی نہیں رُکتا۔ زبان اپنے ارتقاء کے مختلف مراحل میں مختلف عوامل کے زیرِ اثر ہر طرح کی تبدیلی سے گزرتی ہے۔ اس لیے اس کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ لُغت کسی زبان کا بنیادی مآخذ ہونے کی وجہ سے اس نوع کی تبدیلیوں کا مظہر ہوتا ہے اور اختلاف کی صورت میں مرجع بھی۔ اس لحاظ سے اس کی ذمہ داریاں نازک بھی ہیں، متنوع بھی اور پیچیدہ بھی۔

امید ہے کہ وارث سرہندی صاحب کی یہ کتاب تحقیق و جستجو کے حوالے سے اس موضوع پر اہم شمار کی جائے گی اور اہلِ علم و دانش، اساتذہ اور طلبہ کے لیے مفید گردانی جائے گی۔

افتخار عارف

حرفِ آغاز

"کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ" کے سلسلے کی یہ ساتویں جلد ہے۔ اس سے پہلے اس سلسلے کی تین جلدیں یعنی دوم، سوم اور ششم میری کاوش کا نتیجہ ہیں اور باقی دوسرے اہلِ تحقیق کی محنت کا ثمر ہیں۔ میں اس سے پہلے کی جلدوں میں اس سلسلے کی اہمیت و افادیت پر تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں، جس کا یہاں اعادہ تحصیل حاصل ہوگا، البتہ اس جلد کے تعارف کے طور پر چند باتیں مختصراً عرض کرنے پر اکتفا کروں گا۔

حسبِ سابق اس جلد میں بھی لغت کی دو اہم کتابوں کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لیے یہ جلد بھی حسبِ معمول دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں ڈنکن فوربس کے مشہور اردو۔ انگریزی لغت کا اور دوسرے حصے میں تاجور نجیب آبادی کی "تاج اللغات" کا تحقیقی و لسانی جائزہ شامل ہے۔ ان کا مفصل تعارف تو متعلقہ حصے میں پیش کیا جائے گا، یہاں بالاختصار ان کتابوں کی نمایاں خصوصیات کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا۔

ڈنکن فوربس کے اردو۔ انگریزی لغت کا شمار بھی اردو کی امہات لغات میں ہوتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جان۔ ٹی۔ پلیٹس نے اپنے مشہور لغت کے دیباچہ میں اسے مستشرقین کی تالیف کردہ تمام کتب لغت پر مواد، ترتیب اور تشریح کے لحاظ سے فوقیت دی ہے اور اپنے لغت کی بنیاد بھی اسی لغت کو بنایا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ فوربس کا یہ لغت مستشرقین کی تالیف کردہ کتب لغت میں ایک اہم اور ممتاز مقام رکھتا ہے۔ الفاظ کے مآخذ کے سلسلے میں اس کا معیار دوسری اسی قسم کی کتابوں سے بدرجہا بلند ہے۔ الفاظ کی تشریح میں اختصار اور جامعیت اس کا ایک نمایاں وصف ہے۔ اس لیے لغت و لسانیات سے دلچسپی رکھنے والا کوئی شخص بھی اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔

چونکہ مستشرقین کی کتب لغت کا ایک مقصد انگریزوں کو اردو زبان سے متعارف کرانا اور اس زبان کے سیکھنے میں مدد دینا تھا، اس لیے قدرتی طور پر اردو الفاظ و تراکیب کی تشریح انگریزی زبان

ہیں کی گئی ہے۔ ظاہر ہے ایسی کتابوں سے وہی لوگ استفادہ کر سکتے ہیں جو انگریزی سے بخوبی واقف ہیں۔ ہمارے ملک میں اچھی انگریزی جاننے والوں کی تعداد بہت کم ہے، اس لیے ان کتابوں کا حلقہ استفادہ محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ ان کی افادیت کو عام کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ ان کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرا کے اور از سر نو مرتب کر کے انھیں شائع کیا جائے۔ ہمارے جائزہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ان کتابوں کی اہمیت و افادیت کے ساتھ ساتھ ان کی خامیوں کی اصلاح بھی ہو سکے۔

اس جائزہ میں شامل دوسرے لغت "تاج اللغات" کے متعلق یہاں اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ یہ لغت زیادہ مشہور تو نہیں ہے مگر اپنے معیار، مواد اور افادیت کے لحاظ سے کسی بھی مشہور لغت سے کمتر نہیں ہے، بلکہ اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے بہتر و برتر ہے۔ یوں بھی کسی شخص یا کتاب کے کم مشہور ہونے سے اس کی خوبیوں کی نفی نہیں ہوتی۔ غالب جیسے نابغۂ روزگار شاعر کو بھی ایک زمانہ میں عدمِ شہرت سے واسطہ رہا تھا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا تھا ؂

ہوں ظہوری کے مقابل میں خفائی غالبؔ
میرے دعوے پہ یہ حجت ہے کہ مشہور نہیں

یہی حال "تاج اللغات" کا ہے۔ یہ لغت بھی زیادہ مشہور نہیں، مگر مواد، ترتیب اور معیار کے لحاظ سے اپنا منفرد مقام رکھتا ہے۔ یہ ایک اچھی خاصی ضخیم کتاب ہے اور اپنے زمانہ میں مقبول بھی تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد اس کی دوبارہ اشاعت کی نوبت نہیں آئی اور آج اس کا شمار بھی نایاب کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس کے صرف چند نسخوں کا سراغ ملتا ہے، جو بعض اہلِ علم کے ذاتی کتب خانوں میں ہیں یا پھر پنجاب پبلک لائبریری میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔ اتفاق سے اس کا ایک نسخہ میرے پاس بھی ہے۔

کسی کی کوتاہیوں کو ظاہر کرنا اچھی بات نہیں ہے، لیکن ان سے چشم پوشی کرنا بھی درست نہیں کہ وہ کوتاہیاں اور خامیاں بھی خوبیاں سمجھی جائیں اور دوسروں کے لیے سند اور نظیر کا درجہ حاصل کر لیں۔ چنانچہ ایک محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان اغلاط اور تسامحات کا علمی و تحقیقی انداز میں جائزہ لے کر ان کی تصحیح کرے اور کسی پر زبان طعن دراز نہ کرے۔ میں نے اپنے جائزہ میں یہی طریقہ اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ کسی غلطی کو نشانۂ تضحیک نہیں بنایا، البتہ دلائل اور شواہد پیش کر کے اغلاط کی نشان دہی کی ہے اور صحیح صورت واضح کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے۔ خواہ مخواہ اعتراض نہیں کیا۔ جہاں گرفت کی ہے وہاں اس کا ثبوت بھی مستند حوالوں سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے اپنی طرف سے اس موضوع کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش میں کوتاہی نہیں کی، لیکن اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں، اس کا فیصلہ تو اہلِ علم اور قارئین ہی کر سکتے ہیں۔

وارث سرہندی

۵ رفروری ۱۹۸۷ء

(۱)

اُردو - انگریزی ڈکشنری

مؤلفہ

ڈنکن فوربس - ایل - ایل - ڈی

ڈنکن فوربس کے لغت کا اجمالی تعارف

ڈنکن فوربس کی یہ ڈکشنری دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ اردو، انگریزی اور دوسرا انگریزی، اردو لغت پر مشتمل ہے۔ چونکہ ہمارا تعلق صرف پہلے حصے سے ہے اس لیے یہاں اسی پر گفتگو کی جائے گی۔

یہ ڈکشنری ۱۸۳۷ء میں مکمل ہوئی۔ میرے سامنے اس وقت اس کا دوسرا ایڈیشن ہے جسے ترمیم و اضافہ کے بعد Wm. H. Allen & Co نے لندن سے ۱۸۶۶ء میں شائع کیا۔

اس کے مؤلف ڈنکن فوربس کنگز کالج لندن میں السنۂ شرقیہ کے استاد تھے۔ موصوف کو اردو پڑھانے کا تیس سال کا طویل تجربہ تھا۔ اسی تجربہ کی بناء پر مؤلف نے یہ لغت مرتب کیا اور اسے ہر طرح مکمل بنانے کی کوشش کی تاکہ اردو زبان کے طلبہ اس سے بیش از بیش فائدہ اٹھا سکیں۔

مؤلف نے اپنے اس لغت کی بنیاد ولیم ہنٹر کے ہندوستانی انگریزی لغت کو بنایا، مگر محض اسی پر انحصار نہیں کیا، بلکہ اردو اور فارسی کی اعلیٰ ادبی کتابوں میں استعمال ہونے والے الفاظ کے ساتھ ساتھ روزمرہ گفتگو کے الفاظ بھی زیادہ سے زیادہ اس لغت میں شامل کیے۔ جو الفاظ عموماً استعمال نہیں ہوتے، ان کو شامل نہیں کیا۔ ضرب الامثال کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ اس لیے اس میں بہت کم ضرب الامثال نظر آتی ہیں۔ مستشرقین کی مرتب کردہ کتب لغت میں ضرب الامثال کا تناسب بالعموم کم ہی نظر آتا ہے۔ البتہ ڈاکٹر فیلن کا لغت اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس میں ضرب الامثال کی اچھی خاصی تعداد پائی جاتی ہے۔

فارسی الفاظ کی معقول تعداد شامل لغت کی گئی ہے۔ خصوصاً شیخ سعدی کی گلستاں اور بوستاں میں استعمال ہونے والے الفاظ کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہندی، سنسکرت اور عربی کے وہ الفاظ جو اردو تحریر و تقریر میں بالعموم استعمال ہوتے ہیں، ان کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ مؤلف نے اس زمانہ میں دستیاب قریباً تمام فارسی، ہندی، اردو، سنسکرت اور عربی کتب لغت سے استفادہ کیا۔ علاوہ بریں جو الفاظ ان لغات میں موجود نہ

تھے، مگر مؤلف کو تدریس کے دوران معلوم ہوئے ان کو بھی شامل کیا۔ غرض ہر ممکن طریقے سے اس لغت کو جامع بنانے کی کوشش کی۔

اس کی ضخامت اگرچہ قریباً آٹھ سو صفحات ہے، لیکن طباعت میں باریک حروف استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ مواد کھپانے کی کوشش کی، جس میں مؤلف بڑی حد تک کامیاب رہا۔ مختلف محکموں میں مستعمل اصطلاحات کے شمول نے اس لغت کی جامعیت اور افادیت میں بہت اضافہ کیا ہے۔

مؤلف نے ہر لفظ کا ماخذ بیان کیا ہے اور اکثر ماخذ درست درج کیے ہیں۔ البتہ سنسکرت اور ہندی کے الفاظ گڈ مڈ ہو گئے ہیں۔ اس لیے کہ ان کے ماخذ درج کرتے وقت کوئی حد فاصل قائم نہیں کی۔

مختلف الماخذ اور مختلف المعنی ہم شکل الفاظ میں امتیاز نہیں کیا گیا اور ان کو ایک لفظ تصور کر کے اس کے تحت تمام معانی درج کر دیے گئے ہیں، جس سے خلط مبحث اور مغالطہ ہوتا ہے۔

بعض الفاظ کی قدیم اور متروک صورتیں بھی درج کر دی گئی ہیں، مثلاً اٹھ سٹھ، اٹھوتر سو یعنی ایک سو آٹھ۔ اس سے الفاظ کے ارتقاء اور تدریجی مراحل کو جاننے میں بہت مدد ملتی ہے۔

صرف بنیادی الفاظ کو اردو رسم الخط میں درج کیا ہے۔ مرکبات اور محاورات کو رومن رسم الخط میں درج کیا ہے۔ اس کی وجہ ضخامت کو ایک حد کے اندر رکھنا معلوم ہوتا ہے۔ بعد میں یہی انداز دوسرے مستشرقین مثلاً فیلن اور پلیٹس نے اپنے لغات کی ترتیب میں اپنایا۔

عربی صفات پر فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے جو اسمائے کیفیت بنتے ہیں، ان کی حیثیت عربی فارسی مرکبات کی ہوتی ہے، ان کو بصورت موجودہ عربی تو کسی طرح بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مگر مؤلف نے ایسے تمام مرکبات کا اندراج عربی الفاظ کی حیثیت سے کیا ہے جو درست نہیں۔

اسی طرح فارسی لاحقہ "انہ" کے اضافہ سے جو صفات بنتی ہیں، ان کا اندراج فارسی الفاظ یا عربی فارسی مرکبات کی حیثیت سے ہونا چاہیئے تھا، مگر مؤلف نے ان کو عربی ظاہر کیا ہے۔

بعض الفاظ کی تشریح میں مؤلف سے لغزش ہوئی ہے، جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں آئے گی۔ تاہم بحیثیت مجموعی یہ ایک مفید، معیاری اور تاریخی لحاظ سے اہم لغت ہے۔

ا

ابا :۔ اس کے صرف ایک معنی denial بتائے ہیں۔ یہ لفظ دوسرے معانی مثلاً پرہیز، اجتناب وغیرہ میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔ یہ معانی اردو اور فارسی کے قریب قریب ہر لغت میں ملتے ہیں، مگر مؤلف نے نہ جانے کیوں ان کو نظر انداز کر دیا ہے ۔

ابابیل :۔ اس لفظ کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے اور معنی Swallow یعنی چڑیا بتائے گئے ہیں۔ اس معنی میں اسے اردو لفظ کہا جاسکتا ہے، کیونکہ اردو میں یہ لفظ ایک قسم کی چڑیا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ عربی میں یہ جھنڈ یا ڈار کے معنی میں مستعمل ہے ۔ قرآن مجید کی سورہ "الفیل" میں "طیراً ابابیل" پرندوں کے جھنڈ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

بعض محققین کے نزدیک یہ جمع ہے اور اس کا واحد "ابول" ہے، اور دوسروں کی رائے میں اس کا مفرد "ابیل" ہے، مگر اکثر اہلِ لغت کے خیال میں اس کا واحد نہیں ہے ۔ بالفاظ دیگر یہ اسم جمع ہے۔ چونکہ مؤلف نے اس کے وہی معنی درج کیے ہیں جو اردو میں رائج ہیں، اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیئے تھا۔

ابلمب :۔ (abilamb) یہ لفظ سنسکرت لغت کے طور پر درج ہوا ہے۔ مگر سنسکرت میں اس کی یہ صورت موجود نہیں ہے۔ سنسکرت میں یہ "اوِلمب" ——— (avilamb) کی صورت میں ملتا ہے۔ "ابلمب" اس کا ہندی روپ ہے ۔ ہندی میں عموماً سنسکرت کا واؤ یائے موحدہ سے بدل جاتا ہے ۔ بہر حال اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔ البتہ اس کی اصل کی صراحت سنسکرت کے حوالے سے کی جاسکتی تھی۔

ابناس / ابناسی :۔ یہ الفاظ بھی سنسکرت الفاظ کے طور پر شامل کیے گئے ہیں۔ ان کا بھی وہی حال ہے، جس کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے ۔ سنسکرت میں ان کی صحیح صورت "اوناش" اور "اوناشی" ہے ۔ جو صورت مؤلف نے درج کی ہے وہ ہندی ہے ۔ اس لیے ہندی الفاظ ہی کی حیثیت سے ان کا اندراج ہونا چاہیے تھا۔

ابوجہل :۔ اسے پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا بتایا گیا ہے ۔ اس غلط فہمی کا شکار بعض دوسرے اہلِ لغت بلکہ مورخین بھی ہوئے ہیں۔ مگر یہ حقیقت کے خلاف ہے ۔ ابوجہل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا نہیں تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق قریش کی شاخ بنو ہاشم سے تھا اور ابوجہل کا بنو مخزوم سے ۔ اس کا پورا نام عمر بن ہشام بن مغیرہ مخزومی تھا۔ اسلام سے پہلے ابوالحکم کے لقب سے معروف تھا، مگر اسلام کی شدید مخالفت کرنے کے باعث ابوجہل کے لقب سے مشہور ہوا۔

اُبھرنا :- اس کے معنی overflow بتائے گئے ہیں ۔ اوّل تو یہ معنی ہی محلِ نظر ہیں، تاہم اگر اس کا جواز تلاش کر لیا جائے تو بھی یہ لفظ اور متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً ظاہر ہونا، نمایاں ہونا، سوجنا، اُٹھنا وغیرہ ۔ اردو کی سبھی کتب لغت میں یہ معانی پائے جاتے ہیں ۔ اس لیے ان معانی سے صرفِ نظر کرنے کا کوئی جواز موجود نہیں ہے ۔

ابھلاش / ابھلاکھ :- یہ دونوں سنسکرت الفاظ کے طور پر شامل کیے گئے ہیں ۔ اس طرح خلط مبحث ہو گیا ہے ۔ یہ دونوں ایک ہی لفظ کی دو صورتیں ہیں ۔ ان میں سے پہلی صورت "ابھلاش" اصلی سنسکرت صورت ہے اور دوسری صورت ہندی ہے ۔ دونوں کو سنسکرت ظاہر کرنا غلط فہمی پر مبنی ہے ۔ مناسب ہوتا اگر ان کو الگ الگ سنسکرت اور ہندی الفاظ کے طور پر درج کیا جاتا ۔

ابھوشن / ابھوکھن :- ان الفاظ کے سلسلے میں بھی اسی غلطی کا اعادہ ہوا ہے ۔ یعنی ان دونوں کو سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے حالانکہ "ابھوشن" سنسکرت ہے اور "ابھوکھن" اس کا ہندی رُوپ ہے ۔

ابھی :- اصل کے لحاظ سے تو یہ املا درست قرار دیا جا سکتا ہے، مگر روزمرہ استعمال اور چلن کے خلاف ہے ۔ اگرچہ یہ "اب" اور "ہی" کا مرکب ہے، مگر ہائے مخلوط التلفظ سے "ابھی" لکھا اور بولا جاتا ہے ۔ پلیٹس نے اس لفظ کے اندراج میں صحیح طرزِ املا اختیار کیا ہے، یعنی اسے "ابھی" کی صورت میں درج کر کے یہ وضاحت کر دی ہے کہ یہ "اب + ہی" ہے ۔

ابیر :- تاخیر کے معنی میں اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا گیا ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے ۔ پلیٹس اور بورڈ کے لغت میں ان کی اصل سنسکرت لفظ "اویلا" قرار دی گئی ہے، جو قرینِ قیاس ہے ۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کی حیثیت سے درج کیا ہے، جو درست ہے ۔ اس کی ایک اور صورت "اویر" بھی ہے، جو اردو میں زیادہ استعمال ہوتی ہے، جو مؤلف نے اس کے مقام پر درج بھی کی ہے ۔ الغرض اس کا اندراج سنسکرت لفظ کی حیثیت سے درست نہیں ہے ۔ اسے ہندی ظاہر کرنا چاہیے تھا ۔

اُپبن :- (Upban) اس کا اندراج سنسکرت لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے ۔ یہ سنسکرت نہیں بلکہ ہندی صورت ہے ۔ سنسکرت میں "اُپو.ن" (Upvan) ہے ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ خود مؤلف نے "اُپو ن" الگ سنسکرت لفظ کے طور پر درج کیا ہے ۔ چنانچہ یہاں "اُپبن" کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے کرنا چاہیے تھا ۔

اپدیس / اپدیسن / اپدیسی :- ان تینوں الفاظ کو سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے ۔ یہ سب ہندی الفاظ ہیں، جن کی اصل سنسکرت لفظ "اپدیش" (شین منقوطہ سے) ہے ۔

اپرادھن / اپرادھی :- ان دونوں لفظوں کو

کو اکٹھا درج کرکے ان کے معنی بھی ایک بیان کیے ہیں۔ گویا مؤلف کی نظر میں یہ دونوں ایک لفظ کی متبادل صورتیں ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ایک مذکر اور دوسرا مونث ہے۔ اسی لحاظ سے ان کے معنی میں بھی تذکیر و تانیث کا فرق ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ ان کو الگ الگ درج کرکے الگ الگ معانی بتلائے جاتے۔ اگر جگہ کی کفایت مقصود تھی تو آسان طریقہ یہ تھا کہ "اپرادھی" درج کرکے اس کے معنی بتائے جاتے اور آخر میں "اپرادھن" کا اندراج کرکے یہ بتا دیا جاتا کہ یہ "اپرادھی" کی تانیث ہے۔

اتابک :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ جب کہ یہ ترکی لفظ ہے۔ یہ "اتا" بمعنی پدر اور "بیگ" بمعنی بزرگ سے مرکب ہے۔ گویا یہ اصلاً "اتابیگ" ہے، جو مخفف صورت میں "اتابگ" اور "اتابک" استعمال ہوتا ہے۔ کنایتہً یہ لفظ استاد اور امیر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ پر مفصل بحث جلد سوم میں آچکی ہے۔

اتائی :۔ اس کے معنی مفت ناچنے اور گانے والا بتلائے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس معنی میں یہ لفظ کبھی یا کہیں استعمال ہوا ہو، مگر عام طور پر اتائی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کوئی فن کسی استاد سے باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو۔ گویا اناڑی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جس کے لیے انگریزی میں لفظ مستعمل ہے۔ اردو میں یہ لفظ اس فن کار کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جس نے اپنے فن کو پیشہ نہ بنایا ہو۔ گویا شوقیہ فن کار جس کو انگریزی میں "amateur" کہتے ہیں، کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس کی دوسری صورت "عطائی" ہے، جو بعض اہلِ علم کے نزدیک صحیح تر ہے۔ یعنی وہ شخص جس کو کسی نے کوئی فن باقاعدہ شاگرد بنائے بغیر عطا کیا ہو۔

اَتباع :۔ اسے "تبع" اور "تابع" کی جمع بتایا ہے۔ پلیٹس کا بھی یہی خیال ہے۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ "اتباع" "تبع" کی جمع تو ہے، مگر "تابع" کی جمع نہیں ہے۔ "تابع" کی جمع سالم تو تابعون یا تابعین ہے اور جمع مکسر تبع، تبعہ، توابع اور تبّاع ہے۔ (حوالہ کے لیے دیکھیے "المنجد")

اتّقاف :۔ (Ittiqaf) عبادت اور روزہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ دوسری کتبِ لغت میں مجھے اس کا سراغ نہیں ملا۔ ہوسکتا ہے اعتکاف کو سہواً اتقاف لکھا گیا ہو۔ یا اتّقا بمعنی پرہیزگاری، پر غلطی سے ف کا اضافہ کر کے خلط ملط کر دیا ہو۔

اَٹھّا :۔ تاش کا وہ پتا جس پر آٹھ نشان ہوں اسے دکنی لفظ بتایا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ دکنی میں بھی مستعمل ہو، مگر یہ دکنی سے مخصوص نہیں ہے۔ اردو میں یہ لفظ عام استعمال ہوتا ہے، اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

اثامی :۔ بطور عربی لفظ مدعا علیہ اور مجرم کے معنی میں درج ہے۔ یہ لفظ عربی کے

کسی لغت میں نہیں ملا "فرہنگ عامرہ" میں یہ لفظ ملتا ہے، مگر "فرہنگ عامرہ" عربی الفاظ کے معاملہ میں مستند نہیں ہے۔ اس کے مؤلف کا مقصد زیادہ سے زیادہ عربی، فارسی اور ترکی الفاظ جمع کرنا تھا، تحقیق مقصود نہ تھی۔ عربی میں "اثم" بمعنی گناہ کی جمع "آثام" آتی ہے، مگر "اثامی" کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ مجرم کے معنی میں اس مادہ سے دو لفظ آثم اور اثیم ملتے ہیں، جن کا "اثامی" سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مدعا علیہ کے معنی میں تو اس مادہ کا کوئی لفظ بھی نہیں ملتا۔ میں نے اس سلسلے میں عربی کی مشہور کتبِ لغت المنجد، صراح، مفتاح اللغات اور مفردات القرآن کے علاوہ فارسی کی مشہور کتب لغت پر بھی نظر ڈالی مگر مجھے کہیں یہ لفظ نہیں ملا۔ قیاس ہے کہ یہ "اسامی" ہی کی ایک صورت ہے۔ اردو میں "اسامی" مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ممکن ہے کسی عربی زدہ کم علم شخص نے اسی کو "اثامی" املا کیا ہو اور وہاں سے مؤلف نے اخذ کر لیا۔

اِجاب:۔ معاہدہ کی پہلی تجویز کے معنی میں بطور عربی درج ہے۔ اس معنی میں اس کا ثبوت کہیں نہیں ملا۔ بلکہ اس صورت میں یہ لفظ بھی اردو یا فارسی کے کسی لغت میں نظر نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے ایجاب کو غلطی سے اس طرح پڑھا اور لکھا گیا ہو۔ "ایجاب و قبول" کے علاوہ الگ سے بھی اس کا سراغ ملتا ہے۔

اجتہاد:۔ اس کے معنی کوشش اور کافروں سے جنگ بتائے ہیں۔ کوشش کے معنی میں تو درست ہے، مگر کافروں سے جنگ کے معنی میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا، البتہ اسی مادہ سے مشتق ایک دوسرا لفظ "جہاد" اس معنی میں مستعمل ہے۔ "اجتہاد" فقہ کی اصطلاح میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مسائل کے استخراج کے لیے عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ اردو میں تو اپنے لغوی معنی میں شاذ اور اصطلاحی معنی میں اکثر استعمال ہوتا ہے، مگر مولف نے اس معنی کا ذکر تک نہیں کیا۔

اَجے:۔ (ajai) اس کے معنی ناکام، محکوم اور غیر فاتح بتلائے ہیں۔ یہ معنی غلط نہیں، مگر یہ لفظ ناقابلِ تسخیر کے معنی میں بھی مستعمل ہے، جس کا مولف نے ذکر نہیں کیا۔ پلیٹس نے یہ معنی بھی درج کیے ہیں۔

آجیبکا:۔ (ajibika) روزی وغیرہ کے معنی میں سنسکرت لفظ کے طور پر شاملِ لغت کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "آجیوکا" (ajivika) ہے اور یہ اس کا ہندی تدبھو ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔ خود مولف نے اپنے مقام پر "آجیوکا" بھی درج کیا ہے اور اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ اگر وہ سنسکرت ہے تو یہ سنسکرت کیسے ہوا۔ میری رائے میں یہی سنسکرت "آجیوکا" فارسی اور اردو میں "آذوقہ" کی شکل اختیار کر گیا۔

اَجیر:۔ اس کے معنی Slave یعنی غلام

بتائے ہیں ۔ اس کے معنی ہیں اُجرت لینے والا، جس کا فارسی مترادف مزدور ہے۔ مزدور اور غلام ہم معنی الفاظ نہیں ہیں۔ غلام کو اُجرت نہیں دی جاتی، کیونکہ وہ مالک کے اختیار میں ہوتا ہے ۔

اجیرن :۔ اس کے معنی unimpaired اور undecyed لکھے ہیں۔ یہ معنی درست نہیں ۔ اس کے معنی ناقابلِ ہضم اور ناگوار ہیں۔ گویا ایک طرح سے مؤلف نے معنی اُلٹ دیئے ہیں۔ فیلن نے اس کے صحیح معنی درج کیے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ ناگوار، مشکل، دوبھر، تکلیف دہ وغیرہ معانی میں مستعمل ہے ۔

اچارج :۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ ہندی لفظ ہے ۔ اس کی اصل سنسکرت لفظ "اچاری" ہے ۔

اچھت / اکشت :۔ ان الفاظ کا اندراج سنسکرت کے متبادلات کی حیثیت سے کیا گیا ہے ۔ یہ الفاظ ایک دوسرے کا بدل تو ضرور ہیں، مگر دونوں صورتیں سنسکرت نہیں ہیں ۔ ان میں سے دوسری صورت "اکشت" سنسکرت ہے اور پہلی صورت اس کا ہندی بدل ہے ۔ اس لیے ان دونوں کو سنسکرت ظاہر کرنا درست نہیں ہے۔ "اچھت" کو ہندی اور "اکشت" کو سنسکرت کہنا چاہیے تھا۔

اچھر / اکشر :۔ ان کا اندراج بھی مندرجہ بالا جوڑے کی طرح سنسکرت الفاظ کے طور پر کیا ہے ۔ ان میں سے بھی دوسرا لفظ "اکشر" (akshar) سنسکرت ہے اور پہلا لفظ "اچھر" اس کا ہندی رُوپ ہے۔ اس لیے "اکشر" کا اندراج سنسکرت اور "اچھر" کا ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

اچھرنا / اچھلنا :۔ یہ دونوں لفظ اگرچہ الگ الگ درج ہوئے ہیں، مگر دونوں کا اندراج ہندی الفاظ کے طور پر ہوا ہے اور معنی مشترک ہیں۔ اردو میں "اچھلنا" تو استعمال ہوتا ہے، مگر "اچھرنا" کوئی نہیں بولتا۔ ہوسکتا ہے یہ اس کی ہندی صورت ہو، کیونکہ اردو کا لام ہندی میں عموماً رائے مہملہ سے بدل جاتا ہے ۔ مثلاً اردو میں بادل ہے تو ہندی میں بادر ۔ اردو میں باولا تو ہندی میں باورا مستعمل ہے۔ اس لیے یہ قرینِ قیاس ہے کہ اردو "اچھلنا" ہندی میں جا کر "اچھرنا" کی صورت اختیار کر جائے ۔ ایسی صورت میں "اچھلنا" کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے اور "اچھرنا" کا ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیئے تھا۔

احسان مند / احسان مندی :۔ ان کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ یہ دونوں مرکب الفاظ ہیں ۔ ان کا پہلا جز "احسان" عربی ہے اور دوسرا جز "مند" اور "مندی" فارسی ہے ۔ اس لیے ان کا اندراج عربی فارسی مرکب الفاظ کی صورت میں ہونا چاہیے۔

احمقی :- اسے عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ "احمق" تو واقعی عربی لفظ ہے۔ مگر اس پر یائے مصدری کا اضافہ فارسی قواعد کے مطابق ہے۔ یائے مصدری فارسی سے مخصوص ہے، یہ عربی میں نہیں آتی۔ اس لیے بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ قرار پاتا ہے۔

ادا :- فارسی میں بھی یہ لفظ ہے اور عربی میں بھی۔ البتہ معنی میں فرق ہے۔ فارسی میں ناز وانداز کے معنی میں ہے اور عربی میں بجا آوری کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مگر مؤلف نے اسے ایک ہی لفظ سمجھ کر فارسی اور عربی کے سبھی معانی اس کے تحت درج کر دیئے ہیں، جس سے خلط مبحث ہو گیا ہے۔

ادغام :- اس کے معنی ایک لفظ کا دوسرے لفظ میں شامل ہو کر مشدد ہونا بتائے ہیں۔ تجوید کی اصطلاح کے طور پر تو یہ معنی درست ہیں۔ مگر یہ لفظ اردو میں اپنے اصلی اور لغوی معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے لغوی معنی شامل کرنا، باہم ملانا ہیں۔ اس معنی کا مؤلف نے ذکر نہیں کیا۔ اصولی طور پر کسی لفظ کے لغوی معنی درج کرنے کے بعد اصطلاحی معنی کا ذکر کرنا چاہیے۔

ادھیلا :- اس کی قیمت پہلے آدھا پیسہ بتائی ہے اور پھر اسے چار دمڑیوں کے برابر قرار دیا ہے۔ چار دمڑیاں تو ایک پیسے کے برابر ہوتی ہیں۔ ادھیلا چونکہ آدھا پیسہ ہے، اس لیے لامحالہ اس میں دو دمڑیاں ہوں گی۔

آزوقہ :- اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ مختلف کتب لغت میں یہ لفظ دو مختلف صورتوں میں درج ہے، یعنی "آذوقہ" اور "آزوقہ"۔ جو اس کو "آذوقہ" لکھتے ہیں وہ اسے عربی سمجھتے ہیں اور "ذوق" سے ماخوذ قرار دیتے ہیں اور جو اہلِ لغت اسے فارسی سمجھتے ہیں وہ اسے "آزوقہ" یا "آزقہ" لکھتے ہیں اور "آب رزقہ" سے ماخوذ قرار دیتے ہیں۔ اگر اسے سنسکرت "آجیوکا" سے ماخوذ سمجھا جائے تو بھی یہ فارسی میں "آزوقہ" تو ہو سکتا ہے، مگر ذال معجمہ سے "آذوقہ" لکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس لفظ پر جلد سوم میں بہت تفصیل کے ساتھ بحث کی جا چکی ہے۔

ارابہ :- گاڑی کے معنی میں درج ہے۔ اس لفظ کی اصل کے متعلق اہلِ لغت میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ کوئی "عرابہ" کو صحیح قرار دیتا ہے کوئی "ارابہ" کو۔ کوئی اس کی اصل "عرادہ" ثابت کرتا ہے تو کسی نے اسے "عرادہ" سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ اس طرح یہ بحث بہت الجھ گئی ہے۔ میں اس لفظ پر جلد سوم میں "عرابہ" کے تحت بہت تفصیل سے بحث کر چکا ہوں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی اصل یونانی لفظ "ارمہ" ہے، جو الف اور میم کے عین اور بائے موحدہ سے تبدیل ہونے کے باعث عربی میں "عربہ" کی صورت رائج ہوا۔ یہی "عربہ" فارسی میں باضافہ الف

"عرابہ" اور پھر الف اور عین کے تبادل سے "ارابہ" بن گیا۔

ارمزاد :۔ دکنی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اردو میں اس کے استعمال کا ثبوت نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں اس کے اندراج کی ضرورت نہ تھی۔ یہ غالباً "آرزومند" کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

اڑبجن :۔ اس کے معنی uneasy اور light لکھے ہیں۔ اردو میں اس معنی میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا، البتہ اردو میں یہ لفظ روکاٹ یا obstruction کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، مگر مولف نے اس معنی کا ذکر ہی نہیں کیا۔

ازمان :۔ اسے "زمانہ" کی جمع بتایا ہے۔ یہ "زمن" کی جمع ہے۔ "زمانہ" کی جمع "اَزمنہ" ہے۔

اثدھات :۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں ثائے مثلثہ کا وجود ہی نہیں تو یہ سنسکرت کیسے ہو سکتا ہے۔ سنسکرت میں "اشٹ دھات" ہے۔ جس سے اردو والوں نے "اثدھات" بنا لیا۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

اُسارنا :۔ اس کے معنی ہٹانا اور بے جگہ کرنا بتلائے ہیں۔ یہ معنی غلط تو نہیں، مگر اردو میں یہ لفظ عموماً مکمل کرنا، خوش اسلوبی سے انجام دینا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس معنی کی تائید پلیٹس اور فیلن کے علاوہ بورڈ کے اردو لغت سے بھی ہوتی ہے۔ مگر مولف نے اس معنی سے اعتنا نہیں کیا۔

اساڑھی :۔ اس کے معنی اساڑھ کی فصل بتائے ہیں۔ یہ اس کے لفظی معنی ہو سکتے ہیں۔ مگر اردو میں یہ لفظ فصل ربیع کے معنی میں مستعمل ہے۔ ربیع اس فصل کو کہتے ہیں، جو سرما میں کاشت ہوتی ہے اور گرما کے آغاز میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اس فصل میں جَو، چنا، مسور اور گندم شامل ہیں۔

اساکھات / اساکشات :۔ ان دونوں کا اندراج سنسکرت کے متبادل الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ "اساکشات" تو واقعی سنسکرت لفظ ہے، مگر "اساکھات" سنسکرت میں مستعمل نہیں ہے۔ یہ "اساکشات" کا ہندی رُوپ ہے، اس لیے اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

اساکھی :۔ اسے بھی سنسکرت لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ جب کہ یہ ہندی لفظ ہے۔ اس کی اصل سنسکرت لفظ "اساکشی" ہے۔

آسانی / آسانیت :۔ ان کا اندراج فارسی مترادفات کے طور پر ہوا ہے۔ "آسانی" تو فارسی لفظ ہے۔ مگر "آسانیت" فارسی میں استعمال نہیں ہوتا۔ اس کو عربی اثرات کی بوالعجبیوں میں شمار کرنا چاہیے۔

اُستاذ :۔ اسے "اُستاد" کا متبادل اور فارسی لفظ قرار دیا ہے۔ "اُستاد" تو واقعی فارسی

ہے، مگر "اُستاذ" بذال منقوطہ "اُستاذ" کا معرّب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوگا۔

استعفا:۔ اس کے معنی depricating اور asking forgiveness بتلائے ہیں۔ یہ معنی لغوی لحاظ سے درست ہیں، مگر اردو میں کسی خدمت یا ملازمت سے سبکدوشی چاہنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جس کا انگریزی مترادف resignation ہے۔ مگر مولف نے یہ معنی نظر انداز کر دیئے ہیں۔

استناد:۔ اس کے معنی learning or resting upon لکھے ہیں۔ یہ اس کے لغوی معنی ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ لفظ اردو کیا عربی اور فارسی میں بھی سند لینا یا ثبوت پیش کرنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس مشہور معنی کو ترک کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

آسرم:۔ یہ لفظ سنسکرت لغت کی حیثیت سے درج کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں شین منقوطہ سے "آشرم" ہے سین مہملہ سے "آسرم" اس کی ہندی صورت ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

اسفنج:۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ اگر یہ اصلاً یونانی ہو تو بھی بصورت موجودہ یونانی نہیں۔ یہ معرب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ اس کے یونانی الاصل ہونے میں بھی اہلِ لغت کا اختلاف ہے۔ "المنجد" میں اسے یونانی الاصل بتایا گیا ہے۔ عمید نے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا ہے اور یہ صراحت کی ہے کہ عربی میں بھی اسے اسفنج ہی کہتے ہیں۔ لغات سعیدی کے مولف کے خیال میں اسفنج معرب ہے فارسی اسپنج کا۔ "برہان قاطع" کے حاشیہ نگار ڈاکٹر محمد معین نے اسے عربی اور یونانی قرار دیا ہے۔ یونانی زبان میں اس کا نام Spoggos ہے۔ اس یونانی نام اور عربی نام میں اتنی مشابہت نہیں، جتنی اس کے انگریزی نام Sponge میں ہے۔ اس کی یہ توجیہہ بھی ہو سکتی ہے کہ یونانی سے عربی میں آیا ہو اور تصرف کے بعد اسفنج کی صورت اختیار کر گیا ہو اور عربی سے فارسی میں اسپنج اور انگریزی میں Sponge ہو گیا۔ یہ بعید از قیاس بھی نہیں، کیونکہ لاطینی اور انگریزی میں عربی کی بہت سی طبی اصطلاحات اختیار کی گئی ہیں۔ بہر حال بصورت موجودہ یہ عربی ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے۔

اسنان:۔ غسل کے معنی میں یہ لفظ سنسکرت کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں شین منقوطہ سے "اشنان" ہے۔ بول چال میں بھی عموماً "اشنان" ہی مستعمل ہے۔ تاہم اگر "اسنان" کے استعمال کا ثبوت مل جائے تو بھی یہ "اشنان" کی ہندی شکل سمجھی جائے گی اور اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور

پر ہی ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے کیا ہے۔

اسو :۔ اس کا اندراج بھی سنسکرت لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں یہ شین منقوطہ سے "اشو" ہے، گھوڑے کے معنی میں۔ سین مہملہ سے "اسو" اس کا ہندی رُوپ ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے۔

اسو بھا :۔ یہ بھی سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہوا ہے، حالانکہ یہ ہندی رُوپ ہے، سنسکرت "اشو بھا" کا۔

اسوپت :۔ اس لفظ کا بھی یہی حال ہے۔ یعنی سنسکرت میں یہ "اشوپت" اور ہندی میں "اُسوپت" اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے، نہ کہ سنسکرت کے طور پر۔

اسیر باد :۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے حالانکہ سنسکرت میں یہ صورت موجود نہیں ہے۔ سنسکرت میں یہ "اشیر واد" ہے، جو ہندی میں آکر "اسیر باد" ہو گیا۔

اسیری :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے۔ "اسیر" اگرچہ عربی ہے، مگر "اُسیری" فارسی قاعدہ کے مطابق "اسیر" پر یائے مصدری کا اضافہ بنایا گیا ہے۔ اس تصرف کے بعد یہ فارسی لفظ بن گیا ہے۔ عربی میں اس کے لیے "اسارت" آتا ہے۔ اشتقاق کی وضاحت کے لیے اس کا اندراج عربی فارسی مرکب لفظ کے طور پر ہونا چاہیے یا پھر فارسی لفظ کے طور پر۔

اشتعالک :۔ یہ لفظ عربی لغت کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ اس کی اصل "اشتعال" ہے، جو عربی لفظ ہے، جس پر فارسی کا مخصوص کاف تصغیر بڑھا کر اسم مصغر بنایا گیا ہے۔ اس لیے بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ قرار پاتا ہے۔ احتیاط لازم ہو تو عربی، فارسی مرکب لفظ کی حیثیت سے درج کیا جا سکتا ہے۔

اشراق :۔ اس کے لغوی معنی تو درج ہیں، مگر اصطلاحی معنی نظر انداز کر دیئے ہیں، حالانکہ اصطلاحی معنی میں یہ بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاحی طور پر یہ لفظ کشف و الہام اور روشن ضمیری کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ "فرہنگ آصفیہ" میں اس کے معنی "حکمت، روشن ضمیری، تصفیہ باطنی" بھی مذکور ہیں۔ "فرہنگ عمید" میں بھی اس کے ایک معنی "الہام گرفتن" مندرج ہیں۔ "اشراق" حکماء یا فلاسفہ کے ایک مسلک کا نام بھی ہے، اس مسلک کے پابند حکماء اپنے شاگردوں کو دور و دراز مقامات سے باطنی توجہ کے ذریعہ تعلیم دینے کے مدعی تھے۔ گویا "اشراق" وہی چیز ہے، جسے دورِ جدید کی انگریزی اصطلاح میں telepathy کہتے ہیں۔ اس مسلک کے ماننے والوں کو اشراقی یا اشراقین کہتے ہیں۔

اُفق :۔ بسکون دوم وسوم ufk درج ہے۔ اس کا صحیح تلفظ بضم اول و دوم utaq ہے۔ اس تلفظ پر تمام اہلِ لغت کا اتفاق ہے۔

اقارب :۔ اسے قریب کی جمع بتایا ہے۔

یہ "اقرب" کی جمع ہے۔ "قریب" کی جمع "اقربا" ہے۔

اقاقیا:۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ اگرچہ اصلاً یہ یونانی ہے۔ یونانی میں akakia ہے لیکن بصورت موجودہ یہ معرب ہے۔ اس لیے اس صورت میں اس کا اندراج بھی عربی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

اقران:۔ اسے "قرین" کی جمع بتایا ہے، جو درست نہیں۔ یہ "قِرن" بکسر قاف وسکون رائے مہملہ بمعنی نظیر و مانند کی جمع ہے۔ "قرین" کی جمع "قرناء" ہے۔

آکاس:۔ سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں شین نقطہ دار سے "آکاش" ہے۔ سین بے نقطہ سے "آکاس" اس کی ہندی شکل ہے۔ اس لیے اس کا اندراج بھی ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

اَکرام:۔ بفتح اول "کرم" کی جمع کے طور پر درج ہے۔ عربی میں "کرم" کی جمع نہیں آتی اور نہ بالفتح "اکرام" کوئی لفظ ہے۔ عربی "کرم" بفتحتین مصدر بھی ہے اور صفت بھی۔ بطور صفت بھی اس کی جمع نہیں آتی۔ واحد، جمع، مذکر اور مونث سب کے لیے کرم ہی استعمال ہوتا ہے۔ یہ کسی نے عربی طرز پر "اَفعال" کے وزن پر جمع وضع کرلی ہے۔ اس لیے اس کا ذکر اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے، مگر مولف نے اسے عربی ظاہر کیا ہے۔

اکروٹ:۔ اسے سنسکرت لفظ کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ سنسکرت میں "اکشروٹ" ہے۔ ہوسکتا ہے ہندی میں "اکروٹ" استعمال ہوتا ہو، مگر اردو میں "اکروٹ" نہیں "اخروٹ" مستعمل ہے۔ اس لیے "اکروٹ" کا اندراج سنسکرت لفظ کی حیثیت سے درست نہیں ہے۔

اُلارنا:۔ اس کے معنی سُلانا بیان کیے ہیں۔ اس معنی کی سند اگر مل بھی جائے تو اسے شاذ ہی کہیں گے، تاہم اس لفظ کے مشہور اور مروج معنی ایک طرف جھکانا، بالخصوص گاڑی کے پچھلے حصہ کو جھکانا کے ہیں۔ پلیٹس نے بھی اس معنی کا ذکر کیا ہے اور عام بول چال میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے مگر مولف نے اس کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔

اُلاغ:۔ اس کے معنی اُلّو بتائے ہیں۔ شکسپیر نے یہ لفظ اس معنی میں ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ مگر اس معنی میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملتا۔ ہندی اور سنسکرت میں تو غین منقوطہ کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس لیے یہ ہندی لفظ بھی نہیں ہوسکتا۔ البتہ فارسی میں یہ لفظ بار برداری کے جانور یا گدھے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس کی اصل ترکی "اولاق" ہے، جس کے معنی سواری مرکب، بیگار میں لیا جانے والا جانور، گھوڑا اور قاصد کے ہیں۔ "برہان قاطع" میں "الاغ" ان ہی معنوں میں درج ہے

اور یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ غین کی بجائے قاف سے بھی درست ہے۔ اردو میں یہ لفظ گدھے کے معنی میں مستعمل ہے۔ مرزا محمد رفیع سودا نے اپنے شہر آشوب میں یہ لفظ گدھے کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اُلّو کے معنی غلط فہمی پر مبنی ہیں۔

الاقی:۔ اسے "القا" کی جمع بتایا ہے پلیٹس نے اسے "القیہ" کی جمع قرار دیا ہے پلیٹس کی رائے درست ہے کیونکہ اس کی تائید عربی کے مشہور لغت "المنجد" سے بھی ہوتی ہے۔

الامان:۔ جرمن کے معنی میں درج ہے۔ عربی میں جرمنی کے لیے المان اور المانیہ استعمال ہوتے ہیں اور ان سے صفات نسبت المانی اور المانوی جرمن کے معنی میں مستعمل ہیں۔ لاطینی میں Aleman ہے۔

امال:۔ جھکاؤ کے معنی میں اور بطور اصطلاح صرف درج ہے۔ اس معنی میں "امال" نہیں "امالہ" استعمال ہوتا ہے۔ علم صرف کی اصطلاح بھی "امالہ" ہی ہے۔ "امال" کا ثبوت نہیں ملا۔

امیری:۔ اس کا اندراج بطور عربی لفظ ہوا ہے۔ عربی میں "امیر" ہے، جس پر فارسی یائے مصدری بڑھا کر حسب قاعدہ اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا عربی فارسی مرکب لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ عربی میں "امارت" استعمال ہوتا ہے نہ کہ امیری۔

اَنَب:۔ anab or inab عربی لفظ کے طور پر بمعنی انگور درج ہے۔ عربی میں یہ "عِنَب" بکسر عین و بفتح نون ہے۔ الف سے اس کا املا "انب" مکتب کی سطح کی غلطی ہے۔

انجیل:۔ اسے یونانی لفظ ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ یونانی نہیں عربی ہے، اس لیے اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ یونانی میں یہ auaghghelion ہے جو مرکب ہے۔ eu بمعنی خوب اور agellein بمعنی آگاہ کردن سے۔ گویا مرکب صورت میں اس کے معنی خوش خبری کے ہیں۔ لاطینی میں یہ لفظ evangelium کی صورت میں مستعمل ہے۔ بہر حال "انجیل" معرّب ہے۔ اس کو یونانی نہیں کہا جا سکتا۔

انداختا:۔ یہ املا درست نہیں ہے۔ صحیح املا "انداختہ" ہے، جو مصدر "انداختن" سے اسم مفعول ہے۔ فارسی ہی میں نہیں اردو میں بھی بالاتفاق "انداختہ" لکھا جاتا ہے۔ الف کشیدہ سے "انداختا" کوئی نہیں لکھتا۔ معلوم نہیں مولف نے یہ املا کہاں سے اخذ کیا۔

انشا:۔ اس کے تحت "انشاء اللہ تعالیٰ" درج کر کے خلط مبحث کر دیا ہے۔ "انشاء اللہ تعالیٰ" کا "انشاء" سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ "انشاء" مصدر ہے اور اس کا مادہ ن ش ء ہے۔ اس کے معنی ہیں

آغاز کرنا، پیدا کرنا اور "انشاء اللہ" میں انشاء مرکب ہے۔ "ان" حرف شرط بمعنی "اگر" اور "شاء" بمعنی "چاہا" کا۔ چونکہ اس کو عموماً ملا کر لکھ دیتے ہیں اس سے مؤلف کو دھوکہ ہوا۔

ادباش :۔ فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اصل میں یہ عربی لفظ ہے۔ عربی میں یہ "ذبش" کی جمع ہے۔ عربی میں "ذبش" کے ایک معنی گھٹیا اور رذیل شخص کے بھی ہیں۔ اردو اور فارسی میں یہ لفظ بطور واحد مستعمل ہے۔ چونکہ اس کے عربی اور فارسی استعمال میں کوئی خاص معنوی فرق نہیں ہے، اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کر کے یہ صراحت کر دینی چاہیے تھی کہ عربی میں یہ جمع ہے۔

اوزار :۔ اوزان اور آلات کے معنی میں عربی لفظ کی حیثیت سے درج ہے۔ اس لفظ کے سلسلہ میں اکثر اہلِ لغت نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اس کی وجہ تقلید محض اور نقل در نقل ہے۔ اگرچہ "اوزار" عربی میں بھی ملتا ہے مگر عربی میں یہ "وزر" بمعنی بوجھ کی جمع ہے۔ کنایتہً گناہ اور جرم کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ اس لیے جمع کی صورت میں اس کے معنی اوزان لیے جائیں تو یہ عربی لفظ سمجھا جائے گا۔ مگر آلات کے معنی میں یہ عربی نہیں ہے۔ "آلہ" کے معنی میں "اوزار" فارسی لفظ ہے اور واحد ہے۔ یہ عربی "اوزار" سے الگ اور مختلف لفظ ہے۔ فارسی میں اس کی متبادل صورتیں ابزار اور افزار بھی آتی ہیں، پہلوی میں یہ afzar اور afcar کی صورت میں ملتا ہے جو api سابقہ اور zawar اوستائی بمعنی زور یا طاقت کا مرکب ہے۔ اس تشریح کے بعد "برہان قاطع" کے حاشیہ نگار نے لکھا ہے: "افزار و ابزار و اوزار بمعنی آلات است عموماً۔" ان شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آلہ کے معنی میں یہ اصلاً فارسی لفظ ہے، جس کا عربی "اوزار" سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے "اوزان" کے معنی میں بصورت جمع اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر اور آلہ کے معنی فارسی لفظ کی حیثیت سے الگ الگ ہونا چاہیے۔

اوکھد :۔ سنسکرت لفظ کے طور پر اس کا اندراج ہوا ہے، جو درست نہیں ہے سنسکرت میں "اوشدھ" ہے، جس کا ہندی روپ "اوکھد" ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

ادہر :۔ اسے بھی سنسکرت لفظ ظاہر کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے "اپیر" کے ضمن میں بتایا جا چکا ہے سنسکرت میں "اودیلا" ہے۔ "ادہر" اس کی ہندی یا اردو صورت ہے۔

ب

باجی :۔ گھوڑے کے معنی میں اسے سنسکرت بتایا ہے۔ سنسکرت میں "واجی" ہے۔ یہ اس

کا ہندی رُوپ ہے، اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

باطلی:۔ غرور اور بیوقوفی کے معنی میں عربی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔ عربی میں اس صورت اور معنی میں یہ لفظ نہیں ملتا۔ کم علم لوگوں نے "باطل" پر فارسی کے مطابق یائے مصدری بڑھا کر بنا لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کر کے یہ وضاحت کرنی چاہیے کہ یہ "باطل" سے بنا ہے جو عربی ہے۔

بالائی:۔ یہ لفظ اردو میں ملائی (cream) کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ یہ معنی پلیٹس نے بھی درج کیا ہے، مگر مولف نے اسے نظر انداز کر دیا ہے۔

بجھارت:۔ حساب کی بیباقی کے معنی میں درج ہے۔ اردو میں یہ لفظ عام طور پر پہیلی کے معنی میں مستعمل ہے، مگر یہ معنی شامل نہیں کیا گیا۔

بحل:۔ فارسی لفظ کے طور پر درج ہوا ہے۔ اگرچہ یہ فارسی لفظ ہی ہے، مگر اس کا صحیح املا ہائے ہوز سے "بہل" ہے۔ یہ فارسی مصدر "ہلیدن" سے امر کا صیغہ ہے اور اس کے معنی ہیں چھوڑ دو اور بخش دو۔ اوّل تو "بحل" کا اندراج غیر ضروری تھا، اگر درج کیا تھا تو اس بات کی وضاحت کر دینی چاہیے تھی کہ صحیح "بہل" ہے۔

بخشنا:۔ فارسی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ یہ اردو والوں کا وضع کردہ مصدر ہے، جو فارسی "بخش" پر "نا" علامت مصدر بڑھا کر بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔ اس طرح "بخشانا" بھی اس کا متعدی اردو مصدر ہے، مگر مولف نے اسے بھی فارسی ظاہر کیا ہے۔

بدرہ:۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کی جمع عربی میں بدر اور بدور آتی ہے۔

بدکنا:۔ بالفتح حرکت کرنا اور متحرک ہونا کے معنی میں درج ہے۔ اس لفظ کا کہیں اور ثبوت نہیں ملا۔ اردو میں بکسر اوّل "بِدکنا" استعمال ہوتا ہے، جس کے معنی ہیں ڈرنا، گھبرانا، بھڑکنا۔ پلیٹس نے "بدکنا" بالکسر ہی کے ایک معنی حرکت کرنا بھی لکھے ہیں۔ یہ قرینِ قیاس ہے۔ گویا صحیح لفظ بالکسر "بِدکنا" ہے، جس کے معنی ڈرنا، بھڑکنا کے علاوہ حرکت کرنا بھی لیے جا سکتے ہیں۔

بدلانا:۔ اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ یہ عربی "بَدل" سے اردو قاعدہ کے مطابق مصدر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کی حیثیت اردو لفظ کی ہے۔

بدلائی۔ بدلی:۔ ان الفاظ کا اندراج بھی عربی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ بصورت موجودہ عربی الفاظ نہیں، جو اردو قاعدہ کے مطابق "بَدل" سے بنائے گئے ہیں۔

بدھان:۔ رواج، دستور کے معنی میں سنسکرت بتایا ہے۔ یہ ہندی صورت ہے سنسکرت "وِدھان" کی۔ آج کل زیادہ تر "ودھان" ہی استعمال ہوتا ہے اور دستور

constitution کے معنی ہیں ۔
بہرحال "بدھان" کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔

بدھوا :۔ یہ بھی سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے ۔ سنسکرت میں واد کے ساتھ "ودھوا" ہے ۔ ہندی میں آکر واو یائے موحدہ سے بدل گیا ۔ بصورت موجودہ یہ ہندی لفظ سمجھا جائے گا۔

بدیا / بدیارتھی / بدیاوان :۔ ان الفاظ کا اندراج سنسکرت الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ سنسکرت الفاظ نہیں بلکہ ہندی الفاظ ہیں ۔ سنسکرت میں ودیا، ودیارتھی اور ودیاوان ہیں ۔ اس لیے ان کا اندراج ہندی الفاظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا ۔

بذلہ :۔ لطیفہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے ۔ مولف غیاث اللغات کے بیان کے مطابق "خیابان" میں لکھا ہے کہ ان معنوں میں یہ لفظ عربی الاصل ہے ، لیکن اکثر فارسی کتابوں میں داخل ہے ۔ "منتہی الارب" کے اندراج کی رُو سے بالکسر بذلہ کے معنی "جامۂ بادروزہ" ہیں مولف نے بھی بکسر اوّل درج کیا ہے ۔ مگر "بُرہان قاطع" میں بروزن طبلہ یعنی بالفتح درج ہے ۔ "المنجد" میں بکسر اوّل مندرج ہے اور اس کے معنی وہ کپڑا جو ہر روز پہنا جائے ، مذکور ہیں ۔
"فرہنگ عمید" میں "بذلہ" بالکسر بطور عربی شامل ہے ۔ روز پہننے کا لباس اور کام کاج کا لباس، معنی بیان ہوئے ہیں ۔ البتہ یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ فارسی میں بفتح بامعنی لطیفہ مستعمل ہے اور اس معنی میں زائے منقوطہ سے "بزلہ" بھی بولا جاتا ہے ۔
اس بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لطیفہ کے معنی میں یہ فارسی لفظ ہے اور بالفتح ہے ۔ اس کا دوسرا املا زائے معجمہ سے ہے ۔ گویا یہ عربی "بذلہ" بالکسر سے مختلف لفظ ہے ۔ اس التباس سے بچنے کے لیے اسے زائے منقوطہ سے "بزلہ" لکھنا چاہیے اور بطور فارسی درج کرنا چاہیے ۔

برادرزادی :۔ اسے فارسی ظاہر کیا ہے ۔ یہ اردو قاعدہ کے مطابق برادرزادہ پر یائے تانیث بڑھا کر مونث بنایا گیا ہے ۔ اس لیے اس صورت میں یہ اردو لفظ ہے ۔ یہ استعمال بھی اردو ہی میں ہوتا ہے ، فارسی میں استعمال نہیں ہوتا ۔ اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا ۔

برآمد :۔ یہ لفظ اردو میں انگریزی export کے مترادف کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے ۔ مگر مولف نے اس معنی کا ذکر نہیں کیا ۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ لفظ اس لغت کی تالیف کے زمانہ میں اس معنی میں مستعمل نہیں تھا ۔ اردو لغت بورڈ کے لغت میں اس معنی کی سند میں "مزید الاحوال" سے جو اقتباس پیش کیا گیا ہے اُس سے اس لفظ کا export کے معنی میں استعمال ثابت ہے ۔ اس لیے اس معنی کے ترک کو مولف کا سہو ہی کہا جا سکتا ہے ۔

بریا :- اسے "بریّہ" کی جمع بتایا ہے۔ یہ غالباً سہوِ طباعت ہے۔ "بریّہ" کی جمع "برایا" ہے۔

بربط :- یونانی لفظ کے طور پر درج ہے۔ بصورت موجودہ یہ یونانی نہیں عربی یا معرب ہے۔ چنانچہ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ بعض اہلِ لغت کے نزدیک یہ فارسی لفظ ہے، جو "بر" بمعنی سینہ اور "بت" بمعنی بسط یا بطخ ہے۔ چونکہ اس کی شکل بطخ کے سینہ سے مشابہ ہوتی ہے، اس لیے یہ نام پڑ گیا۔ "برہان قاطع" کے حاشیہ نگار نے بیان کیا ہے کہ پہلوی میں یہ Barbut ہے جو یونانی لفظ Barbitos سے ماخوذ ہے۔ "مجلہ موسیقی" میں ہے کہ یہ یونانی کلمہ بعد میں یورپی زبانوں میں Barbiton کی صورت اختیار کر گیا۔ بہر صورت بہیئت موجودہ یہ عربی میں مستعمل ہے اور اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

برتمان :- اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "ورتمان" ہے۔ ہندی میں حسبِ معمول سنسکرت کا واؤ یائے موحدہ سے بدل کر "برتمان" ہو گیا۔ چنانچہ اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا مناسب تھا۔

برس :- یہ بھی سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں "ورش" ہے جو ہندی اور اردو میں "برس" کی صورت میں مستعمل ہے۔ اس لیے اس کو ہندی یا اردو لفظ کی حیثیت سے درج ہونا چاہیے تھا۔

برسات :- اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ سنسکرت نہیں ہندی یا اردو ہے، جو سنسکرت "ورش" سے ماخوذ ہے۔

برش :- سنسکرت کے طور پر درج ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے سنسکرت میں "ورش" ہے یہ بھی اس کی ہندی صورت ہے، اس لیے ہندی لفظ کے طور پر اس کا اندراج ہونا چاہیے۔

برمحل :- اس کے معنی ضلع کا حاکم بتائے ہیں۔ یہ معنی کہیں پڑھے نہ سُنے۔ معلوم نہیں مولف نے یہ معنی کہاں سے لیے ہیں۔ یہ ترکیب "موقع کے مطابق" کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ سبھی کتب لغت میں یہی معنی درج ہیں۔ عین ممکن ہے کسی اور لفظ کے معنی سہواً اس لفظ کے تحت درج ہو گئے ہوں۔

بزلہ :- لبطور عربی بمعنی لطیفہ درج ہے۔ اس پر "بذلہ" کے تحت گفتگو ہو چکی ہے۔ لطیفہ کے معنی میں یہ فارسی لفظ ہے اور بفتحِ اوّل بولا جاتا ہے۔ عربی میں "بزلہ" کا سراغ نہیں ملتا۔

بِس :- زہر کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے۔ سنسکرت میں "وِش" ہے۔

بِسال :- بمعنی عظیم سنسکرت کے طور پر شامل ہے۔ یہ بھی ہندی لفظ ہے۔ اس کی سنسکرت صورت "وِشال" ہے۔

بستی :- آبادی یا قریہ کے معنی میں سنسکرت لفظ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ سنسکرت نہیں اردو

ہے۔ سنسکرت میں "دست" ہے، جسے اس کا ماخذ کہہ سکتے ہیں۔

بسرانت: ۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے جو سنسکرت "وشرانت" سے ماخوذ ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

بسمل: ۔ بطور عربی لفظ درج ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی ہے جو عربی کلمہ "بسم اللہ" سے تراشا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ عربی میں بَسْمَلَ فعل آتا ہے۔

بِشیَر: ۔ (bisyar) سنسکرت لفظ کے طور پر شامل ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے، جو سنسکرت کے "وِش" بمعنی زہر سے ماخوذ ہے۔

بشرام: ۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "وِشرام" ہے، جو ہندی میں آ کر "بسرام" ہو گیا۔ اس لیے اس کو ہندی لفظ کے طور پر درج کرنا چاہیے تھا۔

بشرانت: ۔ سنسکرت لفظ کی حیثیت سے شامل ہے۔ سنسکرت میں "وشرانت" ہے۔ اسے اس کا ہندی رُوپ سمجھنا چاہیے۔

بطخ / بطک: ۔ ان الفاظ کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی عربی میں متداول نہیں ہے۔ عربی میں "بط" البتہ استعمال ہوتا ہے۔ اسی "بط" پر فارسی کا کاف تصغیر بڑھا کر "بطک" اسم مصغر وضع کیا گیا، جو اردو میں آ کر مقامی اثرات کے تحت "بطخ" بن گیا۔ اب صورت یہ ہے کہ "بطک" فارسی لفظ قرار پاتا ہے اور "بطخ" اردو۔

بغلانا: ۔ اسے فارسی لفظ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ اردو کا مصدر ہے جو "بغل" سے وضع کیا گیا ہے، اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

بغیا۔ بغیچہ: ۔ ان کا اندراج فارسی الفاظ کی حیثیت سے ہوا ہے۔ بصورت موجودہ ان میں سے کوئی بھی فارسی نہیں ہے۔ فارسی میں "باغ" کی تصغیر "باغچہ" ہے، جو اردو میں یائے تحتانی کے اضافہ سے "باغیچہ" کی صورت میں بھی مستعمل ہے۔ اسی "باغیچہ" کی تخفیف "بغیچہ" ہے۔ جہاں تک "بغیا" کا تعلق ہے تو یہ اردو قاعدہ کے بمطابق "باغ" کی تصغیر ہے۔ اگرچہ بغیچہ اور بغیا دونوں اسمائے مصغرہ ہیں اور ہم معنی بھی، لیکن ایک فرق ہے۔ وہ یہ کہ "بغیچہ" مذکر ہے اور "بغیا" مونث۔ اس لیے ان کا اندراج الگ الگ اور اردو الفاظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

بقرعید: ۔ اس کی تشریح میں ضمناً بیان کیا گیا ہے کہ سنّیوں کے نزدیک اسمٰعیل اور شیعوں کے نزدیک اسحٰق کی قربانی پیش کی گئی تھی۔ مولف کا یہ ادعا غلط اور غیر ضروری ہے۔ اہل اسلام کی اکثریت خواہ وہ شیعہ ہو یا سُنّی مسلک سے تعلق رکھتی ہو، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبیح مانتی ہے۔ اس کے برخلاف عیسائی اور یہودی اسحٰق علیہ السلام

کی قربانی کے قائل ہیں۔ بعض مسلمان علماء نے بھی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی کا ذکر کیا ہے، مگر ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے اور اس میں شیعہ سُنی کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

بکاس :۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "وکاش" ہے۔ یہ اس کا ہندی روپ ہے۔

بکرم :۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ بھی ہندی لفظ ہے۔ سنسکرت میں "وکرم" ہے۔

بِکھ :۔ زہر کے معنی میں سنسکرت لفظ ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "بکھ" نہیں ملتا۔ سنسکرت میں "وِش" ہے، جو ہندی میں بِس اور بکھ کی صورتوں میں رائج ہے۔

بکھان :۔ یہ بھی سنسکرت کے طور پر شامل ہے۔ سنسکرت میں "ویاکھیانن" یا "ویاکھیان" ہے، جو ہندی کے تصرف سے "بکھان" بن گیا۔ چنانچہ اسے ہندی لفظ ہی کی حیثیت سے درج کرنا چاہیے۔

بکھ کھرا۔ بکھ کھوپرا۔ بکھمان :۔ یہ تینوں ہندی الفاظ ہیں، جن کو سنسکرت الفاظ کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

بلاپ :۔ اس کا بھی وہی حال ہے۔ یہ سنسکرت "ولاپ" کا ہندی رُوپ ہے، مگر سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے۔

بلاس :۔ یہ بھی ہندی ہے۔ مگر سنسکرت کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں "ولاس" ہے۔

بلاق :۔ ہندی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اکثر کتبِ لغت مثلاً فیلن، پلیٹس اور اردو لغت بورڈ نے اسے تُرکی لفظ ظاہر کیا ہے۔ اس خیال کی تائید دوسرے ذرائع سے بھی ہوتی ہے۔ "مویدالفضلا" میں اس کا اندراج تُرکی الفاظ کے تحت ہوا ہے اور اس کے معنی "چاک سوراخ دیرۂ بینی" مذکور ہیں۔ مگر اردو میں یہ ناک کے زیور کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس معنی کی تائید غیاث اللغات اور لغات سعیدی سے ہوتی ہے۔ ان دونوں میں اس کے معنی ناک کا زیور بتائے گئے ہیں۔

بلبل :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے، مگر یہ عربی لفظ ہے۔ عربی میں اس کی جمع "بلابل" آتی ہے۔

بلبلا :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ ہندی بلکہ اردو لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "بدبد" آتا ہے۔

بُلدان :۔ اسے "بلد" کی جمع بتایا ہے۔ یہ بلد اور بلدہ دونوں کی جمع ہے۔

بلمب :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "ولمب" ہے۔ "بلمب" اس کی ہندی صورت ہے۔

بلوا :۔ اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے جب کہ یہ عربی لفظ ہے۔ عربی میں اس کا املا "بلویٰ" کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ "بلوا" بولا جاتا ہے، اس لیے اردو میں "بلوا" لکھا جاتا ہے۔ جس طرح عربی "مولیٰ" اردو میں "مولا" تحریر کیا جاتا ہے۔

بناس:۔ سنسکرت لفظ کے طور پر مندرج ہے۔ سنسکرت میں "وناش" ہے، جو ہندی میں جا کر "بناس" ہوگیا۔

بناوٹ۔ بنائی:۔ بُننے کا عمل weaving کے معنی میں بالکسر درج ہے۔ اس کا مشہور و متداول تلفظ بالفتح ہے۔ بناوٹ اور بنائی کو یکجا کرنا بھی غلط ہے۔

بِنت:۔ اس کے دو تلفظ بسکون نون bint اور بفتح نون binat بتائے ہیں۔ بفتح نون غلط ہے۔ صحیح تلفظ bint ہے۔ تمام عربی کتب لغت بشمول "المنجد" میں نون ساکن ہے۔

بنجارا:۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے جو بنج ہارا کا مخفف ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "ونج کارک" آتا ہے۔ اس لیے اسے ہندی لفظ کی حیثیت سے درج کرنا چاہیے۔

بندر:۔ اسے سنسکرت لفظ ظاہر کیا ہے۔ یہ ہندی بلکہ اردو لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "وانر" آتا ہے، جو بندر کا ماخذ ہوسکتا ہے۔

بندری۔ بندریا:۔ ان کو بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ جب "بندر" ہی سنسکرت نہیں تو بندری اور بندریا کیسے سنسکرت ہوسکتے ہیں۔ "بندری" "بندر" کی تانیث ہے اور بندریا تصغیر ہے۔ مگر اب "بندر" کے مونث کے طور پر عموماً "بندریا" استعمال ہوتا ہے۔

بندوق:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ آتشیں ہتھیار (gun) کے معنی میں عربی میں نہیں ملتا۔ عربی میں "بُندق" "المنجد" کے مطابق سیسے کی گولی یا چھرّے کے معنی میں مستعمل ہے جو فارسی الاصل ہے۔

بن۔ بنی:۔ جنگل کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیے گئے ہیں۔ سنسکرت میں "ون" ہے۔ "بن" اس کا ہندی رُوپ ہے اور "بنی" تصغیر ہے "بن" کی۔ گویا دونوں ہی ہندی الفاظ ہیں۔

بواہ:۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "وواہ" ہے، جو ہندی میں "بواہ" اور اردو میں "بیاہ" کی صورت میں رائج ہے۔

بُورا:۔ اس کے معنی a coarse kind of sugar بتلائے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ پسی ہوئی کھانڈ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اس لیے اسے powdered sugar کہنا چاہیئے۔

بھاکھا:۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "بھاشا" ہے۔ یہ اس کی ہندی صورت ہے۔

بھاگ مان:۔ اسے بھی سنسکرت لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ سنسکرت میں "بھاگیہ دان" ہے۔ "بھاگ مان" اس کا ہندی رُوپ ہے۔

بہانا:- pretence کے معنی میں
بطور فارسی لفظ شامل ہے۔ اس معنی
میں صحیح املا "بہانہ" ہے۔ "بہانا" تو
اردو مصدر ہے، جس کے معنی ہیں
a cause of flow

بھان متی:- اس کے معنی temale
Juggler بتاتے ہیں۔ ہو سکتا
ہے ہندی میں یہ مونث ہو، مگر اردو
میں بطور مذکر مستعمل ہے۔ فیلن کے لغت
اور فرہنگ آصفیہ میں بھی اس کا اندراج
بطور مذکر ہوا ہے۔

بھتیجا:- اسے سنسکرت لفظ بتایا ہے۔
بصورت موجودہ یہ اردو یا ہندی لفظ
ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں بھتیجک
استعمال ہوتا ہے۔

بہن:- اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔
اپنی موجودہ شکل میں یہ سنسکرت سے
بہت دور ہے۔ سنسکرت میں "بھگنی"
آتا ہے۔ یہ اردو یا ہندی لفظ ہے۔

بہنیلی:- اس کا اندراج بھی سنسکرت
لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ جب "بہن"
ہی سنسکرت نہیں تو "بہنیلی" جو اس کی
صفت نسبتی ہے، کیسے سنسکرت ہو
سکتی ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے۔

بھیّا:- یہ بھی اردو یا ہندی لفظ ہے
اور "بھائی" کی تصغیر ہے۔ اسی حیثیت
سے اس کا اندراج ہونا چاہیے تھا۔
اسے سنسکرت ظاہر کرنا درست نہیں۔

بھیس:- یہ بھی سنسکرت لفظ نہیں ہے،
مگر اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت
میں "ویش" آتا ہے۔

بھیکھ:- bhekh یہ بھی ہندی
"بھیس" ہی کی ایک صورت ہے۔ اسے
سنسکرت "ویش" سے ماخوذ کہہ سکتے ہیں مگر
اسے سنسکرت کہنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

بھیم: معنی مذکورہ کے علاوہ یہ ایک مشہور راگ کا نام
بھی ہے جو شام سے پہلے گایا جاتا ہے۔ یہ معنی
نظر انداز کر دیے گئے ہیں۔

بیاج:- یہ خود سنسکرت نہیں ہے، البتہ سنسکرت "ویاج"
کا ہندی روپ ضرور ہے۔ اس لیے ہندی ظاہر کرنا چاہیے۔

بیاس:- یہ ایک رِشی کا نام ہے، جو سنسکرت
لفظ کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں
"ویاس" استعمال ہوتا ہے۔ یہ اس کا ہندی روپ ہے۔

بیاسی:- اس کا اندراج بھی سنسکرت لفظ
کے طور پر کیا گیا ہے۔ اگر سنسکرت سے
اس کا تعلق ہے بھی تو بہت دُور کا ہے۔
یہ اصل میں بے + اسّی ہے۔ "ب" دو
کے معنی میں ہے۔ مرکب کے معنی ہیں
دو اور اسّی۔ سنکرت میں اس کے
لیے "دواشیت" کا لفظ آتا ہے۔ لہٰذا
اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر درست نہیں ہے۔

بیاکرن:- یہ بھی بصورت موجودہ سنسکرت
نہیں ہندی ہے۔ سنسکرت میں "دیاکرن" ہے۔

بیاکل:- سنسکرت میں "ویاکل" استعمال ہوتا ہے۔ یہ اس
ہندی روپ ہے، جو اردو میں "بیکل" ہے۔

بیاکھیان:- یہ بھی بشکل موجودہ ہندی
ہے۔ سنسکرت میں "ویاکھیان" ہے۔
اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر

ہونا چاہیے ۔

بیانا :۔ سنسکرت لکھا ہے، مگر یہ سنسکرت نہیں، اردو یا ہندی ہے ۔ اس کا ماخذ سنسکرت "وَیَن" (vayan)

بیاہا۔ بیاہتا :۔ ان کو سنسکرت الفاظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے ۔ یہ اردو "بیاہ" سے حسبِ قاعدہ وضع کر لیے گئے ہیں ۔ سنسکرت میں اس معنی میں "ووایت" استعمال ہوتا ہے ۔ اس لیے ان کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔ صرفی اعتبار سے یہ دو لفظ ہیں ان کو یکجا کرنا درست نہیں ۔

بیاہنا :۔ یہ اردو مصدر ہے، جو "بیاہ" پر علامت مصدر "نا" کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے ۔ البتہ اس کا ماخذ سنسکرت لفظ "وواہ" ہے لیکن موجودہ شکل میں یہ لفظ سنسکرت نہیں ہے، بلکہ اردو ہے، اس لیے اسے سنسکرت کے لفظ کی حیثیت سے شامل کرنا درست نہیں ۔

بیپار :۔ یہ اردو یا ہندی لفظ ہے، جسے خواہ مخواہ سنسکرت قرار دیا گیا ہے ۔ سنسکرت میں "ویاپار" آتا ہے ۔ اس کی ایک دوسری صورت "بیوپار" بھی اردو میں مستعمل ہے ۔

بیتال :۔ بصورت موجودہ ہندی ہے سنسکرت میں "وِیتال" ہے، جس کا واو ہندی میں آکر بائے موحدہ سے بدل گیا ہے ۔

بیتل :۔ بد نصیب کے معنی میں اسے عربی "بیت المال" کا مخفف قرار دیا ہے پلیٹس نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے ۔ اردو لغت بورڈ کے لغت میں بھی یہی بات دہرائی گئی ہے ۔ مگر یہ خیال درست نہیں معلوم ہوتا کیونکہ "بیت المال" کے معنی ہیں خزانہ یا مخزن ۔ اگر "بیتل" اس کا مخفف ہوتا تو اس کے بھی یہی معنی ہوتے ۔

بیجنتی :۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ سنسکرت میں "ویجینتی" (vaijyanti) ہے ۔ یہ اس کا ہندی رُوپ ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے ۔

بیچھا :۔ اسے بھی سنسکرت لفظ کی حیثیت سے درج کیا ہے ۔ سنسکرت میں اس معنی میں "وَیَڈھ یک" vayadhvak ہے ۔ ان دونوں میں خاصا صوتی بُعد ہے "بیچھا" سنسکرت نہیں، ہندی ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے تھا ۔

بیچارہ :۔ تعجب ہے کہ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے ۔ حالانکہ صریحاً یہ فارسی لفظ ہے ۔

بیچھو :۔ یہ بھی سنسکرت لفظ کے طور پر شامل ہے ۔ سنسکرت میں اس معنی میں "وِرش چک" (varashchak) استعمال ہوتا ہے ۔ یہ ہندی لفظ ہے ۔ اردو میں یائے تحتانی کے بغیر "بچھو" مستعمل ہے ۔

بید :۔ طبیب کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا ہے ۔ سنسکرت میں اس معنی میں

"ڈیدیہ" آنا ہے۔ یہ اس کی ہندی شکل ہے۔

بیدائی:۔ بصورت موجودہ یہ بھی سنسکرت نہیں ہے۔ سنسکرت میں "ڈیدکی" آنا ہے یہ اردو والوں نے اردو قاعدہ کے مطابق ہندی "بید" سے اسم کیفیت وضع کر لیا ہے۔

بیدک:۔ یہ بھی بشکل موجودہ سنسکرت نہیں، بلکہ سنسکرت "ڈیدک" vedyak کا ہندی روپ ہے۔

بیدن۔ بیدنا:۔ ان کو بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ سنسکرت میں "ڈیدن/ ڈیدنا" کی صورت میں ملتے ہیں۔ یہ ان کی ہندی اشکال ہیں۔

بیدھ:۔ یہ بھی بصورت موجودہ سنسکرت نہیں، ہندی ہے۔ سنسکرت میں "ڈیدھ" ہے۔

بیدھنا:۔ یہ سنسکرت "ڈیدھ نین" (vedhnayan) سے ماخوذ تو ہے، مگر موجودہ صورت میں ہندی ہے۔

بیدھی۔ بیدھیا:۔ یہ بھی سنسکرت "ویدھ نین" سے ماخوذ ہندی الفاظ ہیں! اس لیے ان کو ہندی ہی ظاہر کرنا چاہیے تھا۔

بیدی:۔ یہ سنسکرت نہیں۔ سنسکرت میں "ڈیدی" ہے۔ یہ اس کی ہندی صورت ہے۔

بَیر:۔ دشمنی کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ سنسکرت میں "ڈیر" ہے، جو ہندی میں واو اور با کے تبادل سے "بَیر" ہو گیا۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

بیر:۔ ایک مشہور پھل کے معنی میں سنسکرت بتایا ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "بدر" ہے۔ یہ اس سے ماخوذ ہو سکتا ہے مگر بصورت موجودہ ہندی یا اردو ہے۔

بِیر:۔ بہادر کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت "ڈیر" ہے، جو واو اور بائے موحدہ کے تبادل سے ہندی میں "بیر" ہو گیا۔ بہرحال "بیر" ہندی لفظ سمجھا جائے گا۔

بِیڑا:۔ پان کی گلوری کے معنی میں سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے۔ یہ ہندی بلکہ اردو لفظ ہے۔ اس کا براہِ راست سنسکرت سے قریبی تعلق نہیں ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "ڈیٹکا" (vitika) ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی یا اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

بیراگ:۔ اس کا اندراج بھی سنسکرت لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے، جو سنسکرت "ڈیراگیہ" سے ماخوذ ہے۔

بیراگا:۔ یہ بھی سنسکرت نہیں، بلکہ ہندی "بیراگ" سے بنا لیا گیا ہے۔ اس لیے ہندی لفظ کے طور پر درج ہونا چاہیے تھا۔

بیراگن:۔ بصورت موجودہ یہ سنسکرت نہیں بلکہ ہندی بیراگی سے حسبِ قاعدہ اسم مونث بنایا گیا ہے۔ سنسکرت میں "ڈیراگنی" ہے۔

بِیرنا:۔ بصورت موجودہ یہ بھی سنسکرت نہیں ہے، بلکہ سنسکرت "ڈیرتا" کا ہندی روپ ہے۔

بیرج :۔ اس صورت میں سنسکرت میں نہیں ملتا۔ سنسکرت میں "دیریہ" ہے۔ یہ اس کا ہندی تدبھو ہے۔

بیرق :۔ فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فرہنگ عمید میں اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے اور اس کی جمع "بیارق" بتائی گئی ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اسے ترکی ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک طرح سے سبھی اہلِ لغت درست کہتے ہیں، کیونکہ یہ لفظ ان تینوں زبانوں میں ملتا ہے لیکن اہلِ لغت کے اس اختلاف سے یہ الجھن ضرور پیدا ہوتی ہے کہ اصلاً یہ لفظ کس زبان کا ہے۔ یہ ترکی ہے جو فارسی اور عربی میں بھی دخیل لفظ کی حیثیت سے شامل ہے۔ "برہان قاطع" کے حاشیہ میں جغتائی کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ ترکی لفظ ہے اور ترکی زبان میں اس کے معنی ہیں چھوٹا جھنڈا اور وہ لکڑی جو گھوڑ دوڑ کے میدان میں نشان کے طور پر نصب کی جاتی ہے۔ اس کی تائید "المنجد" سے بھی ہوتی ہے۔ "المنجد" میں اسے ترکی الاصل قرار دیا گیا ہے۔ غیاث اللغات میں بھی اسے فرہنگ سروری اور برہان قاطع کے حوالہ سے ترکی قرار دیا گیا ہے۔

بَیرن :۔ دشمن عورت کے معنی میں سنسکرت لفظ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے جو ہندی "بَیر" سے حسب قاعدہ اسم مونث بنایا گیا ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "ویرنی" آتا ہے۔

بیری :۔ مشہور درخت کے معنی میں سنسکرت بتایا گیا ہے۔ یہ اردو یا ہندی لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "بدری" ہے۔

بیریہ :۔ سنسکرت میں "ویریہ" ہے۔ بشکل موجودہ یہ ہندی ہے۔

بلیس :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ اس صورت میں سنسکرت میں اس کا وجود نہیں ہے۔ سنسکرت میں یہ "ویشیہ" (veshya) کی صورت میں ملتا ہے۔ اس لیے اسے ہندی کے طور پر درج کرنا مناسب تھا۔

بِلیس :۔ بیست کے معنی میں اسے سنسکرت بتایا گیا ہے۔ یہ ہندی یا اردو لفظ ہے جو "ب" بمعنی دو پر "س" کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "ونشت" (vinshit) ملتا ہے۔ جس کا "بیس" سے تعلق واضح نہیں ہوتا۔

بیسا :۔ یہ بھی ہندی ہے، سنسکرت نہیں۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

بیساکھ :۔ بصورت موجودہ یہ سنسکرت نہیں ہے۔ سنسکرت میں یہ "ویشاکھ" (veshakh) ہے جس کا یہ ہندی تدبھو ہے۔ لہٰذا اس کا اندراج بھی ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

بیساکھی :۔ یہ بھی موجودہ شکل میں ہندی ہے۔ سنسکرت میں "ویشاکھی" ہے

بیسندر :۔ (Besandar) آگ کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ سنسکرت میں "دیش وانر" ہے۔ "بیسندر" ہندی لفظ ہے اور اسی حیثیت سے درج ہونا چاہیے۔

بیسوا :۔ یہ بھی بشکل موجودہ سنسکرت نہیں ہے۔ سنسکرت میں "ویشیا" ہے۔ یہ اس کی ہندی

صورت ہے۔

بیلسیا:۔ یہ بھی "ویشیا" کا ہندی روپ ہے۔ بصورت موجودہ سنسکرت نہیں ہے۔

بیلش تر:۔ حیرت ہے کہ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ یہ صریحی طور پر فارسی لفظ ہے۔ غالباً غلطی سے سنسکرت چھپ گیا ہے ورنہ مولف اتنا ناواقف تو نہیں ہو سکتا کہ ایسے مشہور فارسی لفظ کی حقیقت سے بے خبر ہو۔

بیشنو:۔ (beshnau) بشکل موجودہ یہ بھی ہندی ہے۔ سنسکرت میں یہ "ویشنو" (veshnau) کی صورت میں ملتا ہے۔

بیشنوی:۔ یہ بھی ہندی ہے جو "بیشنو" سے بنایا گیا ہے۔ اس صورت میں اسے سنسکرت نہیں کہا جا سکتا۔

بیضا:۔ اسے اسم مذکر ظاہر کیا گیا ہے اور اس کے معنی سورج اور سفیدی بیان کیے گئے ہیں۔ یہ عربی "ابیض" بمعنی سفید کی تانیث ہے۔ سورج کے لیے کنایۃً استعمال ہو سکتا ہے۔ اس لیے بھی کہ "شمس" عربی میں مونث ہے اور "بیضا" بھی مونث ہے۔ سفیدی کے معنی میں "بیضا" نہیں "بیض" ہے۔

بیعانہ:۔ اسے عربی لفظ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ عربی "بیع" پر "انہ" جو لاحقہ نسبت ہے اور فارسی سے مخصوص ہے، بڑھا کر صفت نسبتی بنائی گئی ہے، جو ظاہر ہے عربی میں مستعمل نہیں ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ مزید وضاحت مطلوب ہو تو عربی فارسی مرکب کے طور پر درج کیا جا سکتا ہے۔

بیکال:۔ سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے۔ اس صورت میں یہ ہندی ہے۔ سنسکرت میں "ویکال" ہے۔

بیکنٹھ:۔ یہ بھی بصورت موجودہ سنسکرت نہیں ہے۔ سنسکرت میں "ویکنٹھ" ہے۔ یہ اس کی ہندی شکل ہے۔

بیگ:۔ یہ بھی بشکل موجودہ سنسکرت نہیں۔ سنسکرت میں "ویگ" ہے، جو ہندی میں آکر "بیگ" بن گیا۔

بیگما:۔ ترکی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اگرچہ "بیگم" ترکی لفظ ہی ہے، مگر "بیگما" نہیں۔ اس پر الف کا اضافہ اردو کا تصرف ہے۔

بیگھا:۔ سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ ہندی یا اردو لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "ویگرہ" آتا ہے۔ اس لیے "بیگھا" کو سنسکرت "ویگرہ" سے ماخوذ تو کہہ سکتے ہیں، سنسکرت نہیں کہہ سکتے۔

بَیل:۔ نر گاؤ کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ سنسکرت میں بلی یا بلی ورد کی صورت میں ملتا ہے۔ "بیل" ہندی یا اردو لفظ سمجھا جائے گا اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہو گا۔

بیلا:۔ وقت کے معنی میں سنسکرت نہیں بلکہ ہندی ہے۔ سنسکرت میں "ویلا" ہے۔ یہ اس کا ہندی رُوپ کہا جا سکتا ہے اس لیے اس کا اندراج بھی ہندی لفظ ہی کے طور پر

ہو سکتا ہے۔

بیلا:۔ خیرات یا روپوں کی تھیلی کے معنی میں فارسی بتایا ہے۔ اس املا کے ساتھ فارسی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ البتہ فارسی میں "بیلہ" ملتا ہے۔ فرہنگِ عمید میں اس کے معانی میں "طبلہ" کا ذکر بھی ہے۔ "برہان قاطع" میں اس کے متعدد معانی درج ہیں جن میں "طبلہ و خریطہ عطار" کے معنی بھی شامل ہیں۔ اس طرح تھیلی کے معنی میں اس لفظ کا ثبوت مل جاتا ہے، مگر خیرات کے معنی کا ثبوت نہیں ملتا۔ یہ معنی اردو کا تصرف معلوم ہوتا ہے۔ غالباً اسی لیے "تاج اللغات" میں اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے۔

بیلن:۔ سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں "ویلن" (Velan) ہے۔ "بیلن" اس کا ہندی رُوپ ہے۔ اس لیے درج بھی ہندی کے طور پر ہونا چاہیے۔

بیلنا:۔ یہ سنسکرت "ویلن" سے ماخوذ تو ہے، مگر بصورت موجودہ سنسکرت نہیں بلکہ اردو یا ہندی ہے۔

بیما:۔ ہندی لفظ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ اردو لغت بورڈ کے لغت میں اس کا ماخذ سنسکرت "بھیمک" قرار دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سامنے کی بات کو نظر انداز کر کے دُور کی کوڑی لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لفظ فارسی میں اسی معنی میں "بیمہ" کی صورت میں موجود ہے۔ اردو میں بھی ہائے مختفی سے "بیمہ" ہی لکھا جاتا ہے۔ بیش تر اہلِ لغت نے اسے فارسی لفظ قرار دیا ہے۔ پلیٹس کے لغت کے علاوہ فرہنگِ آصفیہ اور نور اللغات میں بھی بطور فارسی لفظ شامل ہے۔ فرہنگ آصفیہ نے اسے "بیم" سے مشتق قرار دیا ہے، جو قرین قیاس ہے۔

بین:۔ ایک ساز کے نام کی حیثیت سے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ موجودہ شکل میں یہ اردو لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس کے لیے "وینا" آتا ہے، جو اس کا ماخذ ہے۔

بَین:۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ اس صورت میں یہ اردو یا ہندی ہے۔ البتہ اس کا ماخذ سنسکرت "وانی" کو قرار دے سکتے ہیں۔

بینا:۔ (bena) پنکھے کے معنی میں سنسکرت بتایا ہے۔ سنسکرت میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ اس معنی میں سنسکرت میں "وَیجَن" (yayajan) ہے۔ جس کو "بینا" کا ماخذ قرار دینا محلِ نظر ہے۔ اس لیے اس کو سنسکرت لفظ کی حیثیت سے درج کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

بیندھنا:۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ مگر یہ بھی سنسکرت نہیں بلکہ ہندی یا اردو ہے۔

بینی:۔ (beni) پیچھے ڈالی ہوئی بالوں کی چوٹی کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ سنسکرت میں "وینی" ہے۔ یہ اس کا ہندی رُوپ ہے۔

بیوان:۔ اُڑن کھٹولے کے معنی میں سنسکرت

لفظ کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "دیانن" ہے۔ یہ اس کا ہندی رُوپ ہو سکتا ہے۔ ہندی میں بھی اس معنی میں زیادہ تر "بمان" استعمال ہوتا ہے۔ یہ شاذ ہے۔

بیوپار :۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے، سنسکرت میں "ویاپار" ہے۔ اسے تھبند کہنا چاہیے۔

بیوگ :۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "ویوگ" ہے۔ یہ اس کی ہندی شکل ہے۔

بیوہار :۔ موجودہ صورت میں سنسکرت نہیں ہے بلکہ ہندی ہے۔ سنسکرت میں "ویَوہار" vayar har ہے۔

بیوہرا / بیوہریا :۔ سنسکرت الفاظ کے طور پر درج ہیں۔ سنسکرت میں "ویَوہارک" (vayarharik) ہے۔ مندرجہ صورتیں تھبند ہیں، اس لیے ان کو ہندی الفاظ کے طور پر درج کرنا مناسب ہے۔

بیوی :۔ (bevi) بیوہ یا رانڈ کے معنی میں درج ہے۔ اس معنی میں کبھی پڑھنے سُننے میں نہیں آیا۔ البتہ یائے معروف کے ساتھ "بیوی" (bivi) بہت مشہور لفظ ہے۔ مگر اسے درج ہی نہیں کیا گیا۔

پ

پاپڑ :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "پپٹ" (papat) ہے۔ یہ اس کی تھبند صورت ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

پاتی :۔ اسے بھی سنسکرت بتایا گیا ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "پترکا" (patrika) آتا ہے۔ "پاتی" اس سے ماخوذ تو ہو سکتا ہے، مگر خود سنسکرت نہیں ہے۔

پادشاہت :۔ فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی میں پادشاہی مستعمل ہے۔ یہ عربی طرز پر اردو والوں کا وضع کیا ہوا ہے۔ اس لیے اسے اردو لفظ کی حیثیت سے درج کر کے اس کے ماخذ کی طرف اشارہ کر دینا چاہیے۔

پادنا :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ سنسکرت سے اس کا تعلق دُور کا تو ہو سکتا ہے، قریب کا نہیں۔ سنسکرت میں اس معنی میں "پردنین" (pardnayan) ملتا ہے۔ "پادنا" اپنی موجودہ شکل میں اردو ہے۔

پادھا :۔ بصورت موجودہ یہ بھی سنسکرت نہیں ہندی ہے۔ سنسکرت میں اس کی اصل "اُوپادھ یانہ" ہے۔

پارس :۔ ایک خاص قسم کے پتھر کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ یہ بھی اپنی موجودہ صورت میں اردو لفظ ہے۔ اس لیے اس کا اندراج بھی اسی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔ سنسکرت میں اس کے لیے "سپرش" ہے۔

پاس :۔ نزدیک کے معنی میں سنسکرت بتایا

ہے۔ یہ اردو ہے۔ سنسکرت سے اس کا
قریبی تعلق نہیں ہے۔ سنسکرت میں اس معنی
میں "پارشو" استعمال ہوتا ہے۔

پاسی :۔ گھوڑے کے پاؤں باندھنے کی رسی
کے معنی میں سنسکرت لفظ کے طور پر درج
ہے۔ اس شکل میں یہ ہندی ہے۔ سنسکرت
میں اس معنی میں "پاشا" ہے۔ چنانچہ اس کا
اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

پالا :۔ کہر یا برف کے معنی میں اسے بھی سنسکرت
ظاہر کیا ہے۔ یہ اپنی موجودہ ہیئت میں
اردو یا ہندی ہے۔ سنسکرت میں اس
معنی میں پرالیہ (paralya) ملتا ہے۔
اس لیے اس کا اندراج اردو یا ہندی لفظ
کے طور پر ہونا چاہیے۔ علاوہ بریں
دوسرے معنی میں یہ مختلف الماخذ ہے۔
چنانچہ باقی معانی میں اس کا اندراج بھی
الگ لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

پالنا :۔ اگرچہ یہ سنسکرت "پالن" سے ماخوذ ہے،
مگر بصورت موجودہ ہندی یا اردو ہے۔

پانچ :۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ سنسکرت
میں "پنچ" ہے۔ یہ اس کی ہندی یا اردو صورت ہے۔

پانچواں :۔ "پانچ" پر "واں" لاحقہ ترتیب
کے اضافہ سے عدد ترتیبی یا صفت ترتیبی
کے طور پر وضع کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ
یہ اردو ہے۔ اسے سنسکرت کہنا درست نہیں ہے۔

پانی :۔ اسے بھی سنسکرت بتایا گیا ہے۔ موجودہ
شکل میں یہ لفظ اردو میں استعمال ہوتا ہے۔
اس لیے اردو سمجھا جائے گا اور اردو کے
طور پر درج کیا جائے گا۔ سنسکرت میں
"پانین" (panyan) ہے۔

پاؤ :۔ اس کا اندراج بھی سنسکرت لفظ کے طور
پر ہوا ہے مگر سنسکرت میں یہ لفظ استعمال نہیں
ہوتا بلکہ اس معنی میں "پاد" (Pad) استعمال ہوتا ہے۔

پاؤہن ۔ پاگھنا :۔ مہمان کے معنی میں اس
لفظ کو سنسکرت بتایا ہے۔ سنسکرت سے
اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس کی جگہ سنسکرت
میں "پاگھروں" استعمال ہوتا ہے۔ یہ ہندی
میں استعمال ہوتا ہے اس لیے اسے ہندی
لفظ کی حیثیت سے درج کرنا چاہیے تھا۔

پاہی :۔ یہ لفظ ہندی ہے۔ سنسکرت میں
"پاکشی" آتا ہے۔ اس لیے اسے سنسکرت
ظاہر کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

پائی :۔ اسے آنے کا چوتھا حصہ بتلایا ہے
اب نہ آنے استعمال ہوتے ہیں اور نہ
پائیاں۔ آنے کی چار نہیں بارہ پائیاں
ہوتی تھیں۔ آنے کا چوتھا حصہ پیسا ہوتا
تھا اور پیسے کا تیسرا حصہ پائی ہوتی تھی،
ممکن ہے مولف نے سہواً پیسے کی جگہ پائی لکھ
دیا ہو یا پائی اور پیسا کو ہم معنی سمجھ لیا ہو۔

پایک :۔ قاصد کے معنی میں اس لفظ کو سنسکرت
بتایا ہے۔ سنسکرت میں "پاداتک" ہے اور
فارسی میں "پیک"۔ گویا یہ سنسکرت کی نسبت
فارسی سے زیادہ قریب ہے۔

پپوٹا :۔ یہ لفظ عام طور پر اردو میں استعمال
ہوتا ہے۔ اس لیے اسے اردو ہی ظاہر کرنا
چاہیے۔ مگر مولف نے اسے سنسکرت بتایا
ہے۔ سنسکرت میں اس معنی "پکش پٹنک" ہے۔

پتّا :۔ یہ بھی سنسکرت میں نہیں اردو میں مستعمل

ہے۔ سنسکرت میں "پَتّک" ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

پَتّل :۔ (pattal) یہ پتّے سے بنا ہے اور ہندی لفظ ہے۔ اسے سنسکرت کہنا درست نہیں ہے۔

پُتلا :۔ (putla) بصورت موجودہ یہ اردو ہے۔ مگر اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں اس مفہوم کے لیے "پُتّلک" (puttlak) آتا ہے۔

پَتلا :۔ (patla) یہ اردو میں مستعمل ہے۔ اسے سنسکرت ظاہر کرنا درست نہیں۔

پتنگ ۔ پتنگا :۔ یہ دونوں لفظ اکٹھے درج کیے ہیں اور ان کے معنی پروانہ اور کنکوّا بتائے ہیں۔ "پتنگ" تو اردو میں کنکوّا اور پروانہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، مگر "پتنگا"، کنکوّے کے معنی میں مستعمل نہیں ہے۔ اس لیے یہ دونوں الفاظ مکمل طور پر مشترک المعنی نہیں ہیں ان کو الگ الگ درج کرنا چاہیے تھا۔

پٹوا :۔ سنسکرت بتایا ہے لیکن سنسکرت میں "پٹ اُک" استعمال ہوتا ہے۔ موجودہ شکل میں یہ اردو ہے۔

پجیب :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ فارسی میں اس معنی میں "پازیب" استعمال ہوتا ہے۔ یہ اس کی بگڑی ہوئی صورت اور جہلاء کی زبان ہے، ورنہ اردو میں بھی پڑھے لکھے لوگ "پازیب" ہی استعمال کرتے ہیں۔

پچاس :۔ یہ اردو ہے اور اسے سنسکرت کہنا درست نہیں ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "پنچاشت" ہے۔

پچاسی :۔ اسے سنسکرت بتایا ہے، جو درست نہیں ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "پنچاشیت" ہے۔ "پچاسی" پانچ اور اسّی کا مرکب اور مخفف ہے جو اردو میں مستعمل ہے۔

پچانوے :۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ اردو میں مستعمل ہے۔ سنسکرت میں "پنچانویت" ہے۔ اس لیے اسے سنسکرت کہنا غلط ہے۔

پچھڑنا :۔ اس کے معنی گرنا، لڑکھڑانا بتائے ہیں۔ اس کے معنی پیچھے رہنا بھی ہیں اور اس معنی میں یہ لفظ اکثر استعمال ہوتا ہے مگر مولف نے اس معنی کا ذکر نہیں کیا۔

پچھم :۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا ہے اور معنی مغرب اور مغربی بتلائے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ لفظ مغرب کے معنی میں مستعمل ہے۔ مغربی کے معنی میں پچھمی استعمال ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ یہ ہندی لفظ ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے تھا۔ سنسکرت میں اس معنی میں "پشچمن" (pashchaman) ہے۔

پچھوا :۔ یہ بھی ہندی لفظ ہے، مگر اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔

پچھیاد :۔ اس کا بھی یہی حال ہے۔ یہ بھی سنسکرت نہیں ہندی ہے۔

پچیس :۔ اسے سنسکرت ظاہر کرنا درست نہیں ہے۔ یہ اردو لفظ ہے اور پانچ اور بیس سے مرکب ہے اور پچیس اس کا

مخفف ہے۔ سنسکرت میں "پنچ دنشت" آتا ہے۔

پداس :- یہ سنسکرت نہیں ہے۔ سنسکرت میں "پرد آش" ہے۔ یہ اس کی ہندی صورت ہے۔

پدانا :- یہ لفظ اردو ہے، سنسکرت نہیں ہے۔ اس لیے اس کو اردو لفظ ہی کی حیثیت سے درج کرنا چاہیے۔

پدر :- بالفتح مندرج ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ہندی میں بالکسر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اردو میں یہ لفظ عموماً بکسر اول استعمال ہوتا ہے، اس لیے اردو کی اکثر کتبِ لغت میں بالکسر ہی مرقوم ہے۔ لیکن فارسی میں بھی یہ بالکسر استعمال ہوتا ہے۔ البتہ کہیں کہیں بالفتح بھی مل جاتا ہے۔ غیاث اللغات میں بھی بالکسر کو درست قرار دیا ہے اور بالفتح کو مشہور مگر غلط کہا ہے۔ "برہان قاطع" کے حاشیہ نگار نے یہ لفظ حاشیہ میں درج کیا ہے اور یہ وضاحت کی ہے کہ مرکزی لہجہ میں بکسر اول و فتح دوم ہے اور شمالی لہجہ میں بفتح ہر دو ہے۔ اس کی اصل اور مختلف اشکال بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پہلوی میں "پت" (pit) اور "پتر" (pitar) تھا۔ قدیم فارسی، اوستا اور قدیم ہندی میں بھی "پتر" (pitar) تھا۔ فارسی میں تائے مثناہ فوقانیہ اور دال مہملہ کا تبادل عام ہے۔ اس لیے قدیم "پتر" بعد میں "پدر" ہوگیا لہٰذا بالکسر درست اور اصل کے قریب ہے کیونکہ "پتر" بھی بالکسر ہے۔

پدرود :- بالفتح درج ہے۔ فرہنگ عمید میں اسے بکسر اول و ضم سوم درج کیا گیا ہے۔ "بہار عجم" میں "بالضم و بالکسر" مرقوم ہے۔ "برہان قاطع" میں "بروزن فرسود" مذکور ہے یعنی بالفتح ہے۔ ان شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فارسی میں یہ لفظ تینوں حرکات یعنی فتحہ، کسرہ اور ضمہ سے مستعمل ہے، اس لیے تینوں طرح درست ہے۔ تاہم بفتح اول لائقِ ترجیح ہے، کیونکہ یہ تلفظ اصل سے قریب تر ہے۔ پہلوی میں یہ

پَت + درود patdrut

ہے۔ پہلوی کی تائے قرشت فارسی میں دال بے نقطہ سے بدل کر "پدرود" ہوگیا۔

پدنا / پدوڑا / پدو :- ان کو سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ یہ تینوں ہم معنی الفاظ ہیں اور تینوں اردو میں مستعمل ہیں۔ ان کو سنسکرت کہنا درست نہیں ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "پرداک" استعمال ہوتا ہے۔

پرباس :- سنسکرت میں "پرواس" ہے۔ "پرباس" اس کی ہندی صورت ہے۔

پربت :- یہ بھی بصورت موجودہ سنسکرت نہیں بلکہ ہندی ہے۔ سنسکرت میں "پروت" ہے۔

پرتھی :- سنسکرت کے طور پر درج ہے۔ سنسکرت میں "پرتھوی" ہے۔ البتہ ہندی میں "پرتھی" مستعمل ہے۔ اس لیے اسے ہندی کے طور پر درج کرنا چاہیے۔

پرچونی / پرچونیا :- خوراک اور آٹا بیچنے والے کے معنی میں درج ہے۔ یہ

معنی غلط نہیں، مگر یہ لفظ خُردہ فروش کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ معنی یہاں نظر انداز ہو گئے ہیں۔ علاوہ بریں بنیادی لفظ "پرچون" ہے، وہ بھی درج نہیں ہوا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ پہلے "پرچون" درج کیا جاتا اور پھر پرچونی / پرچونیا، جو اس کے مشتقات ہیں۔

پردچھنا / پردکشنا :۔ یہ دونوں سنسکرت الفاظ کی حیثیت سے اکٹھے درج ہیں۔ ان میں سے "پردکشنا" تو واقعی سنسکرت لفظ ہے، لیکن دوسرا یعنی "پردچھنا" ہندی لفظ ہے۔ اس لیے ان کو الگ الگ درج کر کے ان کی اصلیت ظاہر کرنی چاہیے تھی۔

پردیس :۔ سنسکرت کے طور پر شامل ہے۔ سنسکرت میں شین معجمہ سے "پردیش" ہے، سین مہملہ سے ہندی ہے۔

پرسنا :۔ پُوجنا کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ہندی یا اردو لفظ ہے۔ پلیٹس نے اسے ہندی ظاہر کیا ہے اور پرست سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ پلیٹس کی رائے قرینِ قیاس ہے۔ تاہم اس لفظ کا استعمال شاذ ہے۔

پرکھ :۔ اس کا اندراج بھی سنسکرت لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ ہندی ہے، جس کی اصل سنسکرت لفظ "پرکش" ہے۔ اس کا اندراج ہندی لفظ ہی کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

پرکھ / پرکھانا / پرکھنا / پرکھیا :۔ ان الفاظ کا اندراج بھی سنسکرت الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ اگرچہ سنسکرت "پریکشا" سے ماخوذ ہیں، لیکن بہ اشکالِ موجودہ ہندی ہیں۔

پُروا :۔ اسے بھی سنسکرت لفظ ظاہر کیا ہے۔ سنسکرت میں "پرو دالو" ہے۔ "پُروا" ہندی لفظ ہے اور اسی حیثیت سے درج ہونا چاہیے۔

پڑوس / پڑوسن / پڑوسی :۔ سنسکرت الفاظ کی حیثیت سے ان کا اندراج درست نہیں ہے۔ بصورتِ موجودہ یہ اردو یا ہندی الفاظ ہیں۔ اس لیے ان کو اردو یا ہندی ظاہر کرنا چاہیے تھا۔

پڑھا / پڑھانا / پڑھن / پڑھنا :۔ ان کو سنسکرت الفاظ ظاہر کیا ہے۔ یہ اپنی ان صورتوں میں اردو یا ہندی الفاظ ہیں۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سنسکرت مادہ "پٹھ" سے ماخوذ ہیں۔ ان کا اندراج ہندی یا اردو الفاظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

پسطول :۔ یہ املا غلط ہے۔ تائے مثناۃ فوقانیہ کے ساتھ "پستول" لکھا جاتا ہے۔

پسینا :۔ اسے سنسکرت بتایا ہے۔ یہ اردو یا ہندی ہے۔

پشتارا :۔ اس کا صحیح املا ہائے مختفی سے "پشتارہ" ہے، جو پشت وارہ کا مخفف ہے۔

پُل سراط :۔ یہ غلط املا ہے۔ صحیح "پُل صراط" ہے۔

پلیتا :۔ فارسی کے طور پر درج ہے۔ اس کی اصل عربی "فتیلہ" ہے۔ اس کی مفرس اور

رہے ہے۔

پیلائی :۔ اسے بھی سنسکرت بتایا ہے۔ اس کا بصورت موجودہ سنسکرت سے کوئی قریبی تعلق نہیں ہے۔ یہ "پیلا" سے حسب قاعدہ اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ موجودہ شکل میں یہ اردو ہے۔

پینتیس :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ موجودہ صورت میں یہ اردو لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں 'پنچ ترنشت' ہے۔

پینسٹھ :۔ بصورت موجودہ اردو ہے۔ اسے سنسکرت ظاہر کرنا تکلف ہے۔ سنسکرت میں پنچ ششٹ آتا ہے۔

پیوس :۔ اسے موجودہ صورت میں سنسکرت نہیں کہہ سکتے۔ سنسکرت میں شین نقطہ دار سے "پیوش" ہے۔ ہندی میں سین بے نقطہ سے مستعمل ہے۔

ت

تاثر/تاثیر :۔ یہ دونوں الفاظ درج تو الگ الگ ہوئے ہیں مگر ان کے معانی ایک بیان کیے گئے ہیں گویا مولف کے نزدیک یہ مترادفات ہیں "تاثر" قبولِ اثر ـــ یا اثر پزیری کے معنی میں اور تاثیر اثر اندازی کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہ فرق اہم اور بنیادی ہے۔

تاری :۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "تالکا" talika استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں "تالی" کی صورت میں مستعمل ہے جو پوربی لہجہ میں "تاری" ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

تاس :۔ Binning نے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستانی گڈی (pack) میں آٹھ رنگ ہوتے ہیں۔ ہر رنگ میں ایک بادشاہ، ایک وزیر، اور دس دوسرے پتے ہوتے ہیں۔ اس تشریح کے مطابق گویا تاش کی گڈی میں کل چھیانوے پتے ہوتے ہیں، جو غلط ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں جو تاش رائج ہے اس کی گڈی میں باون پتے ہوتے ہیں اور چار رنگ، یعنی پان، اینٹ، پھول اور حکم۔ ہر رنگ میں تیرہ پتے ہوتے ہیں، جن میں سے ایک بادشاہ، ایک بیگم، ایک غلام اور دس دوسرے۔ علاوہ بریں یہ لفظ شین منقوطہ سے "تاش" مستعمل ہے، مگر مولف نے سین مہملہ سے "تاس" درج کیا ہے۔

تاقی :۔ دو مختلف رنگ کی آنکھوں والے گھوڑے کے معنی میں اسے ترکی لفظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ کسی لغت نویس نے اس معنی میں اسے ترکی لفظ کی حیثیت سے درج نہیں کیا۔ بورڈ کے لغت میں اس کی اصل "داغی" قرار دی گئی ہے جو بعید از قیاس ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں تاقی اور طاقی دونوں صورتیں ہیں۔

اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔ سنسکرت میں اس مفہوم کے لیے "پھن کار" استعمال ہوتا ہے۔

پیالی :۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ اس کی اصل "پیالہ" اگرچہ فارسی ہے۔ مگر اردو قاعدہ کے مطابق یائے تصغیر کے اضافہ سے اسم مصغر بنا لیا گیا ہے۔

پیچیدگی :۔ اس کے معنی being twisted درج ہوئے ہیں۔ اس کے معنی complication اور complicatedness بھی ہیں۔

پیچیدہ :۔ اس کے معنی twisted coiled مرقوم ہیں۔ یہ اس کے لغوی معنی ہیں۔ یہ لفظ عام طور پر complicated کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

پیراستن :۔ اس کے معنی adorn, decorate بیان کیے ہیں۔ یہ معنی تو "آراستن" کے بھی ہو سکتے ہیں۔ پیراستن کے معنی ناہمواری دور کرنا یا کانٹ چھانٹ کر خوبصورت بنانا ہیں۔ پیراستن اور آراستن میں یہ فرق ہے کہ کچھ چیزوں کا اضافہ کرکے خوبصورتی پیدا کی جائے تو اس کے لیے "آراستن" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور اس کے برعکس اگر حشو و زوائد کو دور کر کے خوبصورتی پیدا کی جائے تو اس کے لیے "پیراستن" آتا ہے۔ گویا پیراستن trim, adjust کے معنی میں ہے۔ "آراستنِ سرو زِ پیراستن است" سے دونوں کا فرق واضح ہے۔

پلیسنا :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ موجودہ صورت میں یہ ہندی ہے۔ سنسکرت میں پنشٹ (panshit) ہے۔ اس لیے اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کرنا چاہیے۔

پیغار :۔ بطور فارسی درج ہے اور اس کے معنی گڑھا یا خندق بتائے ہیں۔ پلیٹس اور بورڈ کے لغات میں بھی ایسا ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر فارسی میں یہ لفظ اس معنی میں نہیں ملتا۔ فارسی میں یہ بائے موحدہ اور بائے فارسی سے بیغار، پیغارہ کی صورتوں میں ملتا ہے اور ہر صورت میں اس کے معنی طعنہ، ملامت، بہتان کے ہیں۔ گڑھا یا خندق کے معنی کا ثبوت کسی مستند لغت سے نہیں ملا۔ لغات سعیدی، فرہنگ عمید، بہارِ عجم اور برہان قاطع میں بھی طعنہ و سرزنش و بہتان ہی معنی بیان کیے گئے ہیں۔ "برہان قاطع" کے حاشیہ نگار کی تحقیق کے مطابق اس کی اصل اوستائی لفظ paitigar ہے۔ جو قدیم ہندی میں patigar کی صورت میں ملتا ہے اور اس کے معنی ہیں آواز دینا، سلام دینا جواب دینا۔

پیل :۔ ہاتھی کے معنی میں ہندی بتایا ہے۔ ہندی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے۔ اسے ہندی ظاہر کرنا سہو ہے۔

پیلا :۔ زرد کے معنی میں سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے۔ یہ اردو ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں پیتل کن (pitalkan)

ہے۔

پیلائی:۔ اسے بھی سنسکرت بتایا ہے۔ اس کا بصورت موجودہ سنسکرت سے کوئی قریبی تعلق نہیں ہے۔ یہ "پیلا" سے حسب قاعدہ اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ موجودہ شکل میں یہ اردو ہے۔

پینتیس:۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ موجودہ صورت میں یہ اردو لفظ ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "پنچ ترنشت" ہے۔

پینسٹھ:۔ بصورت موجودہ اردو ہے۔ اسے سنسکرت ظاہر کرنا تکلف ہے۔ سنسکرت میں "پنچ ششٹ" آتا ہے۔

پیوس:۔ اسے موجودہ صورت میں سنسکرت نہیں کہہ سکتے۔ سنسکرت میں شین نقطہ دار سے "پیوش" ہے۔ ہندی میں سین بے نقطہ سے مستعمل ہے۔

ت

تاثر/تاثیر:۔ یہ دونوں الفاظ درج تو الگ الگ ہوئے ہیں مگر ان کے معانی ایک بیان کیے گئے ہیں گویا مولف کے نزدیک یہ مترادفات ہیں۔ "تاثر" قبول اثر یا اثر پذیری کے معنی میں اور تاثیر اثر اندازی کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہ فرق اہم اور بنیادی ہے۔

تاری:۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا ہے۔ سنسکرت میں اس معنی میں "تالکا" talika استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں "تالی" کی صورت میں مستعمل ہے جو پوربی لہجہ میں "تاری" ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

تاس:۔ Binning نے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستانی گڈی (pack) میں آٹھ رنگ ہوتے ہیں۔ ہر رنگ میں ایک بادشاہ، ایک وزیر، اور دس دوسرے پتے ہوتے ہیں۔ اس تشریح کے مطابق گویا تاش کی گڈی میں کل چھیانوے پتے ہوتے ہیں، جو غلط ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں جو تاش رائج ہے اس کی گڈی میں باون پتے ہوتے ہیں اور چار رنگ، یعنی پان، اینٹ، پھول اور حکم۔ ہر رنگ میں تیرہ پتے ہوتے ہیں، جن میں سے ایک بادشاہ، ایک بیگم، ایک غلام اور دس دوسرے۔ علاوہ بریں یہ لفظ شین منقوطہ سے "تاش" مستعمل ہے، مگر مولف نے سین مہملہ سے "تاس" درج کیا ہے۔

تاقی:۔ دو مختلف رنگ کی آنکھوں والے گھوڑے کے معنی میں اسے ترکی لفظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ کسی لغت نویس نے اس معنی میں اسے ترکی لفظ کی حیثیت سے درج نہیں کیا۔ یورڈ کے لغت میں اس کی اصل "داغی" قرار دی گئی ہے جو بعید از قیاس ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں تاقی اور طاقی دونوں صورتیں ہیں۔

"تاقی" کو اردو لفظ کے طور پر درج کر کے یہ وضاحت کی ہے کہ "اصل میں یہ لفظ طاقی ہے کیونکہ طاق اس کو کہتے ہیں، جس کا جوڑ نہ ہو۔ پس جس جانور کی دوسری آنکھ ہم رنگ نہ ہو اس کو طاقی کہتے ہیں۔ مگر عوام اس کا تلفظ تے سے کرتے ہیں"۔ اس کا ماخذ طاق ہے اور اس لحاظ سے اس کا صحیح املا بھی "طاقی" ہے۔ عوام اسے "تاقی" بولتے ہیں تو تعجب نہیں کیونکہ عام آدمی طائے حطی کی آواز ادا کرنے سے قاصر ہے۔ ان شواہد سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ صحیح لفظ "طاقی" ہے جو بناوٹ کے لحاظ سے عربی ہے اور معنی کے لحاظ سے اردو۔ اسے ترکی لفظ کی حیثیت سے درج کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

تبلق :۔ کاغذوں کے مٹھے کے معنی میں عربی ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ لفظ عموماً طائے حطی سے "طبلق" لکھا جاتا ہے۔ عربی میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ لغات سعیدی میں یہ "طبلق" کی صورت میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی کی دوسری مستند کتب لغت میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس نے طبلق اور طبلک متبادل صورتوں کے طور پر اکٹھے درج کیے ہیں۔ ہو سکتا ہے "طبلک" جو "طبل" کی تصغیر ہے صوری مشابہت کے سبب کاغذوں کے مٹھے کے معنی میں استعمال ہونے لگا ہو۔ لیکن اس صورت میں اسے اردو لفظ تصور کیا جائے گا۔

تجدد۔ تجدید :۔ متبادل الفاظ کے طور پر اکٹھے درج کیے ہیں اور ان کے مشترکہ معنی renewal اور renovation لکھے ہیں۔ یہ اندراج عربی سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ یہ دونوں لفظ ظاہری اور معنوی کسی حیثیت سے بھی یکساں نہیں ہیں۔ "تجدُّد" باب "تفعُّل" سے لازم مصدر ہے اور اس کے معنی ہیں نیا ہونا، تازہ ہونا، تازگی پسند کرنا۔ "تجدید" کا تعلق باب تفعیل سے اور یہ متعدی مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں نیا بنانا، تازہ کرنا، از سر نو آغاز کرنا۔ چونکہ اردو اور فارسی میں عربی مصادر اسماء کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے "تجدد" کے معنی تازگی پسندی اور "تجدید" کے معنی تازہ کاری، لیے جا سکتے ہیں۔

تحصیل دار / تحصیل داری :۔ ان دونوں کا اندراج عربی الفاظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ ان کا پہلا جز تو واقعی عربی ہے، مگر دوسرا جز فارسی ہے۔ یہ عربی فارسی مرکبات قرار پاتے ہیں۔ اس لیے ان کا اندراج فارسی یا عربی فارسی مرکبات کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

تحصیلنا :۔ اسے بھی عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔ یہ تحصیل پر "نا" علامت مصدر بڑھا کر اردو والوں نے اپنا مصدر بنا لیا ہے۔ چنانچہ بصورت موجودہ یہ اردو لفظ ہے۔

تحفگی :۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ فارسی قاعدہ کے مطابق "تحفہ"

عربی پڑ گی " بڑھاکر اسم کیفیت بنایا گیا ہے - چنانچہ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ کہلائے گا - فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اسی حیثیت سے ہوا ہے -

تحقیقانہ :- اسے بھی عربی ظاہر کیا گیا ہے - یہ بصورت موجودہ عربی نہیں - عربی "تحقیق" پر فارسی لاحقہ صفت " انہ " لگا کر بنایا گیا ہے اس لیے اسے عربی کہنا درست نہیں ہے - اسے عربی فارسی مرکب کہا جا سکتا ہے - اردو میں "محققانہ" استعمال ہوتا ہے -

تحمید :- اس کے معنی "الحمد للہ" کہنا بتائے ہیں - یہ معنی اصطلاحی ہیں - لغوی طور پر اس کے معنی ستائش کرنا ، تعریف کرنا ہیں - لغوی معنی کا اندراج بھی ہونا چاہیے تھا -

تختی :- اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے - یہ اردو قاعدہ کے مطابق تخت یا تختہ پر یائے تصغیر بڑھا کر اسم مصغر بنایا گیا ہے - اس لیے بصورت موجودہ یہ اردو لفظ قرار پاتا ہے -

تذبذب :- اس کے معنی commotion اور agilation بیان کیے گئے ہیں یہ معنی درست نہیں ہیں - یہ لفظ رو دلی ، تردد اور پس و پیش کے معنی میں استعمال ہوتا ہے - اس کے معنی suspension perplexity یا wavering ہو سکتے ہیں -

تراسی / ترانوے :- ان کا اندراج سنسکرت الفاظ کے طور پر ہوا ہے - یہ ہندی یا اردو الفاظ ہیں - سنسکرت میں ان کی یہ صورتیں موجود نہیں ہیں -

تراویح :- اس کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ یہ رمضان کے روزوں میں ادا کی جاتی ہیں ، مگر زیادہ پرہیزگار مسلمان ہر صبح ان کا اعادہ کرتا ہے - مولف نے تراویح اور تہجد کو گڈ مڈ کر دیا ہے - جو نماز ماہِ رمضان میں عشاء کے بعد عموماً با جماعت ادا کی جاتی ہے اس کو تراویح کہا جاتا ہے - صبح کے وقت نمازِ فجر سے پہلے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں وہ تہجد کہلاتے ہیں - "تراویح" جمع ہے " ترویحہ " کی ، جس کے معنی بیٹھنا اور آرام کرنا ہیں -

ترب :- اس کے معنی "موسیقی کی دھن" بیان کیے ہیں - اس لفظ کے مشہور معنی سارنگی یا ستار کا وہ تار ہیں جو اصلی تار کی مدد کے لیے لگایا جاتا ہے - فرہنگ آصفیہ اور اردو بورڈ کی لغت میں یہ معنی مذکور ہیں -

ترجمانی :- اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے - اپنی موجودہ صورت میں یہ فارسی ہے -

ترسناک :- بزدل اور ڈرپوک کے معنی ہیں مندرج ہے - یہ لفظ ڈراؤنا کے معنی میں بھی مستعمل ہے - پلیٹس کے لغت اور اردو بورڈ کے لغت کے علاوہ فارسی لغت فرہنگ عمید میں بھی یہ معنی مذکور ہیں -

ترکنی :- اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا ہے - یہ اردو قاعدہ کے مطابق "ترک" سے اسم مونث بنایا گیا ہے - اس لیے اپنی موجودہ صورت میں اسے اردو لفظ تصور

کیا جائے گا۔
زک :- انتظام اور شان کے معنی میں مرقوم
ہے۔ یہ تذکرہ، سوانح اور روزنامچہ کے،
معنی میں بھی مستعمل ہے۔ تزک بابری اور
تزک جہانگیری مشہور کتابیں ہیں جو بابر
اور جہانگیر کے خود نوشت سوانح حیات،
پر مشتمل ہیں۔
امح :- یہ لفظ عام طور پر بھول چوک
کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، مگر مولف
نے اس معنی سے اعتنا نہیں کیا۔
ویر :- اسے عربی فارسی لفظ ظاہر کیا ہے،
حالانکہ یہ خالص عربی لفظ ہے، اس میں
فارسی کی کوئی ملاوٹ نہیں ہے۔
ل :- اس کے معنی be exalted
اور "تعال تعال" کے معنی good
good, bravo اور well done!
بیان کیے ہیں، جو درست نہیں ہیں۔
be exalted یعنی بلند و تر
ہونا کے معنی میں "تعالیٰ" آتا ہے۔ "تعال"
امر کا صیغہ ہے اور اس کے معنی ہیں، آؤ،
آیئے۔ چنانچہ "تعال تعال" کے معنی
بھی آیئے، تشریف لایئے" ہوں گے
سوز کا شعر ہے ؎

اے لو آیا ہے اب خدا حافظ
مرحبا مرحبا، تعال تعال

دوسرے مصرع میں مرحبا کے معنی خوش آمدید
اور تعال تعال کے معنی آیئے، تشریف
لایئے ہیں۔ مرحبا کے اصلی معنی خوش آمدید
لفظ بطور کلمہ تحسین بمعنی آفریں۔ بھی
استعمال ہوتا ہے۔ غالباً اسی سے یہ
غلط فہمی پیدا ہوئی۔

تعمیہ :- اس کی جو تشریح کی گئی ہے وہ درست
نہیں ہے اور اس سلسلہ میں جو مثال پیش
کی گئی ہے اس سے "تخرجہ" کا مفہوم
متبادر ہوتا ہے۔ تاریخ گوئی میں حساب
جمل کی رُو سے جب کسی فقرہ یا مادۂ
تاریخ کے اعداد مطلوبہ اعداد سے
کم ہوں تو کوئی اور لفظ یا حرف کے اعداد
اس میں شامل کر کے یہ کمی پوری کی جاتی
ہے اور اس کا اشارہ بھی کر دیا جاتا ہے۔
اس عمل کو تعمیہ کہتے ہیں۔ اگر تاریخی مادہ
کے اعداد مطلوبہ اعداد سے زیادہ ہوں
تو کسی دوسرے لفظ کے یا حرف کے
اعداد اس میں سے تفریق کر کے مطلوبہ
اعداد حاصل کیے جاتے ہیں اور یہ
عمل "تخرجہ" کہلاتا ہے۔ مولف نے ان
میں امتیاز نہیں کیا۔

تعیناتی :- اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔
یہ عربی "تعینات" پر یائے مصدری
کا اضافہ کر کے اردو والوں نے بنا لیا ہے
جو قاعدہ کے خلاف ہے۔ قدیم اردو
میں یہ رجحان پایا جاتا تھا۔ اب ایسے
الفاظ سے احتراز کیا جاتا ہے۔ بہرحال
اس صورت میں یہ اردو لفظ کہلائے گا۔

تغمہ :- فارسی لفظ کی حیثیت سے درج ہے۔
یہ دراصل "تمغا" کی مقلوب صورت

زبان ہے - اہلِ علم "تمغا" ہی استعمال کرتے ہیں۔

تفکہ :- اس کے معنی یوں مرقوم ہیں:-

admiring; penitence
enjoyment of anything

یہ معنی درست نہیں ہیں۔

اس کے لغوی معنی پھل کھانا ہیں مزہ اٹھانا، تعجب کرنا اور فائدہ اٹھانے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ "المنجد" میں اس کے یہی معنی مذکور ہیں۔ "صراح" میں اس کے معنی "ندم" یعنی ندامت بھی مرقوم ہیں، مگر مولف نے یہ معنی تو درج نہیں کیے، البتہ ایسے معنی درج کر دیے جن کا کسی مستند ماخذ سے ثبوت نہیں ملتا۔ اگر اردو میں اس کے استعمال کو ملحوظ رکھا جائے تو اردو میں یہ لفظ میوہ خوری کے معنی میں مستعمل ہے۔

تقدمہ :- اس کا تلفظ (takaddama) درج کیا ہے اور اس کے معنی final adjustment or audit of accounts بیان کیے ہیں - نہ یہ تلفظ درست اور نہ معنی - اس کا صحیح تلفظ بفتح تا و کسرِ دال و فتح میم taqdima ہے - اس کے معنی ہدیہ اور پیش کش ہیں - مولف نے معلوم نہیں یہ تلفظ اور معانی کہاں سے اخذ کیے ہیں۔

تگو تاز :- اس کا صحیح املا "تگ و تاز" ہے - یہ ایک لفظ نہیں بلکہ مرکب عطفی ہے - واو عطف فارسی میں ملا کر پڑھا جاتا ہے، مگر الگ لکھا جاتا ہے۔

تلاو :- اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے - یہ فارسی میں مستعمل نہیں ہے - اسے اردو یا ہندی کہہ سکتے ہیں - فارسی میں "تالاب" استعمال ہوتا ہے۔

تلاوت :- یہ لفظ بالفتح درج ہے - صحیح بالکسر ہے۔

تلخا :- بطور فارسی درج ہے - فارسی میں اس کا املا "تلخہ" ہے۔

تلمیذ :- بالفتح مرقوم ہے - صحیح بکسر اول ہے۔

تلیا :- سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہوا ہے - بصورت موجودہ یہ سنسکرت نہیں بلکہ اردو قاعدہ کے مطابق "تال" کی تصغیر ہے۔

تماسخ :- یہ درست نہیں ہے - صحیح لفظ "تناسخ" ہے۔

تماشا :- اسے عربی لفظ کی حیثیت سے درج کیا ہے - بصورت موجودہ و معنی مروجہ یہ عربی نہیں فارسی ہے - عربی "تماشی"، جس کے معنی راہ چلنا ہیں، سے ماخوذ ہے۔

تماشائی :- اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے - جب "تماشا" ہی بصورت موجودہ عربی نہیں تو "تماشائی" کے عربی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ٹ

ٹنخواہ :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ بات معلوم ہے کہ فارسی میں "ٹ" (تائے ہندی) کا وجود نہیں ہے۔ پھر تائے ہندی سے "ٹنخواہ" فارسی کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ اصلاً "تنخواہ" ہے تو اس کے معنی pay یا salary ہوتے مگر مولف نے اس کے معنی assignment لکھے ہیں۔

ث

ثرا :۔ اس کے معنی qpulent, rioh اور earth بیان کیے ہیں۔ عربی میں ان دو معنی میں دو مختلف لفظ ہیں۔ ایک "ثراء" اور دوسرا "ثریٰ"۔ "ثریٰ" کے معنی زمین اور "ثراء" کے معنی ثروت یا دولت مندی۔ اس لیے انگریزی میں اس کے معنی opulence, richness ہوں گے۔ مؤلف نے نہ صرف دو مختلف المعانی الفاظ کو خلط ملط کر دیا بلکہ معانی کے اندراج میں ان کی صرفی حیثیت کو بھی ملحوظ نہیں رکھا۔

ثوابت :۔ اسے ثابت کی جمع بتایا ہے۔ یہ "ثابتہ" کی جمع ہے۔

ج

جاسوسی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ "جاسُوس" عربی لفظ ہے، مگر "جاسوسی" بقاعدہ فارسی "جاسوس" پہ یائے مصدری کے اضافے سے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ متصور ہوگا۔

جدا :۔ اسے بالضم لکھنے کے بعد قوسین میں یہ وضاحت کی ہے کہ فارسی میں Jida یعنی بکسر اول ہے۔ فارسی میں بھی یہ بالضم مستعمل ہے۔ فرہنگ عمید میں بضم اول ہی مرقوم ہے۔

جُدھ :۔ اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ سنسکرت میں "یدھ" ہے۔ "جُدھ" اس کا ہندی رُوپ ہے۔

جُرّاب :۔ اسے بطور عربی لفظ درج کیا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو لفظ کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ اصلاً یہ فارسی ہے۔ فارسی میں "گوراب" ہے اور اس کا مبدّل "جوراب" بھی مستعمل ہے۔ عربی میں اسے "جورب" کی صورت میں داخل کر لیا گیا ہے۔ اس لیے "جورب" کا اندراج تو عربی لفظ کے طور پر ہو سکتا ہے مگر "جُراب" کا نہیں۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ اردو میں فارسی سے آیا ہے۔ فارسی "جوراب" اردو میں جراب کی صورت میں لکھا جانے لگا۔

جرّاحی :۔ اس کا اندراج بطور عربی لفظ ہوا

ہوا ہے ۔ اپنی موجودہ شکل میں یہ فارسی میں
فارسی عربی کا مرکب ہے، جو عربی جرّاح
پر فارسی قاعدہ کے مطابق یائے مصدری
کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے ۔

جرّار :۔ اس کے معنی جنگی اور دلیر بیان
کیے ہیں ۔ یہ معنی درست نہیں ہیں ۔ اس کے
لغوی معنی ہیں بہت کھینچنے والا اور لشکر
کی صفت کے طور پر مجازاً پُر ہجوم کے
معنی میں مستعمل ہے ۔ یعنی بڑا لشکر ۔

جرانا :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے ۔
بصورت موجودہ یہ سنسکرت نہیں ہندی ہے ۔
اردو میں یہ لفظ "جلانا" کی صورت میں رائج ہے

جُرمانہ :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے ۔ بشکل
موجودہ یہ عربی نہیں ہے ۔ یہ عربی لفظ "جُرم" پر "انہ"
کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے ۔

جُروا :۔ اس کے معنی a woman,
female مرقوم ہیں ۔ یہ معنی درست
نہیں ہیں ۔ یہ "جورو" کی تصغیر بالتحقیر
ہے، جس کے معنی ہیں بیوی ۔ زوجہ ۔ ظاہر
ہے ہر عورت یا مادہ کو بیوی یا جُروا نہیں
کہا جا سکتا ۔ مؤلف نے یہ فرق نظر انداز کر دیا ۔

جریان :۔ بکسر اول و سکون دوم Jiryan
درج ہے اور اس کے معنی gonarrhea
اور gleet بیان کیے گئے ہیں ۔ اردو
میں اس کا عام تلفظ وہی ہے جو مولف نے
درج کیا ہے، لیکن عربی میں یہ بفتح اول و
دوم "جَرَیان" (Jarayan) ہے ۔
اس کے لغوی معنی بہاؤ، اجراء، نفاذ
ہیں ۔ اردو میں یہ اپنی اصلی معنی میں بھی
استعمال ہوتا ہے، مثلاً "جریانِ خون" جیسی
تراکیب میں اور طبّی اصطلاح بھی ہے ۔ اگر
محض "جریان" کہا جائے تو اس سے مراد
ایک بیماری ہوتی ہے جسے انگریزی میں
spermatorrhoea کہتے ہیں ۔
مشہور معنی کو ترک کر کے شاذ معنی درج
کرنا اصول لغت نگاری کے خلاف ہے ۔

جُگیہ :۔ (Jagya) اس کا اندراج
سنسکرت لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ سنسکرت
میں "یگیہ" ہے ۔ یہ اس کا ہندی رُوپ ہے ۔

جلّاب :۔ مسہل کے معنی میں اسے عربی
مادہ "جلب" سے مشتق قرار دیا ہے ۔ فیلن
شیکسپیئر نے بھی یہی غلطی کی ہے ۔ عربی
مادہ "جلب" سے ماخوذ لفظ بفتح اول
(Jallab) ہے ۔ جس کے معنی ہیں
بہت کھینچنے والا ۔ ایک جگہ سے مال
دوسری جگہ لے جانے والا ۔ مسہل کے معنی
میں جلاب "گلاب" کا معرّب ہے ۔ عربی میں یہ بہ تشدید و
بہ تخفیف لام دونوں طرح عرق یا شربتِ گلاب کے معنی میں
استعمال ہوتا ہے ۔ چونکہ ملیّن ادویہ میں استعمال ہوتا
ہے اس لیے مسہل کو مجازاً جلاب کا نام دیا گیا ۔

جلسہ :۔ اس کے معنی pasture,
situation, seat post,
state مذکور ہیں ۔ عربی کے لحاظ
سے یہ معنی درست ہیں ۔ مگر اردو میں یہ
لفظ عموماً اجتماع کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔
اور انگریزی لفظ meeting یا
gathering کے معنی میں آتا ہے مگر یہ
معنی نظر انداز کر دیے گئے ہیں ۔

جلف :۔ بفتح اول و دوم (Jalaf) مرقوم ہے ۔ اس کا صحیح تلفظ بکسر اول و سکون ثانی و ثالث (Jilf) ہے ۔

جلوس :۔ یہ لفظ تخت نشینی کے معنی میں درج کیا گیا ہے ۔ یہ معنی درست ہیں ۔ مگر اب زیادہ تر یہ لفظ procession کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔

جمراج :۔ (Jamraj) یہ لفظ سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے ۔ سنسکرت میں "یم راج" ہے ۔ "جم راج" اس کا ہندی رُوپ ہے ۔

جمشید :۔ اسے عربی لفظ بتایا ہے ۔ حالانکہ یہ "جم" بمعنی بادشاہ اور "شید" بمعنی شعاع یا نور سے مرکب ہے ۔ یعنی شاہ نور ، بادشاہ روشن ۔

جناغ :۔ اس کے معنی a contract a bargain مرقوم ہیں ۔ اس معنی کا کہیں ثبوت نہیں ملا ۔ یہ لفظ مرغ کے سینہ کی دو شاخہ ہڈی کے معنی میں ملتا ہے ۔ مجازاً شرط کے معنی میں بھی مستعمل ہے ۔ کیونکہ شرط لگانے کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ دو آدمی کھاتے وقت مُرغ کی ہڈی توڑ کر کسی بات کی شرط لگاتے تھے ۔ اس سے محاورہ جناغ شکستن وجود میں آیا ۔

جنوائی :۔ اسے دکنی لفظ بتایا ہے ۔ دکنی کی کوئی تخصیص نہیں ہے ۔ یہ قدیم اردو میں مستعمل تھا اور پنجابی میں تو آج بھی استعمال ہوتا ہے ۔ دکنی میں بھی استعمال ہوتا ہوگا قیاس ہے کہ پنجابی ہی سے یہ لفظ اردو اور دکنی میں گیا ہوگا ۔

جوتش :۔ سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے ۔ سنسکرت میں "جیوتش" ہے ۔ یہ اس کا ہندی رُوپ ہے ۔

جودھا :۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے ۔ یہ ہندی لفظ ہے ۔ سنسکرت میں "یودھک" ملتا ہے ۔

جودھی :۔ یہ ہندی "جودھا" کی ہندی قاعدہ کے مطابق تانیث ہے ۔ بشکل موجودہ یہ سنسکرت نہیں ہے ۔

جوگا بھیاس / جوگاس / جوگسیٹ ۔ جوگن / جوگنی / جوگی :۔ ان سب کا اندراج سنسکرت الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ اپنی موجودہ صورتوں میں سب ہندی ہیں اور سنسکرت "گوگ" سے ماخوذ ہیں ۔

جہاد :۔ جنگ (خاص طور پر جو مسلمان کافروں سے کریں) یہ معنی بیان کیے گئے ہیں ۔ اردو میں یہ لفظ عموماً اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ مگر اس کے اصلی معنی "کوشش" ہیں ۔ جنگ کے لیے عربی میں "قتال" استعمال ہوتا ہے ۔

جھر :۔ اس کا تلفظ جھر (Jhar) درج کیا ہے ۔ یہ غالباً سہو طباعت ہے ۔ صحیح تلفظ (Jahr) ہے ۔

جھنجوٹی :۔ اسے دکنی ظاہر کیا ہے ۔ یہ دکنی سے مخصوص نہیں بلکہ اردو ، ہندی اور پنجابی میں ایک راگنی کے نام کے طور پر عام استعمال ہوتا ہے ۔

چ

چارپائی:- یہ لفظ فارسی کے طور پر درج ہے - بصورت و معنی موجودہ یہ اردو ہے - البتہ اس کی بنیاد فارسی "چار پایہ" ہے -

چپڑی:- اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا ہے - بصورت موجودہ یہ اردو یا ہندی ہے -

چکرائی:- بطور فارسی لفظ درج ہے - یہ اردو لفظ ہے، جو فارسی "چاکر" سے اردو قاعدہ کے مطابق "چاکرائی" اسم مونث بنایا گیا، جس کی تخفیف چکرائی ہے -

چوتال:- اس کے معنی a mode in music بتائے گئے ہیں - یہ تشریح ناقص ہے - یہ کسی راگ یا راگنی کا نام نہیں ہے بلکہ طبلہ کی ایک تال کا نام ہے جسے چوتالا اور چال تال بھی کہتے ہیں - اس لیے اس کی تشریح میں a mode in beating time کہا جا سکتا ہے -

چوغہ:- اسے دکنی لفظ قرار دیا ہے - دکنی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے - یہ اصلاً ترکی لفظ ہے - ترکی میں "چوغا" جامہ پوستین کو کہتے ہیں - فارسی میں یہ چوخا اور چوغہ کی صورتوں میں بھی مستعمل ہے - یہ لفظ اردو میں عام استعمال ہوتا ہے، اسی طرح دکنی میں بھی مستعمل ہے مگر اصلاً یہ دکنی نہیں ہے - اس لیے دکنی لفظ کی حیثیت سے اس کا اندراج درست نہیں ہے -

چوگرد - چوگوشہ - چوگوشیا:- یہ الفاظ فارسی ظاہر کیے گئے ہیں - یہ اشکال موجودہ یہ اردو الفاظ ہیں، کیونکہ یہ اردو قاعدہ کے مطابق "چو" اردو سابقہ کے اضافہ سے وضع کیے گئے ہیں -

چولھا - چولھی:- ان الفاظ کا اندراج سنسکرت الفاظ کی حیثیت سے ہوا ہے - سنسکرت میں ان صورتوں میں یہ الفاظ نہیں ملتے - البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کا ماخذ سنسکرت "چلک" ہے - یہ صورتیں اردو یا ہندی ہیں -

چوما:- اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے - سنسکرت میں "چُمبک" ہے - یہ اس کا ہندی اردو روپ ہے -

چھبیلا:- یہ لفظ بھی سنسکرت کے طور پر شامل ہے - یہ ہندی قاعدہ کے مطابق "چھب" سے صفت بنائی گئی ہے - البتہ "چھب" کی اصل سنسکرت "چھبو" ہے - بصورت موجودہ یہ ہندی یا اردو لفظ ہے -

چھتا:- اس کے معنی honey comb مرقوم ہیں، جو درست ہیں لیکن یہ لفظ اس معنی تک محدود نہیں ہے بلکہ متعدد دوسرے معانی میں مستعمل ہے - مثلاً چھتی ہوئی گلی، انبوہ، پھنسیوں کا گچھا کے معنوں میں بھی رائج ہے - یہ تمام معانی فیلن اور پلیٹس کے علاوہ "فرہنگ آصفیہ" میں بھی مذکور ہیں -

چھیلا / چھیلی:- ان الفاظ کو دکنی ظاہر

کیا ہے۔ ان میں دکنی کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ یہ الفاظ اردو کے علاوہ پنجابی میں بھی بے تکلف استعمال ہوتے ہیں۔

ح

حجامنی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ حجام سے اردو قاعدہ کے مطابق اسم مونث بنایا گیا ہے۔ اس لیے بشکل موجودہ یہ اردو ہے۔

حجامی :۔ اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ بھی عربی نہیں ہے۔ عربی "حجام" پر یائے مصدری بڑھا کر اسم کیفیت بنا لیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ عربی میں "حجام" پچھنا لگانے والے کو کہتے ہیں، مگر اردو میں بال تراشنے والے یعنی نائی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حقیری :۔ اسے بھی عربی ظاہر کیا گیا ہے۔ بناوٹ کے لحاظ سے تو یہ عربی فارسی مرکب ہے، کیونکہ عربی حقیر پر فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے۔ مگر اس کا استعمال شاذ ہے، بلکہ اب تو قطعاً متروک ہے۔ اس کی جگہ خالص عربی لفظ "حقارت" استعمال ہوتا ہے۔

حلوان :۔ عربی لفظ کے طور پر بکری یا بھیڑ کے بچہ کے معنی میں درج ہے۔ عربی میں یہ لفظ اس معنی میں نہیں ملتا۔ عربی میں اس معنی میں حلان یا حلام ہے۔ حلوان کو مورد کہہ سکتے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ ہی کی حیثیت سے ہوا ہے۔

حلوائی :۔ یہ بھی عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی میں مستعمل نہیں ہے، بلکہ فارسی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج بھی فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ عربی میں اس کی جگہ "حُلوانی" مستعمل ہے۔ پلیٹس نے بجا طور پر اسے فارسی لفظ ظاہر کیا ہے۔

حلوائن :۔ تعجب ہے کہ اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے۔ یہ اردو قاعدہ کے مطابق حلوائی کی تانیث ہے۔ اس لیے اسے اردو لفظ سمجھنا چاہیے اور اسی حیثیت سے درج کرنا چاہیے۔

حُمر / حُمرا :۔ یہ دونوں الفاظ سرخ اور کو لتار کے معنی میں بطور عربی الفاظ درج ہیں۔ عربی میں سرخی کے معنی میں "حمرۃ" ہے اور "حمراء" تانیث ہے "احمر" بمعنی سرخ کی۔

حمیل :۔ بطور عربی لفظ بمعنی حرام زادہ درج ہے۔ عربی میں اس معنی میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملتا۔ عربی میں اس کے معنی پیٹ کا بچہ، ضامن اور پردیسی وغیرہ ہیں۔ ولدالحرام کے معنی میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

حِنّا :۔ مہندی کے معنی میں بطور عربی بہ تشدید نون درج ہے۔ عربی میں یہ نون مشدد ہی سے مستعمل ہے۔ مگر اردو میں بہ تخفیف نون مستعمل ہے۔ اس کا اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔

حویلی :- مکان وغیرہ کے معنی میں بطور عربی لفظ درج ہے ۔ عربی میں یہ لفظ اس معنی اور اس صورت میں نہیں ملتا ۔ عربی میں "حوالی" ہے، جس کے معنی کسی چیز کا گردہ ہیں ۔ مولف بہار عجم نے "حویلی" کو "حوالی" کا امالہ قرار دیا ہے ۔ "حوالی" کی سند میں تو اشعار درج کیے ہیں، مگر حویلی کی سند میں کوئی شعر درج نہیں ہے ۔ اس لیے مولف فرہنگ آصفیہ کی یہ رائے درست ہے کہ نہ تو فارسی شعرا نے اسے باندھا ہے اور نہ عربی میں ملتا ہے ۔ چنانچہ فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے ۔

حیاتی :- زندگی کے معنی میں بطور عربی لفظ مندرج ہے ۔ عربی میں اس معنی میں "حیات" ہے ۔ اردو میں بھی "حیات" ہی مستعمل ہے "حیاتی" جہلا کی زبان ہے ۔

خ

خاتم :- بکسر تائے مثناۃ فوقانیہ انگوٹھی اور مہر کے معنی میں بطور عربی درج کیا ہے ۔ عربی میں یہ لفظ بفتح و بکسر ثالث دونوں صورتوں میں انگوٹھی اور خاتمہ یا اخیر کے معنی میں ملتا ہے لیکن بفتح سوم اس معنی میں زیادہ استعمال ہوتا ہے ۔ اس لیے دونوں تلفظ درج کرنا مناسب تھا ۔

خادمی :- عربی لفظ کے طور پر مندرج ہے ۔ موجودہ صورت میں یہ عربی نہیں، بلکہ عربی فارسی مرکب ہے، جو عربی خادم پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے اسم کیفیت بنایا گیا ہے

خاصان :- عربی لفظ کے طور پر درج ہے ۔ یہ خاص کی بقاعدہ فارسی جمع ہے ۔ اس لیے موجودہ صورت میں اسے عربی لفظ نہیں کہہ سکتے ۔

خاطب :- مبلّغ اور مقرّر کے معنی میں درج ہے ۔ اس معنی میں "خطیب" استعمال ہوتا ہے ۔ "خاطب" کے معنی طالب یا خواست گار ہیں ۔ اردو میں بھی خطیب ہی مستعمل ہے ۔

خاقان :- اسے عربی لفظ قرار دیا ہے ۔ اگرچہ عربی میں بھی یہ دخیل لفظ کے طور پر شامل ہے مگر اصلاً یہ ترکی لفظ ہے ۔ ظاہر ہے اردو میں بواسطہ فارسی ترکی سے آیا ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج ترکی لفظ کی حیثیت سے مناسب ہوتا ۔

خاک :- حیرت کی بات ہے کہ اس مشہور فارسی لفظ کو بھی ترکی ظاہر کیا ہے ۔ غالباً یہ سہو طباعت ہے ۔

خاکا :- فارسی لفظ کے طور پر درج ہے ۔ فارسی میں "خاکہ" ہے اور اردو میں بھی یہی املا متداول ہے ۔ اس لیے اسے "خاکہ" کی صورت میں درج کرنا چاہیے تھا ۔ فارسی میں یہ خاک کی مانند چیز یا سفوف کے معنی میں مستعمل ہے، مگر اردو میں یہ sketch کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔

خالو :- بطور عربی لفظ درج ہے ۔ عربی میں

"خال" استعمال ہوتا ہے ماموں کے معنی میں۔ البتہ اسی معنی میں فارسی میں "خالو" استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ خالہ کے شوہر کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اس معنی میں اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

خانگی :۔ قحبہ کے معنی میں بطور فارسی درج ہے۔ فارسی میں یہ بطور صفت گھریلو کے معنی میں مستعمل ہے۔ "پردہ نشین قحبہ" کے معنی میں صرف اردو میں مستعمل ہے۔ اسے اردو کا معنوی تصرف کہنا چاہیے۔ اس بات کی صراحت کرنی چاہیے تھی۔

خانم :۔ بفتح نون درج ہے۔ صحیح بضم نون ہے۔

خبیثنی :۔ خبیث عورت کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اس معنی میں یہ اردو لفظ متصور ہوگا، کیونکہ اردو قاعدہ کے مطابق یائے تانیث کا اضافہ کر کے خبیث سے اسم مونث بنایا گیا ہے۔ اردو میں خبیثنی (khabisni) تو سنا ہے مگر خبیثی نہیں سنا۔

ختمی :۔ قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنے کے معنی میں بطور عربی درج ہے۔ عربی کیا، اس معنی میں فارسی اور اردو میں بھی سننے یا پڑھنے میں نہیں آیا۔ اردو میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے "ختم" استعمال ہوتا ہے جو "ختم قرآن" کا مخفف ہے۔

خَجَل :۔ شرمندہ کے معنی میں بفتح اول دوم (khajal) درج کیا ہے۔ اس معنی میں صحیح بفتح اول وکسر ثانی (Khajil) ہے۔

خجلت :۔ بالکسر (khijlat) مرقوم ہے۔ صحیح بفتح اول ہے۔ پلیٹس نے بالکسر کو عامیانہ تلفظ قرار دیا ہے۔

خرابات / خرابہ :۔ ان کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ عربی میں "خَرِبہ" (Khariba) ہے اور اس کی جمع خَرِبات (Kharibat) ہے۔ خرابہ اور خرابات ان کی مفرس صورتیں ہیں۔ اس لیے ان کا اندراج فارسی الفاظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

خراد :۔ عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عربی میں "خراط" بمعنی چوب تراش ہے۔ فارسی والوں نے اسے "خراد" بنا لیا۔ اردو میں "خراد" چوب تراشی کے آلہ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ اس صورت اور معنی میں یہ لفظ اردو ہے۔

خرادی / خرادنا :۔ ان کا اندراج بھی عربی الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ "خرادی" اردو قاعدے کے مطابق "خراد" پر یائے فاعلی کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے اور "خرادنا" خراد سے مصدر بنایا گیا ہے۔

خرچی / خرجیں :۔ ان دونوں کا اندراج فارسی الفاظ کی حیثیت سے ہوا ہے فارسی میں خرجیں تو مستعمل ہے مگر خرچی نہیں۔ "خرچی" کو مولد کہہ سکتے ہیں۔

خرچو / خرچہ / خرچی :۔ ان الفاظ کو عربی ظاہر کیا ہے۔ عربی میں جیم فارسی کا وجود

ہی نہیں ہے ۔ یہ اردو الفاظ ہیں ۔
خرسنگ :۔ تعجب ہے کہ اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے، حالانکہ اس کے دونوں جز یعنی خر اور سنگ فارسی ہیں ۔
خرِ نفس :۔ اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے ، جو درست نہیں ہے ۔ قواعد کے لحاظ سے تو یہ فارسی اور عربی کا مرکب ہے، مگر جس معنی میں یہ اردو میں استعمال ہوتا ہے، یہ اردو لفظ قرار پائے گا ۔
خزال :۔ بالکسر اور بالفتح دونوں طرح درج ہے ۔ صحیح بالفتح ہے ۔
خزانچی :۔ اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے ۔ یہ "خزانہ" پر "چی" کی لاحقۂ فاعلی لگا کر بنایا گیا ہے ۔ اس لحاظ سے اصلاً یہ عربی ترکی کا مرکب لفظ ہے ۔ یہ زیادہ تر اردو میں استعمال ہوتا ہے ۔
خس خس :۔ فارسی لفظ کے طور پر مندرج ہے ۔ فارسی میں "خشخاش" ہے ۔ عربی اور اردو میں بھی اسی صورت میں مستعمل ہے ۔ "خس خس" جہلا کا تلفظ ہے ، وہ بھی اردو کی حد تک ۔
خصال / خصائل :۔ ان دونوں کو خصلت کی جمع بتایا ہے ۔ "خصال" تو واقعی "خصلت" کی جمع ہے، مگر "خصائل" جمع ہے "خصیلہ" کی ۔ (حوالے کے لیے دیکھیے "المنجد" و "فرہنگ عمید") ۔
خصمانہ :۔ عربی لفظ کے طور پر شامل ہے ترکیبی لحاظ سے تو یہ عربی فارسی لفظ ہے مگر خانہ داری کے معنی میں یہ اردو ہے ۔

خصیب :۔ اس کے معنی palm-tree بتائے ہیں ، لیکن لغات سے اس کی تائید نہیں ہوتی ۔ معلوم نہیں مولف کا ماخذ کیا ہے ۔
خطرہ :۔ بطور عربی درج ہے اور معنی danger مرقوم ہیں ۔ اردو کے لحاظ سے تو یہ معنی درست ہیں ۔ مگر عربی میں یہ لفظ دفعہ ، بار کے معنی میں مستعمل ہے ۔
خطیبی :۔ اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ یہ عربی "خطیب" پر فارسی کی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے ۔ اس لیے اسے عربی فارسی مرکب کہا جائے گا ۔
خفا :۔ بالفتح (khafa) بمعنی پوشیدگی درج کیا ہے ۔ اس معنی میں صحیح بالکسر (Khifa) ہے ۔
خفا :۔ ناراض کے معنی میں بطور فارسی درج ہے ۔ فارسی میں ایک لفظ "خفہ" بمعنی گلو فشردہ ملتا ہے ۔ ناراض کے معنی مجازی ہو سکتے ہیں ۔ فرہنگ آصفیہ میں اردو لفظ کے طور پر درج ہے ۔
خُفیہ :۔ بالضم (khufya) بمعنی پوشیدہ بطور عربی لفظ شامل ہے ۔ عربی میں یہ مصدر ہے اس کے معنی چھپانا ہیں ۔ پوشیدہ کے معنی میں عربی "خَفِیّہ" بالفتح (Khafiyya) ہے، جو "خفی" کی تانیث ہے ۔ ممکن ہے اردو میں یہی بدل کر "خُفیہ" ہو گیا ہو ۔ حاصل کلام یہ کہ "خُفیہ" بالضم پوشیدہ کے معنی میں سمجھا جائے گا ۔

خلاصی :۔ نجات اور آزادی کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ پلیٹس نے اسے عربی "خلاص" سے ماخوذ فارسی لفظ قرار دیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ عربی میں "خلاص" رہائی پانا کے معنی میں ہے جو فارسی میں رہائی اور نجات کے معنی میں مستعمل ہے۔ مولف "بہار عجم" کے نزدیک خلاصی اس کا مزید علیہ ہے۔ یہ خیال قرین قیاس ہے، کیونکہ یائے مصدری کے غیر ضروری استعمال کا رجحان قدما میں دیکھا گیا ہے۔ "بہار عجم" میں خلاصی بمعنی "رہائی" اور بمعنی "رہا" کی اسناد فارسی شعراء کے کلام سے منقول ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ لفظ اس صورت و معنی میں فارسی میں استعمال ہوا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہو سکتا ہے یا پھر فارسی عربی کے مرکب کے طور پر۔

خلاّق :۔ اسے "خلق" کی superlative degree قرار دیا ہے۔ عربی میں اسم تفضیل "افعل" کے وزن پر آتا ہے۔ یہ "خالق" کا اسم مبالغہ ہے۔

خلالت :۔ دوستی اور دانتوں میں پھنسے ہوئے ٹکڑوں کے معنی میں بطور عربی درج ہے۔ ان دونوں معنوں میں یہ دو مختلف الفاظ ہیں۔ پہلے معنی میں بالفتح ہے اور دوسرے معنی میں بالضم۔ (مفتاح اللغات) "المنجد" کے مطابق دانتوں میں رہ جانے والے طعام کے معنی ہیں بالکسر (khilala) اور دوستی کے معنی میں تینوں حرکات کے ساتھ آتا ہے۔

خلائق :۔ اسے "خلق" کی جمع بتایا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ یہ "خلیقہ" کی جمع ہے۔ اردو کی اکثر کتب لغت میں اس غلطی کی تکرار ہوئی ہے۔

خمانا :۔ بل دینا کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ بناوٹ کے لحاظ سے تو یہ اردو ہے۔ مگر اردو میں بھی اس کے استعمال کا ثبوت نہیں ملا۔

خمسہ :۔ اس کی تشریح یوں کی گئی ہے :۔ "an aggregate of five poetical pieces" ۔ یہ ایک صنف شاعری ہے۔ جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوتے ہیں، اسے مخمس بھی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی مصنف کی پانچ کتابوں کے مجموعے کو بھی "خمسہ" کہتے ہیں۔

خمیر / خمیرہ :۔ مبدّلات کے طور پر درج ہیں اور معنی leaven بتائے ہیں۔ "خمیر" کی حد تک تو یہ معنی درست ہیں مگر "خمیرہ" ایک خاص قسم کی یونانی دوا کا نام ہے جو قند میں پکا کر بنائی جاتی ہے مثلاً خمیرہ گاؤزبان، خمیرہ ابریشم، خمیرہ بنفشہ۔

خواتین :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ "خاتون" کی عربی جمع ہے۔ اگرچہ "خاتون" فارسی میں مستعمل ہے۔ مگر عربی میں بھی بطور دخیل لفظ شامل ہے۔ "خواتین" کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

خواص :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر درج کر کے "خاص" کی جمع بتایا ہے جب کہ یہ "خاصّہ" کی جمع ہے۔

خواصی :۔ ہاتھی پر امیر آدمی کے پیچھے بیٹھنے کی جگہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔ مگر عربی اور فارسی میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا۔ "بہار عجم" میں خواص بمعنی خدمت گار کو فارسیٔ ہند قرار دیا گیا ہے۔ اردو والوں نے اسی "خواص" پر یائے نسبت کا اضافہ کر کے خواصی بنا لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ ہی کے طور پر ہوا ہے۔

خوان سامان :۔ اس کے معنی house-steward بیان کیے ہیں۔ اس سے پہلے یہی معنی "خان سامان" کے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ دو مختلف الفاظ ہیں۔ 'خان سامان' کے معنی تو house-steward ہو سکتے ہیں۔ مگر "خوان سامان" کے یہ معنی نہیں ہیں۔ پوری ترکیب "داروغہ خوان سامان" تھی جو مخفف ہو کر خوان سامان رہ گئی۔ اس کے معنی پکانے کا انتظام کرنے والا یا داروغہ مطبخ ہیں۔ اردو میں یہ باورچی کے معنی میں مستعمل ہے، مگر عام طور پر اسے بھی "خانساماں" کہتے ہیں۔

خوانین :۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے، مگر بصورت موجودہ یہ عربی لفظ ہے۔ یہ عربی قاعدہ کے مطابق "خان" کی جمع ہے۔ چونکہ 'خان' عربی میں دخیل لفظ کے طور پر مستعمل ہے اس لیے یہ جمع جائز ہے اور اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوگا۔

خوب کلاں :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ بظاہر یہ فارسی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے دونوں حصے فارسی ہیں، مگر اس صورت اور اس معنی میں فارسی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ فارسی میں اس معنی میں خاکشری، خاکشو، خاکشی اور خاکشیر استعمال ہوتے ہیں۔ قیاس ہے کہ یہ اردو والوں کا وضع کردہ لفظ ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو لفظ کے طور پر ہی درج کیا گیا ہے۔

خورد :۔ چھوٹا کے معنی میں بطور فارسی درج ہے۔ اس معنی میں اس کا صحیح املا واو کے بغیر "خُرد" ہے۔ اگر یہ فارسی مصدر "خوردن" (کھانا) سے مشتق ہوتا تو "خورد" درست ہوتا۔

خوردہ :۔ چھوٹا وغیرہ کے معنی میں اس کا صحیح املا بھی "خُردہ" ہے۔

خوردی :۔ چھوٹا پن کے معنی میں "خُردی" درست املا ہے۔

خورّم :۔ اس کا صحیح املا "خُرّم" ہے۔

خورّمی :۔ یہ بھی "خُرّمی" لکھنا چاہیے۔

خوزادہ/خوزادی :۔ بطور فارسی الفاظ درج ہیں۔ "خوزادہ" تو فارسی ہو سکتا

ہے کہ یہ خودزادہ یا خواجہ زادہ کا مخفف ہے۔ لیکن "خوزادی" تو اردو قاعدہ سے مونث بنایا گیا ہے۔ اس لیے یہ اردو ہے۔

خیاباں :۔ اس کے معنی پھولوں کی کیاری بتائے ہیں۔ یہ معنی درست ہے، مگر یہ لفظ پٹڑی، روش اور سڑک کے معنی میں بھی فارسی میں مستعمل ہے۔ یہ معنی بھی شامل کرنا ضروری ہے۔

خیچہ :۔ (khicha) بطور عربی لفظ درج ہے اور اس کے معنی نکمّی یا کم زرخیز زمین بیان کیے ہیں۔ موجودہ صورت و معنی میں کسی اور یا فارسی یا اردو لغت میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ اس کا عربی ہونا تو خارج از بحث ہے، کیونکہ عربی میں "چ" کا وجود نہیں ہے۔ فارسی میں ایک لفظ "خیچ" ملتا ہے، جس کا مبدل "خیش" ہے اور اس کے معنی "ہل" ہیں۔ ہو سکتا ہے یہی "خیچ" اس "خیچہ" کا ماخذ ہو۔

د

داخلنامہ :۔ عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ یہ عربی "داخل" اور "نامہ" فارسی سے مرکب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر درست نہیں ہے۔ اسے فارسی یا عربی فارسی مرکب کے طور پر شامل کرنا چاہیے۔

دادرا :۔ اس کے معنی گیت کی ایک قسم بتائے ہیں۔ یہ معنی درست ہیں مگر اس کے کچھ اور معنی بھی ہیں جو یہاں مذکور نہیں۔ مثلاً طبلہ کی ایک تال کا نام بھی دادرا ہے۔ گلے یا حلق کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے اس کا دادرا بیٹھ گیا۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کے معنی "نکٹا" بھی مرقوم ہیں۔ مولف نے یہ تمام معانی نظر انداز کر دیے ہیں۔

دارچینی :۔ اسے سنسکرت اور فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے۔ "دار" فارسی میں "درخت" کو کہتے ہیں۔ اس لیے اس کے ترکیبی معنی چین کا درخت ہیں۔ اس درخت کا اصلی وطن چین ہوگا۔ اب اس درخت کی چھال کو دارچینی کہتے ہیں۔

دارڑھا :۔ اس کے معنی بڑا دانت بتائے ہیں۔ عام طور پر "دارڑھا" دیوار کے اس سرے کو کہتے ہیں، جس کے ہر تیسرے ردّے میں اینٹیں بڑھا کر چھوڑ دی جاتی ہیں تاکہ اس کے ساتھ دیوار بنانی ہو تو پوری طرح پیوست ہو جائے۔

دبوس :۔ (dabus) اسے فارسی عربی ظاہر کیا ہے۔ اصلاً یہ فارسی لفظ ہے مگر عربی میں بھی مستعمل ہے۔ البتہ عربی میں بائے مشددہ سے ہے۔ موجودہ صورت میں اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

درای :- فارسی لفظ کے طور پر درج ہے اور اس کے معنی contradiction مرقوم ہیں ۔ اس معنی کا ثبوت کسی مستند ماخذ سے نہیں ملا۔ اسم کے طور پر اس کے معنی جانوروں کے گلے میں ڈالنے کی بڑی گھنٹی ہیں۔ جس کی مخفف صورت "درا" زیادہ مستعمل ہے ۔ اگر اسے "درائیدن" مصدر سے مشتق لاحقۂ اسم کیفیت سمجھا جائے تو اس کے معنی گفتگو، بات چیت ہوں گے ۔ مثلاً "ہرزہ درای" میں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ یہ بطور امر بھی آتا ہے ۔ اس صورت میں اس کے معنی کہہ یا کہو ہوں گے۔

درایت :- اس کے معنی علم، شعور وغیرہ بتائے ہیں ۔ یہ معنی درست ہیں، مگر یہ لفظ محدثین کی اصطلاح کے طور پر بھی مستعمل ہے ۔ اصطلاح میں کسی حدیث کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کا نام درایت ہے اور یہ لفظ روایت کے مقابل استعمال ہوتا ہے۔ مگر یہی معنی درج نہیں ہوئے۔

درباری :- دربار سے وابستہ شخص کے علاوہ ایک مشہور راگ کا نام بھی ہے ، مگر یہ معنی درج نہیں ہیں۔

درجات :- بسکون رائے مہملہ (Darjat) درج کیا ہے۔ صحیح بفتح اول و دوم (darajat) ہے۔

درزن :- درزی کی تانیث کے طور پر بکسر زائے منقوط (darzin) لکھا ہے ۔ اردو میں عموماً زائے مفتوحہ سے "درزن" بولتے ہیں ۔ فرہنگ آصفیہ میں بفتح زائے معجمہ ہے ۔

دستور العمل :- بالفتح بطور فارسی عربی درج ہے ۔ مولف نے یہ حقیقت نظر انداز کر دی کہ "دستور" عربی میں بھی دخیل لفظ کے طور پر شامل ہے ۔

دسواں :- اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے ۔ یہ اردو کی صفت ترتیبی ہے ۔ سنسکرت میں اس کے لیے "دشم" استعمال ہوتا ہے ۔

دغانا / داغنا :- ان کا اندراج فارسی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ یہ بصورت موجودہ اردو مصدر ہیں، جو اردو قاعدہ کے مطابق بنا لیے گئے ہیں ۔

دغیلا :- داغدار اور فریبی کے معنی میں فارسی لفظ کی حیثیت سے درج ہے ۔ بشکل موجودہ یہ اردو لفظ ہے جو لاحقہ صفت "یلا" کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے ۔ علاوہ بریں دونوں معنی میں یہ دو مختلف الماخذ الفاظ ہیں ۔ داغدار کے معنی میں یہ "داغ" سے ماخوذ ہے اور فریبی کے معنی میں اس کا ماخذ "دغا" ہے ۔ اس لیے ان کا اندراج الگ الگ ہونا چاہیے تھا۔

دفر قلیہ :- اسے عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے ۔ اس صورت میں یہ لفظ عربی میں نہیں ملتا ۔ البتہ اس کے دونوں حصے عربی سے ماخوذ ہیں ۔ عربی میں "دفر" کے معنی کسی چیز کا بدبودار اور خراب ہونا اور "قلیہ" کے معنی گوشت کا ٹکڑا ہیں اس ترکیبی صورت اور معنی میں صرف اردو میں

مستعمل ہے ۔ اردو میں یہ لفظ بدمزہ ، شوربا یا بدمزہ کھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ اس لیے اسے اردو سمجھنا چاہیے فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو ہی ظاہر کیا گیا ہے اور پلیٹس نے اسے ہندی فارسی کے طور پر شامل لغت کیا ہے ۔

دفلہ / دفلی :۔ ان کا اندراج فارسی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ فارسی میں "دف" ہے ۔ "دفلہ" اور "دفلی" اردو الفاظ ہیں جو "دف" سے ماخوذ ہیں ۔ اس لیے ان کا اندراج اردو الفاظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا ۔

دِقاق :۔ باریک وغیرہ کے معنی میں بالکسر (dikok) درج ہے ۔ اس معنی میں صحیح بالضم (duqaq) ہے ۔ جملہ اہل لغت کا اس پر اتفاق ہے ۔ اردو لغات میں پلیٹس اور فارسی میں عمید نے بالضم درج کیا ہے ۔ عربی میں "المنجد" کا حوالہ کافی ہوگا ۔ وہاں بھی بضم اول مرقوم ہے ۔

دق ولق :۔ بطور عربی درج ہے ۔ اس کی اصلی صورت "دک ولک" ہے جو فارسی ہے ۔ اگرچہ عربی میں "دق" ملتا ہے مگر چٹیل یا بے آب وگیاہ میدان کے معنی میں نہیں ملتا ۔ اس کی موجودہ ترکیبی صورت بھی فارسی ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا ۔

دُکرڑی :۔ snaffle یعنی گھوڑے کی لگام یا دہانہ کے معنی میں درج ہے ۔ یہ لفظ دو گھوڑوں کی گاڑی کے معنی میں اکثر استعمال ہوتا ہے ۔ یہ معنی فرہنگ آصفیہ میں بھی مذکور ہیں ، مگر مولف نے اس معنی کو نظر انداز کر دیا ہے ۔

دلائل :۔ اسے "دلیل" کی جمع بتایا ہے یہ دلالہ یا دلالت کی جمع ہے ۔ دلیل کی جمع اِدِلّہ اور ادلاء ہیں ۔

دمڑی :۔ اس کے معنی پیسے کا آٹھواں حصّہ بیان کیے ہیں ۔ دمڑی عموماً پیسے کے چوتھے حصّہ کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے ۔ پلیٹس نے دونوں معنی درج کیے ہیں ۔ مگر مشہور معنی پیسے کا چوتھا حصّہ ہی ہیں ۔ مولف نے یہ معنی نظر انداز کر دیے ہیں ۔

دَمہ :۔ یہ بطور فارسی لفظ شامل ہے اور اس کے معنی دھونکنی اور ضیق النفس بتائے ہیں ۔ دھونکنی کے معنی میں تو یہ واقعی فارسی ہے ۔ لیکن سانس کی بیماری کے معنی میں اردو ہے ۔ اس کی صراحت ہونی چاہیے تھی ۔ فرہنگ آصفیہ میں درست انداز اختیار کیا گیا ہے ۔

دمی :۔ حُقّہ کی ایک قسم کے معنی میں بطور فارسی درج ہے ۔ فرہنگ آصفیہ اور پلیٹس کے لغت میں بھی یہی معنی مندرج ہیں ۔ مگر اس معنی میں یہ لفظ اردو ہے ۔ فارسی میں یہ "دُم بخت" کے معنی میں مستعمل ہے ۔ فرہنگ عمید میں یہی معنی مذکور ہیں ۔

دنگل :۔ اجتماع و ہجوم کے معنی میں ترکی فارسی کے طور پر درج ہے ۔ ترکی میں یہ لفظ کاف تازی سے "دنکل" ہے ۔

دوالیب :۔ یہ فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے ۔ یہ فارسی نہیں عربی جمع ہے

"دُولاب" کی، کیونکہ "دولاب" عربی میں بھی دخیل لفظ کے طور پر مستعمل ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

دہا :۔ یہ لفظ بھی فارسی کے طور پر درج ہے۔ فارسی میں اس کا املا "دہنہ" ہے۔ الف کشیدہ سے اردو سمجھنا چاہیے۔

دھاما :۔ بید کی ٹوکری کے معنی میں درج ہے۔ یہ لفظ عام طور پر طبلہ کے بائیں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مگر یہ معنی درج نہیں کیے گئے۔

دہقان :۔ اس کا اندراج عربی فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ دہگان کا معرب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ پر ہونا چاہیے۔

دہیز :۔ اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔ یہ لفظ اس صورت میں فارسی میں استعمال نہیں ہوتا۔ البتہ ہندی اور اردو میں بعض لوگ خصوصاً ہنود اور ناخواندہ افراد استعمال کرتے ہیں، ورنہ اردو میں بھی زیادہ تر "جہیز"، ہی استعمال ہوتا ہے جو عربی "جہاز" سے ماخوذ ہے۔ فارسی میں بھی جہیز ہے اور "دہیز" اس کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ چنانچہ پلیٹس نے اسے ہندی کے طور پر درج کیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو ظاہر کیا گیا ہے۔

دیدارو :۔ اسے فارسی بتایا گیا ہے۔ یہ اردو ہے جو فارسی "دیدار" سے بنا لیا گیا ہے اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہوگا۔ فرہنگ آصفیہ میں اردو کی حیثیت سے مندرج ہے اور پلیٹس نے اسے ہندی لفظ ظاہر کیا ہے۔

دیری :۔ بطور فارسی لفظ مرقوم ہے۔ فارسی میں "دیر" ہے۔ اس پر یائے مصدری کا اضافہ اردو والوں کی بدعت تھی جو اب متروک ہے۔

دیگچہ / دیگچی :۔ ان کا اندراج بطور فارسی ہوا ہے۔ "دیگچہ" تو واقعی فارسی ہے، جو "دیگ" کی تصغیر ہے اور "دیگچی" اردو قاعدہ کے مطابق "دیگچہ" کی تصغیر ہے۔ اس لیے اسے اردو لفظ کے طور پر درج کرنا چاہیے تھا۔

ڈ

ڈنک :۔ نیش یعنی sting کے معنی میں درج ہے۔ یہ معنی درست ہیں۔ مگر ڈنک قلم کو بھی کہتے ہیں جس میں دھات کی نب لگی ہوتی ہے اور دوات میں ڈبو کر اس سے لکھتے ہیں۔ اس کا رواج کم ہو گیا ہے مگر معدوم نہیں ہوا۔ جب یہ لغت لکھا گیا ہے اس وقت تو اس کا رواج عام ہوگا مگر یہ معنی شامل نہیں کیے گئے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں یہ معنی مذکور ہیں۔

ڈول :۔ اس کے معنی leather buckel لکھے ہیں۔ ڈول عموماً بلکہ زیادہ تر لوہے کا ہوتا تھا۔ اب اس کا رواج بہت کم ہو گیا ہے۔ پلیٹس نے اس کے معنی a bucket of metal or leather لکھے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں بھی "چرمی یا آہنی ظرف"

مذکور ہے۔

ڈھاڑی :۔ اس کے معنی a kind of musician singer بتاتے ہیں۔
ڈھاڑی عموماً طوائف کی سنگت کرنے والے سازندہ کو کہتے ہیں۔

ڈھولی :۔ اس کے معنی پان کے پانسو پتوں کا مٹھا بتلاتے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کی تعداد زیادہ سے زیادہ ایک ہزار اور کم از کم ایک سو پتے بیان کی گئی ہے۔ میں نے یہ لفظ عام طور پر دو سو پتوں کے لیے بولتے سنا ہے۔ اس کی تائید پلیٹس کے اندراج سے بھی ہوتی ہے۔

ذ

ذاتی/ ذاتیلا :۔ ان دونوں کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ "ذاتی" تو عربی ہے، مگر "ذاتیلا" عربی نہیں ہے، کیونکہ یہ ہندی قاعدہ کے مطابق "ذات" پر "یلا" کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔

ذاف :۔ اچانک موت کے معنی میں بطور عربی درج ہے۔ اس کا ثبوت مجھے عربی لغت کی مشہور کتب میں نہیں ملا۔

ذری :۔ چھوٹا ذرہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں بلکہ اردو ہے، جو "ذرّہ" کی اردو قاعدہ کے مطابق تصغیر ہے۔

ذلام :۔ بطور عربی درج ہے اور معنی cholic بتاتے ہیں۔ پلیٹس نے بھی یہ لفظ اسی معنی میں درج کیا ہے، مگر اسے فارسی بتایا ہے۔ یہ غالباً طبی اصطلاح ہے، جو یونانی سے ماخوذ ہے۔ مجھے عربی اور فارسی کے کسی لغت میں اس کا سراغ نہیں ملا۔

ر

رابطا: بطور عربی لفظ شامل ہے۔ صحیح املا "رابطہ" ہے۔

راجلہ :۔ اس کے معنی قافلہ بتاتے ہیں۔ اس معنی کا ثبوت کسی مستند ذریعہ سے نہیں ملا۔ "فرہنگ عمید" میں اس کے معنی سواری یا بار برداری کا جانور مثلاً اونٹ مذکور ہیں۔ "مفتاح اللغات" میں اس کے معنی لدّو اونٹ مرقوم ہے۔ "المنجد" میں بھی یہی معنی درج ہیں۔

رازق :۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا ہے جب کہ یہ صریحاً عربی لفظ ہے۔ غالباً سہو طباعت ہے۔

راضی نامہ :۔ بطور عربی لفظ درج ہے۔ یہ "راضی" عربی اور "نامہ" فارسی سے مرکب ہے۔

ردّی :۔ (raddi) عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عربی میں دال کی تشدید کے بغیر یائے مشددہ سے ردی ہے۔ دال کی تشدید اردو کا تصرف ہے۔

رزّاقی:۔ عربی لفظ کے طور پر مرقوم ہے ۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے، بلکہ عربی فارسی مرکب ہے، کیونکہ عربی "رزّاق" پر فارسی قاعدہ کے مطابق یائے مصدری لگا کر اسم کیفیت وضع کیا گیا ہے ۔

رِزالہ:۔ بالکسر (rizala) بطور عربی درج ہے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ عربی میں "رزل" کا مادہ ہی نہیں ہے اس لیے صحیح ذال معجمہ سے "رذالہ" ہے ۔ دوسرے اس کا تلفظ رذالہ نہیں رذالت کرتے ہیں بمعنی کمینگی ۔

رعنا:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور معنی یوں بیان کیے گئے ہیں

moving grace fully
beautiful, lovely, graceful
delicate، عربی میں یہ "ارعن" کی تانیث ہے اور اس کے معنی ہیں خود بین، خود آرا اور نادان عورت ۔ البتہ فارسی اور اردو میں خوبصورت کے معنی میں مستعمل ہے ۔ چنانچہ فرہنگ عمید میں اس کے یہ معنی بیان کرکے یہ صراحت بھی کردی گئی ہے ۔

رعنائی:۔ اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ یہ فارسی قاعدہ کے مطابق "رعنا" پر یائے مصدری بڑھا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے ۔

رَفعت:۔ بالفتح مرقوم ہے ۔ صحیح بکسر اول ہے ۔

رکھیل / رکھیلا:۔ دکنی لفظ کے طور پر جملہ کے معنی میں مرقوم ہے ۔ اس کی تصدیق کسی اور لغت سے نہیں ہوسکی ۔ ہوسکتا ہے دکنی زبان میں یہ لفظ اس معنی میں ہو، مگر اردو اور ہندی میں اس کا ثبوت نہیں ملا ۔ البتہ ہندی میں "رکھیل" داشتہ کے معنی میں بولتے سنا ہے ۔ مگر اس کا ذکر ہی نہیں ہے ۔

رَوّیہ:۔ رواج اور قاعدہ وغیرہ کے معنی میں بطور فارسی لفظ درج ہے ۔ یہ بہت مشہور لفظ ہے اور اسے عام طور پر فارسی سمجھا جاتا ہے ۔ فرہنگ آصفیہ اور لغات سعیدی میں بھی اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے، مگر پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کرکے فارسی "رو" سے ماخوذ بتایا ہے ۔ فارسی کی مشہور کتب لغت مثلاً "بہار عجم" برہان قاطع اور فرہنگ عمید میں اس کا سراغ نہیں ملا ۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ پلیٹس کی رائے درست ہے اور یہ لفظ فارسی "رو" سے اردو والوں کا وضع کردہ ہے ۔

ریشائیل:۔ ڈاڑھی والا کے معنی میں بطور فارسی لفظ شامل ہے ۔ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ نہیں ہے ۔ فارسی "ریش" پر ہندی لاحقۂ صفت "ائیل" بڑھا کر وضع کیا گیا ہے چنانچہ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے ۔

ز

زاد / زادی:۔ ان کو فارسی ظاہر کیا گیا ہے ۔

ان میں سے "زادہ" تو واقعی فارسی ہے۔ مگر "زادی" اردو قاعدہ کے مطابق "زادہ" کی تانیث وضع کی گئی ہے۔ اس لیے یہ بصورت موجودہ فارسی نہیں بلکہ اردو ہے۔

زار :۔ بطور فارسی لفظ درج ہے اور اس کے معنی خواہش، آہ، رونا وغیرہ مذکور ہیں۔ اگرچہ "برہان قاطع" میں اس کے ایک معنی "گریہ کردن بسوز" بھی مرقوم ہیں مگر یہ معنی شاید درست نہیں اور صفت کو اسم سمجھ لیا گیا ہے۔ اس معنی میں عام طور پر "زارہ" اور "زاری" استعمال ہوتا ہے۔ فرہنگ عمید میں "زار" کے معنی ناتواں، خوار وغیرہ بتائے ہیں اور گریہ و نالہ کے معنی میں "زارہ" اور "زاری" درج کیے ہیں۔

زاہدی :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ ہے جو "زاہد" پر فارسی قاعدہ کے مطابق یائے مصدری بڑھا کر اسم کیفیت بنا لیا گیا ہے۔

زائچہ :۔ تعجب ہے کہ اسے عربی لفظ ظاہر کیا گیا ہے حالانکہ عربی میں "چ" کا وجود ہی نہیں ہے۔ یہ واضح طور پر فارسی لفظ ہے۔

زبرجد :۔ اسے فارسی عربی بتایا ہے۔ اس سے یہ گماں ہوتا ہے کہ یہ فارسی عربی کا مرکب ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے البتہ یہ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اصلاً یہ سامی لفظ ہے۔ اس کی سامی صورت "زبرج" ہے۔ عربی میں اس کی جمع "زبارج" ہے، جو ظاہر ہے "زبرج" پر مبنی ہے۔ لیکن اپنی موجودہ شکل میں "زبرجد" فارسی ہے اور فارسی سے عربی میں آیا ہے اس لیے "المنجد" میں اسے فارسی الاصل بتایا گیا ہے۔ درحقیقت عربی میں یہ اس کی رجعت ہے۔ چونکہ یہ سامی الاصل ہے اور عربی بھی سامی زبان ہے اس لیے عربی ہی اس کی اصل قرار پاتی ہے۔ بعد میں فارسی "زبرجد" اتنا زیادہ مشہور ہو گیا کہ عربی میں بھی اس کی یہی صورت در آئی۔

زبری :۔ (zabri) ظلم و تشدد کے معنی میں فارسی بتایا ہے۔ فارسی میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی اصل "جبر" ہے جو یائے نسبتی کے اضافہ سے "جبری" اور "زبری" ہو گیا۔ پلیٹس نے اسے "زبر" سے ماخوذ قرار دیا ہے موجودہ اردو میں اس کا استعمال مفقود ہے البتہ اس معنی میں زبردستی عام ہے۔

زجر :۔ اسے بالکسر (zijr) لکھا ہے اور دھمکی، سختی وغیرہ معنی بتائے ہیں۔ صحیح بالفتح (zajr) ہے۔ روکنا، منع کرنا، ہانکنا وغیرہ کے معنی ہیں۔ اردو میں یہ لعنت ملامت، ڈانٹ ڈپٹ اور تنبیہ کے معنی میں مستعمل ہے۔

زچا :۔ اس کا اندراج دکنی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ یہ فارسی

لفظ ہے اور اس کا املا "زچہ" ہے ۔ اردو میں بھی "زچہ" ہی متداول ہے ۔ اس کا ماخذ "زادن" (جننا) ہے ۔ اس پر سب اہل لغت کا اتفاق ہے کہ "زچہ" اصلاً فارسی ہے ۔

زُعاف :۔ اس کے معنی sudden death (by poison) مرقوم ہیں ۔ اس کے صحیح معنی مہلک یا مارنے والا ہیں ۔ عمید نے اس کے معنی "کشندہ وہلاک کنندہ" اور غیاث نے "قاتل و کشندہ" بیان کیے ہیں ۔ "المنجد" میں سم زعاف کی تشریح "یقتل سریعاً" (یعنی جلد مار دیتا ہے) کے لفظوں میں کی گئی ہے ۔ "مفتاح اللغات" میں اس کے معنی "جلد قتل کر دینے والا (زہر یا موت) مذکور ہیں ۔ یہ لفظ ذال معجمہ سے "ذعاف" بھی استعمال ہوتا ہے ۔ "المنجد" میں "ذعاف" کے معنی ذعف یعنی فوراً مار دینے والا زہر اور "موت ذعاف" کے معنی "سریع" یعنی جلد موت بتلائے گئے ہیں ۔ گویا یہ موت کی صفت کے طور پر آئے تو اس کے معنی "سریع" یا جلد ہوتے ہیں ۔ چنانچہ "موت زعاف" کے معنی تو اچانک موت ہو سکتے ہیں ، مگر محض "زعاف" کے معنی زہرِ قاتل ہیں نہ کہ اچانک موت ۔

زک :۔ بفتح اول و بکسر اول (zak, zik) دو طرح درج ہے ۔ اسے عربی ظاہر کیا گیا ہے اور اس کے معنی injuring, deceiving, disappointing مرقوم ہیں ۔ عربی میں یہ لفظ ان معنوں میں نہیں ملتا ۔ عربی "زک" بوڑھے اور ضعیف آدمی کے مفہوم میں مندرج ہے (المنجد) فارسی میں "زک" بالفتح ، زاک یعنی پھٹکڑی کا مخفف ہے اور بالضم خود بخود بولنا کے معنی میں ہے ۔ ان معنوں میں فارسی اور عربی میں ان کا ثبوت نہیں ملا ۔ اس لیے فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو ظاہر کیا گیا ہے ۔ اگر اسے عربی "زک" سے ماخوذ سمجھا جائے اور اردو میں متداول معنی کو اردو تصرف خیال کیا جائے تو بھی اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔

زمن :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ یہ فارسی نہیں بلکہ عربی لفظ ہے ۔ عربی میں اس کی جمع "ازمان" اور "ازمن" آتی ہے ۔ اسے عربی لفظ کے طور پر درج ہونا چاہیے تھا ۔

زنجف :۔ حاشیہ اور کنارہ کے معنی میں بطور فارسی لفظ شامل ہے ۔ پلیٹس نے بھی یہی اندراج نقل کر دیا ہے ۔ فارسی کتب لغت میں مجھے اس کا سراغ نہیں ملا ۔ ہو سکتا ہے یہ عربی "سجف" بمعنی پردہ سے ماخوذ ہو ۔

زواوی :۔ اسے بطور عربی لفظ درج کیا ہے اور اسے "زاویہ" کی جمع بتایا ہے ۔ عربی میں "زاویہ" کی جمع "زوایا" ہے ۔ "زواوی" کا کہیں ثبوت نہیں ملا ۔ لہذا کہا جا سکتا ہے کہ "زواوی" کوئی لفظ ہی

نہیں ہے۔

زوری:۔ جھوٹ وغیرہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ عربی میں "زور" ہے جھوٹ اور فریب کے معنی میں۔ اس پر خواہ مخواہ یائے مصدری کا اضافہ کر کے زوری بنا لیا گیا ہے۔ مگر قدیم اردو میں یہ رجحان پایا جاتا تھا۔ اس لیے بصورت موجودہ اسے اردو لفظ کہا جا سکتا ہے۔

زہیر:۔ دبلا اور غم گین کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عربی میں اس معنی میں اس لفظ کا سراغ نہیں ملا۔ لغات سعیدی میں زہیر نے معنی کھلا ہوا، تاباں، روش، کلیوں سے لدا ہوا پودا مذکور ہیں۔ مفتاح اللغات، المنجد، فرہنگ عمید، برہان قاطع اور بہار عجم میں یہ لفظ درج ہی نہیں۔

دُبلا اور غم گین کے معنی میں غالباً یہ کسی اور لفظ کی بگڑی ہوئی صورت ہے میں نے جُہلا کو یہ لفظ بولتے سنا ہے۔ بصورت موجودہ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

س

ساتور:۔ چھُرے وغیرہ کے معنی میں بطور فارسی لفظ شامل ہے۔ یہ عربی لفظ ہے اور طائے حطی سے "ساطور" صحیح ہے۔

ساحری:۔ بطور عربی لفظ درج ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی اور فارسی کا مرکب ہے، کیونکہ فارسی قاعدہ کے مطابق "ساحر" پر یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔

سادات:۔ اسے سیّد کی جمع بتایا ہے اور غلط طور پر مشہور بھی یہی ہے۔ یہ "سادۃ" کی جمع ہے جو "سائد" اور "سیّد" کی جمع ہے۔ بالفاظ دیگر یہ "سیّد" کی جمع نہیں بلکہ جمع الجمع ہے۔ "سیّد" کی جمع کے طور پر اسیاد، سادۃ اور سیائد مستعمل ہیں۔

سادج:۔ بطور فارسی درج کیا ہے اور اس کے معنی Indian spikenard مرقوم ہیں۔ اس معنی میں ذال معجمہ سے "ساذج" استعمال ہوتا ہے۔ یہ غالباً سہو طباعت ہے لیکن سادج فارسی نہیں معرب ہے "سادہ" کا۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ اس معنی میں اس کی اصل اردو اور فارسی لفظ "سادہ" ہے، مگر وہ درج ہی نہیں۔

ساعت / ساعت ساز:۔ دونوں کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ "ساعت" تو عربی ہے، مگر "ساعت ساز" عربی فارسی کا مرکب ہے۔

ساہتیہ:۔ اس کے معنی سماج، معاشرت اور میل جول بتائے ہیں۔ اس کے زیادہ مشہور اور متداول معنی ادب یعنی ______ literature ہیں اور یہی معنی مذکور نہیں ہیں۔

سائیس / سائیسی:۔ ان دونوں کا اندراج
عربی الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ عربی میں
"سائس" ہے۔ "سائیس" پر زیادت یائے
تحتانی فارسی یا اردو کا تصرف ہے۔ جہاں
تک "سائیسی" کا تعلق ہے تو یہ "سائیس"
پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر
وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کے تو عربی
ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سبقت:۔ بفتح اول و سکون ثانی
(sabkat) درج ہے۔ فرہنگ
آصفیہ میں بفتح اول و ثانی و ثالث
(sabaqat) مندرج ہے۔ فرہنگ
عمید میں اسے بطور عربی۔ بضم سین و فتح
قاف (subqat) درج کر کے یہ
وضاحت کی ہے کہ فارسی میں بکسر سین
بولا جاتا ہے۔ عمید کی رائے درست ہے۔
عربی میں بضم اول "سُبقت" (subaqat)
ہی ہے۔ اس کی تائید "المنجد" سے بھی ہوتی
ہے۔ تاہم اردو میں بالفتح ہی مستعمل ہے۔

سخت:۔ اسے عربی لفظ کے طور پر درج
کیا ہے۔ یہ خالص فارسی لفظ ہے۔ عربی
سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے
اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا
چاہیے تھا۔ غالباً یہ سہو کتابت ہے۔

سردابہ:۔ اس کے معنی سرد غسل بتائے ہیں۔
یہ معنی درست نہیں ہیں۔ "برہان قاطع"
میں اس کے معنی زیر زمین کمرہ یعنی تہ خانہ
اور موسم گرما کے لیے بنائے گئے سرد مکان
بتائے ہیں۔ عمید نے اس کے معنی سرد مکان کے
علاوہ وہ تہ خانہ بھی بیان کیے ہیں جس میں مُردے
دفن کیے جاتے ہیں یا مُردوں کے تابوت
رکھے جاتے ہیں۔ "سرد غسل" کے معنی کا
کہیں ثبوت نہیں ملا۔ غالباً مولف نے
یہاں اپنے قیاس سے کام لیا کہ سرداب
کے لغوی معنی ٹھنڈا پانی ہیں تو "سردابہ"
کے معنی ٹھنڈا غسل ہو سکتے ہیں۔

سردست:۔ اضافت (Sardast)
درج ہے اور اس کے معنی کلائی سے لے کر
انگلی کے سرے تک ہاتھ بتائے ہیں۔ اس
معنی کا ثبوت کسی مستند فارسی لغت سے
نہیں ملا۔ لغات سعیدی میں اس کے معنی
حقیر، کم رتبہ، فقیر کی لاٹھی مذکور ہیں۔
"برہان قاطع" میں "سردست" تو نہیں البتہ
"سردستی" مرقوم ہے اور اس کے معنی حاضر،
موجود، جو ہاتھ میں ہو اور فقیر کے ہاتھ
کی لاٹھی، مذکور ہیں اردو میں یہ لفظ اضافت
کے ساتھ "سرِ دست" (sar-e-dast)
——— بمعنی فی الحال، فوراً وغیرہ
استعمال ہوتا ہے۔ فرہنگ عمید اور لغات
سعیدی میں بھی یہی معنی درج ہیں مگر مولف
نے باضافت درج ہی نہیں کیا جو صورت
درج کی ہے اس کے معنی محقق نہیں ہیں۔

سرسائی:۔ افراط کے معنی میں مرقوم ہے۔
اردو میں یہ لفظ مساحت یا پیمائش زمین
کی اکائی کے طور پر مستعمل ہے۔ ایک
سرسائی ایک مربع کرم کے برابر ہوتی ہے۔
مگر مولف نے اس معنی میں یہ لفظ شامل
لغت نہیں کیا۔ البتہ فرہنگ آصفیہ میں

اس معنی میں یہ لفظ موجود ہے۔ اردو میں یہ لفظ اس معنی میں خاص طور پر زمیندار اور کاشت کار طبقہ میں عام استعمال ہوتا ہے۔

سُرمنڈل:۔ آلہ موسیقی کے معنی میں دکنی لفظ ظاہر کیا ہے۔ اس میں دکنی کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ یہ لفظ موسیقی سے تعلق رکھنے والے حلقہ میں عام استعمال ہوتا ہے اور اپنی ساخت کے لحاظ سے ہندی ہے۔ اس لیے پلیٹس نے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر کیا ہے۔ یہ بفتح اول مندرج ہے۔ پلیٹس نے بھی اسے بالفتح ہی درج کیا ہے، مگر عام لوگ بالضم بولتے ہیں۔

سروش:۔ بمعنی فرشتہ بالفتح مرقوم ہے۔ صحیح تلفظ بضم اول ہے۔ سبھی کتب لغت میں بالضم ہی مندرج ہے۔

سفّاکی:۔ عربی لفظ کے طور پر درج ہے موجودہ صورت میں یہ عربی فارسی کا مرکب ہے۔ "سفّاک" عربی لفظ ہے جس پر فارسی قاعدہ کے مطابق یائے مصدری کا اضافہ کر کے "سفاکی" وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا فارسی عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔

سِفال:۔ بالکسر مٹی کے برتن کے معنی میں مذکور ہے۔ اس معنی میں بالضم زیادہ مشہور ہے۔ فرہنگ عمید میں بالضم ہی مرقوم ہے۔ البتہ "برہان قاطع" میں بالضم کے علاوہ بالکسر بھی مذکور ہے۔

سَفت:۔ بالفتح (saft) بمعنی مضبوط وغیرہ مندرج ہے۔ اس معنی میں بالضم (Suft) اور بالکسر (Sift) مستعمل ہے۔ فرہنگ عمید میں بالضم بمعنی دوش یا شانہ اور بالکسر بمعنی غلیظ محکم مذکور ہے۔ "برہان قاطع" میں دونوں معنوں میں بالضم اور بالکسر دونوں صورتوں میں مذکور ہے۔ پلیٹس نے بھی بالضم اور بالکسر دونوں درج کیا ہے مگر بالفتح کا کہیں ثبوت نہیں ملا۔

سفوف:۔ بالضم (Sufuf) لکھا ہے۔ اس کا صحیح تلفظ بالفتح (Safuf) ہے اور اس پر سب اہل لغت متفق ہیں۔ عمید اور پلیٹس نے بھی بالفتح لکھا ہے۔ "المنجد" میں بھی بفتح اول مرقوم ہے۔

سقاوا:۔ عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عربی میں اس صورت میں یہ لفظ نہیں ملتا۔ عربی میں "سقایہ" ملتا ہے اور یہ تینوں حرکات کے ساتھ معنی کے تھوڑے تھوڑے فرق سے ہے ——— "سقاوا" اس کی موزوں صورت ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں بطور اردو لفظ مندرج ہے۔ خود مولف نے آگے چل کر "سقایہ" بھی بطور عربی شامل کیا ہے۔

سِلسِل بول:۔ بطور عربی لفظ درج ہے۔ بار بار پیشاب آنے کے مرض کے معنی میں۔ اس معنی میں صحیح ترکیب "سلس البول" ہے۔

عربی "سلس" تین حرکات کے ساتھ تین مختلف معنی میں مستعمل ہے۔ "سلس" بفتح اول و دوم (Salas) کے معنی آسانی اور عدم استمساک بول یعنی پیشاب نہ روک سکنا۔ چونکہ یہاں یہ یہ لفظ پیشاب روک نہ سکنے کے معنی میں درج ہے اس لیے اس معنی میں صحیح لفظ سَلَس البول (Salas-ul-baul) ہونا چاہیے۔ "سلسل بول" کوئی لفظ نہیں ہے اس لفظ یا ترکیب پر "جائزہ" جلد سوم میں بہت تفصیل کے ساتھ بحث ہو چکی ہے۔

سُلکھن :۔ اسے دکنی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ اس میں دکنی کی کوئی تخصیص نہیں ہے یہ ہندی لفظ ہے۔ پلیٹس نے ہندی ظاہر کیا ہے۔

سَلَم :۔ بفتح اول و دوم Salam بمعنی امن و عافیت درج ہے۔ عربی میں اس تلفظ کے ساتھ اس کے معنی تسلیم ہونا، کسی کے اختیار میں آنا، اسیر ہونا اور اسیر کے معنی میں ہے اور یہ بیع کی ایک قسم بھی ہے۔ امن و آشتی کے معنی میں بالکسر (Silm) ہے گویا یہاں صحیح تلفظ بکسر اول و سکون ثانی و ثالث (Silm) ہے۔

سِلِم :۔ بکسر اول و دوم (Silim) بیع کی ایک قسم کے معنی میں درج کیا ہے اس معنی میں صحیح لفظ بفتح اول و دوم (Salam) ہے۔

سلیسی :۔ اسے عربی ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ "سلیس" پر یائے مصدری فارسی بڑھا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اسے عربی فارسی مرکب یا فارسی لفظ کی حیثیت سے درج کرنا چاہیے۔

سیماط :۔ بالکسر (Simat) کے معنی ترتیب، سلسلہ بتاتے ہیں اور بالضم (Samat) کے معنی کھانوں سے بھری ہوئی میز بیان کیے ہیں۔ "بالضم" تو کوئی لفظ ہی نہیں ہے۔ تمام کتب لغت میں بالکسر "سِماط" ہی مذکور ہے۔ پلیٹس نے دونوں معنوں میں بالکسر درج کیا ہے۔ اور بالضم کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

سمائی :۔ اس کے معنی برداشت و تحمل بیان کیے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لفظ گنجائش اور وسعت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ "فرہنگ آصفیہ" میں پہلے اسی معنی کا اندراج ملتا ہے، مگر یہاں یہ معنی نظر انداز کر دیے گئے ہیں۔

سمندر ببوک :۔ یہ لفظ درج تو ہے، مگر اس کے معنی درج نہیں ہیں۔ اس کے لغوی معنی ہیں سمندر جذب کرنے والا۔ مجازاً سمندر پی جانے والا، قلزم آشام کے معنی میں مستعمل ہے۔ علاوہ بریں یہ ایک پودے کا نام بھی ہے۔

سمواد :۔ (Samwad) اس کے معنی یوں مرقوم ہیں "Communication of intelligence in formation, news" ہو سکتا ہے یہ معنی بھی ہوں، مگر عموماً یہ لفظ موسیقی کی اصطلاح کے طور پر "خوش آہنگ سُروں کا ملاپ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں اس کے لیے consonance آتا ہے۔

اسی سے مشتق ایک لفظ "سموادی" بھی ہے۔ "سموادی" اس سُر کو کہتے ہیں جو دوسرے درجہ پر کسی راگ کا مرکزی سُر ہو۔ مگر مولف نے "سموادی" درج ہی نہیں کیا۔

سموسہ:۔ (Samosa) فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی نہیں ہے۔ "فرہنگ آصفیہ" میں اسے اردو اور پلیٹس کے لغت میں اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ فارسی میں یہ "سنوسہ" کی صورت میں ملتا ہے۔ سموسہ اردو کا تصرف ہے۔

سَمُن:۔ بفتح سین وضم میم (Samun) کو "سَمَن" (مکھن) کی جمع بتایا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ عربی میں "سَمن" گھی کے معنی میں آتا ہے اور اس کی کئی جمعیں ہیں۔ Samun کا ثبوت نہیں ملتا۔

سنجاف:۔ فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ صحیح لفظ بلا نون "سجاف" (Sijaf) ہے، جو عربی ہے، مگر فارسی میں بھی مستعمل ہے۔ "بہار عجم" میں نون کے اضافہ سے "سنجاف" کو عامیانہ اور غلط کہا گیا ہے۔ یہی تلفظ اردو میں رائج ہو گیا ہے۔ "فرہنگ آصفیہ" میں "سنجاف" کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے اور بلا نون کو صحیح قرار دیا ہے۔

سوالی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے اور معنی استفسار کرنے والا اور مرثیہ گانے والا بیان کیے ہیں دوسرے معنی کی کسی اور ماخذ سے تصدیق نہیں ہو سکی۔ البتہ پہلے معنی کے علاوہ ایک اور معنی مانگنے والا بھی اردو میں آتا ہے۔ "سوال" پر یائے فاعلی کا اضافہ کر کے بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس صورت اور معنی میں اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

سودائی:۔ عربی کے طور پر درج ہے اگرچہ اس کا ماخذ عربی لفظ "سودا" ہے مگر بصورت و معنی موجودہ یہ عربی نہیں بلکہ فارسی ہے۔

سوگند:۔ قسم کے معنی میں سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ اہل لغت نے اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔

سویدا:۔ اس کے معنی black, blackish درج کیے ہیں۔ لغوی طور پر یہ معنی درست ہوں گے کیونکہ یہ "سوداء" بمعنی سیاہ کی تصغیر ہے لیکن اس کے مشہور معنی دل کا سیاہ نقطہ ہیں۔ اردو اور فارسی میں یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہے۔

سہولت:۔ بالفتح بطور عربی لفظ مرقوم ہے۔ "فرہنگ عمید" اور "المنجد" میں بضم اول مذکور ہے۔ پلیٹس نے بالضم کو معیاری اور بالفتح کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

سہولی:۔ سُستی کے معنی میں عربی ظاہر کیا ہے۔ عربی میں اس صورت میں یہ استعمال نہیں ہوتا۔ یہ "سہول" سے اردو والوں نے یائے فاعلی کے اضافہ سے وضع کر لیا ہے اس لیے بصورت موجودہ اسے اردو لفظ سمجھا جائے گا۔ چنانچہ پلیٹس نے اسے

ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔

سیاحت / سیاحی :۔ ان دونوں کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر کیا ہے۔ "سیاحت" تو عربی ہے، مگر "سیاحی" عربی فارسی مرکب ہے۔

سیاق :۔ بطور عربی لفظ درج کیا ہے اور معنی حساب کتاب بیان کیے ہیں ۔یہی معنی پلیٹس نے بتائے ہیں ۔فرہنگ آصفیہ میں اس کے معنی حساب درج کرنے کے بعد یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ اس کے لغوی معنی روانی اور باز کے پاؤں کی ڈوری ہیں ۔عمید نے اس کے معنی ہانکنا اور "سیاق کلام" کے معنی اسلوب کلام اور طرز جملہ بندی اور "حفظ سیاق" کے معنی حساب کی علامت درج کیے ہیں۔ "المنجد" میں اس کے معنی "قہر" اور "سیاق کلام" کے معنی اسلوب اور مجرائے کلام مرقوم ہیں ۔مفتاح اللغات میں گفتگو کا سلسلہ کسی عبارت کا آگے پیچھے سے لگاؤ، روش و اسلوب کے معنی ہیں۔

سیاقت :۔ اسے بطور عربی لفظ درج کرکے اس کے معنی تصادم، مقابلہ، ترغیب، تحریک وغیرہ بیان کیے ہیں۔ ان معانی کا ثبوت نہیں ملا۔فرہنگ عمید میں اس کے معنی جانوروں کو ہانکنا، ایک روش پر ہانکنا اور حدیث بیان کرنا مذکور ہیں ۔مفتاح اللغات میں اس کے معنی پیچھے سے ہانکنا اور ایک روش پر ہانکنا مرقوم ہیں ۔یہی معانی لغات سعیدی میں مندرج ہیں۔

سیاہا :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور معنی بہی کھاتا بتائے ہیں ۔اس کا صحیح املا "سیاہہ" ہے ۔اس کے معنی ہیں حساب کی دستاویز، بیجک اور آمدنی کے مختصر اندراج کا روزنامچہ ۔ان معانی کی تائید فرہنگ عمید اور لغات سعیدی کے اندراجات سے بھی ہوتی ہے۔

سیئس :۔ فارسی لفظ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ یہ اصلاً عربی لفظ ہے اور اس کا صحیح املا "سائس" ہے ۔فارسی میں بھی اسی صورت میں مستعمل ہے، البتہ اردو میں کسرہ کے اشباع سے "سائیس" بولا اور لکھا جاتا ہے ۔"سیئس" مخفف ہے۔

سینتنا :۔ (Sentna) اس کے معنی put to right اور adjust مرقوم ہیں ۔یہ لفظ اور بھی متعدد معانی میں مستعمل ہے ۔مثلاً سنبھال کر رکھنا، جمع کرنا، علیحدہ کرکے رکھنا، کسی کے پاس رکھنا۔ ان معانی کی تائید پلیٹس کی لغت اور فرہنگ آصفیہ سے بھی ہوتی ہے، مگر مولف نے ان معانی کو نظر انداز کر دیا ہے۔

سینویاں :۔ (Senwiyan) اس کا اندراج دکنی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے ۔اس میں دکنی کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اردو میں یہ عام استعمال ہوتا ہے۔ البتہ اس کا معیاری تلفظ "سِوَیّاں" ——— (Sewayyan) ہے۔

ش

شاخہ :۔ اس کے معنی the pillary, a yoke مرقوم ہیں۔ یہی معنی پلیٹس نے بیان کیے ہیں۔ فارسی کتب لغت میں یہ شاخ کا مبدّل ہے اور اس کے بھی وہی معنی ہیں جو شاخ کے ہیں اگر یہ اردو میں yoke یعنی یوا کے معنی میں استعمال ہوتا بھی ہے تو اسے اردو کا تصرف کہا جائے گا۔

شاعری :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی اور فارسی کا مرکب ہے، جو "شاعر" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے۔ چنانچہ پلیٹس نے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا ہے

شبو :۔ (Shabu) اس کے معنی ان الفاظ میں مرقوم ہیں agate, Jar, saddle cloth ان معنوں میں اس لفظ کا سراغ کسی اور اردو یا فارسی لغت میں نہیں ملا۔ البتہ یہ تشدید یائے موحدہ (Shabbu) جو شب+بو ہے، ایک پھول کے معنی میں مستعمل ہے۔

شجاعت :۔ بضم اول Shuja-at مرقوم ہے۔ صحیح لفظ بفتح اول Shaja-at ہے۔ مولف نے غالباً "شُجاع" پر قیاس کیا، جو بالضم ہے۔

شجرہ :۔ لغوی معنی کے علاوہ یہ لفظ اردو میں اصطلاح مال میں کھیتوں کے نقشہ کو بھی کہتے ہیں۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں یہ معنی مذکور ہیں۔

شَدّا :۔ بطور عربی درج ہے اور اس کے معنی وہ علم بتلائے ہیں جو شہدائے کربلا کی یاد میں محرم میں نکالتے ہیں۔ اس معنی میں یہ عربی نہیں بلکہ اردو ہے۔ قیاس ہے کہ یہ "شہداء" سے ماخوذ ہے۔ اس پر تفصیلی بحث "جائزہ" جلد دوم میں آ چکی ہے۔

شداد :۔ بالکسر (Shidad) سخت اور مضبوط کے معنی میں درج ہے معنی تو کسی حد تک درست ہیں، مگر یہ وضاحت ضروری تھی کہ یہ "شدید"، بمعنی قوی، محکم وغیرہ کی جمع ہے۔

شرابی :۔ مے خوار کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اگرچہ "شراب" عربی ہے۔ مگر عربی میں اس کے معنی پینے کی چیز یا مشروب کے ہیں۔ فارسی اور اردو میں یہ مے کے معنی میں مستعمل ہے "شرابی" مے خوار کے معنی میں آتا ہے۔ معنی کے علاوہ ترکیبی لحاظ سے بھی یہ فارسی ہے جو "شراب" پر یائے فاعلی بڑھا کر بنایا گیا ہے۔

شراکت :۔ عربی کی حیثیت سے درج ہے۔ مگر عربی میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ یہ اردو والوں کا وضع کردہ ہے۔ عربی میں اس معنی میں شرکہ، شرکت ہے۔ پلیٹس نے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں یہ بطور

اردو لفظ مندرج ہے اور یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ یہ لفظ غلط مشہور ہو گیا ہے اور صحیح "شرکت" ہے۔

شرمیلا :۔ فارسی لفظ کے طور پر شامل ہے اس صورت میں فارسی میں یہ لفظ نہیں ملتا فارسی میں اس معنی میں "شرمگیں" استعمال کرتے ہیں۔ اردو والوں نے فارسی "شرم" پر لاحقہ صفت "یلا" بڑھا کر صفت بنا لی ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے ہندی بتایا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں بطور اردو لفظ شامل ہے۔

شریفہ :۔ بطور عربی لفظ درج ہے اور اس کے معنی Custard apple بتائے ہیں۔ اس معنی میں اس کا عربی اور فارسی میں ثبوت نہیں ملتا۔

عربی میں البتہ یہ "شریف" کی تانیث کے طور پر ملتا ہے۔ مگر اس کا سیتا پھل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ دراصل "شری پھل" کا مورّد ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لفظ پر مفصل بحث "جائزہ" جلد دوم میں ہو چکی ہے۔

شطّاح :۔ عربی لفظ کے طور پر موجود ہے۔ اس کی ظاہری صورت اس کے عربی ہونے کی غمّاز ہے۔ مگر عربی میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ عربی میں یہ لفظ تو کیا اس کا مادہ تک موجود نہیں۔ غالباً یہ لفظ فارسی والوں نے عربی طرز پر وضع کر لیا ہے۔ عمید نے اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم و سوم میں تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔

شعبد / شعبدہ :۔ دال مہملہ سے ان کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ عربی میں یہ ذال معجمہ سے شعبذ اور "شعوذہ" کی صورت میں بالفتح استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ فارسی اردو میں دال مہملہ سے بالضم "شُعبدہ" مستعمل ہے۔ فرہنگ عمید، برہان قاطع اور المنجد سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ "جائزہ" جلد سوم میں اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے۔

شغب :۔ شور و غوغا کے معنی میں بطور عربی لفظ شامل ہے۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس پر سب اہل لغت کا اتفاق ہے۔

شفافی :۔ اس کا اندراج بطور عربی لفظ ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی اور عربی کا مرکب ہے۔ یہ عربی "شفاف" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔

شفیعا :۔ ایک خط کا نام بتایا ہے۔ یہ ایک خط کا نام تو ہے مگر اس خط کی خصوصیت کیا ہے، اس کی کوئی صراحت نہیں ہے۔ بقول عمید یہ خط شکستہ کا دوسرا نام ہے اور خط شکستہ کے ماہر خطاط کا نام بھی ہے جس سے موسوم ہو کر یہ خط مشہور ہوا۔

شکفتن :۔ بضم اول و ثانی (Shukuftan) درج کیا ہے۔ اس کا صحیح تلفظ بکسر اول وضم ثانی ہے۔ فرہنگ عمید اور برہان قاطع میں بھی بکسر شین وضم کاف مندرج ہے۔ کاف فارسی سے Shiguftah بھی مستعمل ہے۔ اردو میں گاف ہی سے استعمال ہوتا ہے۔

شکوہ :۔ بالفتح، بالکسر اور بالضم تین صورتوں میں درج ہے۔ فرہنگ عمید اور برہان قاطع میں بالضم درج ہے اور یہی درست ہے۔ فارسی میں مصدر "شکوہیدن" بالکسر بھی ہے لیکن بالکسر "شکوہیدن" کے معنی ڈرنا ہیں، بزرگی ظاہر کرنا اور خوبصورت ہونا کے معنی میں بالضم "شکوہیدن" ہے۔ بہرحال شان وشوکت کے معنی میں بضم اول ہی درست ہے۔

شکیل :۔ خوب صورت کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم اور جلد سوم میں بہت تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔ یہاں مختصر طور پر اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ خوب صورت کے معنی میں یہ لفظ فارسی والوں نے عربی طرز پر "مُشکل" سے وضع کر لیا ہے۔ یہ صرف فارسی اور اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ اردو میں اس کی تانیث "شکیلہ" بھی عربی طرز پر وضع کر لی گئی ہے۔

شگال :۔ بفتح اول اور بکسر اول گیدڑ کے معنی میں درج ہے۔ یہ لفظ تینوں حرکات کے ساتھ مختلف معنوں میں مستعمل ہے۔ بفتح اول گیدڑ کے معنی میں بضم اول کوٹلے اور انگلی کے معنی میں اور بکسر اول زمین کے سوراخ یا بھٹ کے معنی میں۔ فرہنگ عمید اور برہان قاطع سے بھی ان معنوں کی تائید ہوتی ہے۔

شگرف :۔ بکسر اول وفتح ثانی وسکون ثالث ورابع اور بکسر اول وسکون دوم و فتح سوم وسکون چہارم Shigraf اور shigarf دو طرح درج کیا ہے۔ پہلا تلفظ تو درست ہے مگر دوسرا غلط ہے۔ فرہنگ عمید اور برہان قاطع سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

شِلتاق :۔ بالکسر (Shiltaq) فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عمید نے اسے بفتح اول درج کیا ہے اور ترکی لفظ قرار دیا ہے۔ اس کی تائید "بہار عجم" سے بھی ہوتی ہے۔ "بہار عجم" میں بروزن چقماق ترکی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ اس کا اندراج ترکی لفظ کے طور پر شین مفتوح کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔

شلق / شلک :۔ بالفتح (Shalk) عربی لفظ کے طور پر شامل ہے اور معنی آتشیں ہتھیار چلانا اور ضرب لگانا بیان کیے ہیں۔ مولف نے دو مختلف المعنی اور مختلف الماخذ الفاظ کو ایک سمجھ لیا ہے۔ "شلق" عربی لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں کوڑے سے مارنا۔ (المنجد) آتشیں ہتھیار چلانا یا توپوں اور بندوقوں کی باڑھ کے معنی میں یہ

ترکی لفظ ہے جو فارسی میں شِلّق یا شِلِّک بکسر سین و تشدید لام مکسور ـــــ (Shillik) ہے ۔ اس کی تائید فرہنگ عمید اور "بہار عجم" کے اندراجات سے ہوتی ہے ۔ "غیاث اللغات" میں بھی ۔ یہی تلفظ درج ہے اور اسے ترکی لفظ بتایا گیا ہے ۔ اس لفظ پر بحث تفصیل کے ساتھ "جائزہ" جلد دوم میں سوم میں ہو چکی ہے

شمال :۔ بالفتح اور بالکسر درج کیا ہے ۔ "شَمال" بالفتح کے معنی میں شمالی ہوا ہیں اور "شِمال" بالکسر کے معنی بائیں طرف اور جنوب کی ضد ہیں ۔

شمبہ :۔ سنیچر وار کے معنی میں مرقوم ہے ۔ اس معنی میں اس کا صحیح املا "شنبہ" نون کے ساتھ ہے اردو اور فارسی میں یہی املا معیاری اور مروج ہے ۔

شمسہ :۔ بطور عربی لفظ درج ہے اور اس کے معنی یوں درج ہیں

little tassel affixed to a rosary

اس لفظ کے متعلق اہلِ لغت کا اختلاف ہے ۔ کوئی اسے عربی بتاتا ہے اور کوئی فارسی ۔ اختلاف اس کے معنی میں بھی ہے ۔ اس لفظ پر مفصل بحث "جائزہ" جلد دوم و سوم میں ہو چکی ہے ۔ یہ لفظ بصورت موجودہ عربی میں نہیں ملتا ۔ عربی میں "شُمَیسہ" "شمس" کی تصغیر آتی ہے ۔ ہو سکتا ہے فارسی والوں نے شمیسہ کو "شمسہ" کر لیا ہو یا "شمس" سے وضع کر لیا ہو ۔ بہر حال بصورت و معنی موجودہ یہ فارسی لفظ ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج مناسب تھا ۔

شمن :۔ (Shaman) اس کے معنی بُت، بُت پرستی، بُت خانہ اور بُت پرست بیان کیے گئے ہیں ۔ "بُت پرست" کی حد تک تو معنی درست ہیں مگر باقی معانی کا ثبوت فارسی کے کسی لغت میں نہیں ملا ۔

شنید / شنیدن :۔ بالکسر درج کیے ہیں ۔ صحیح بکفتح اول ہیں ۔ پلیٹس نے بھی بالفتح درج کیے ہیں ۔ فرہنگ عمید اور برہان قاطع سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے ۔

شوریت :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ فارسی میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا ۔ یہ اردو والوں نے عربی طرز پر "شور" پر "یت" لاحقہ اسم کیفیت کا اضافہ کر کے بنا لیا ہے ۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔

شوشہ :۔ فارسی لفظ کے طور پر درج ہے اور اس کے معنی ان الفاظ میں بیان کیے ہیں ۔

"an ingot Chips, rubbish, filth a particle, apart a lock of hair left on the top of the head"

پلیٹس نے بھی اس کے یہی معنی بیان کیے ہیں اور اسے عربی "شعشع" سے ماخوذ قرار دیا ہے ۔ "شوشہ" کے جو معنی مولف نے یا پلیٹس نے بیان کیے ہیں ان کا عربی "شعشعہ"

سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اس کا ماخذ "شعشعہ"
ہوتا تو معانی میں کچھ نہ کچھ اشتراک موجود ہوتا
یہ فارسی لفظ ہے اور اس کی مبدل صورتیں
شفشہ (Shafsha) اور شیوشہ ہیں۔
جو ان ہی معانی میں مستعمل ہیں۔ اس کے متعدد
معنوی پہلو ایسے ہیں جن کو مولف نے نظر انداز
کر دیا ہے۔ مثلاً اس کے معنی سونے یا چاندی
کی سلاخ، لمبی اور کوتاہ چیز مثلاً لوح
مزار، محراب مسجد، تختۂ حمام، شہداء کی
قبروں پر بنائے گئے نشان اور پشتہ بلند
کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

شوقین :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر
ہوا ہے۔ یہ عربی "شوق" پر فارسی لاحقہ
نسبت "ین" کے اضافہ سے بنا ہے اس
لیے فارسی ہے۔

شولہ :۔ (Shola) فارسی لفظ کے طور پر
کھچڑی کے معنی میں درج ہے۔ اس لفظ پر
"جائزہ" جلد دوم میں تفصیل کے ساتھ گفتگو
ہو چکی ہے۔ فارسی میں یہ "شُلہ" (Shula)
ہے۔ "شولہ" اردو والوں کا تصرف ہے۔
اس لیے اس صورت میں اسے اردو سمجھنا
چاہیے۔ فرہنگ آصفیہ میں اسے جاہلوں کی
زبان قرار دیا گیا ہے۔

شومڑا / شومڑی :۔ تعجب ہے کہ
ان الفاظ کا اندراج بھی عربی کی حیثیت
سے کیا گیا ہے حالانکہ یہ سبھی کو معلوم ہے
کہ عربی اور فارسی میں رائے ثقیلہ کا وجود
نہیں ہے۔ یہ عربی "شوم" پر ہندی لاحقہ
نسبت یا تصغیر بڑھا کر وضع کر لیا گیا ہے۔
الف کو یائے معروف سے بدل کر اسم مونث
بنا لیا ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ ہندی
لفظ سمجھا جائے گا۔ پلیٹس نے ان کا
اندراج ہندی کے طور پر کیا ہے۔

شومی / شومیت :۔ ان کا اندراج بھی
عربی الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ "شومی"
تو فارسی قاعدہ کے مطابق وضع کیا گیا ہے
اس لیے فارسی لفظ سمجھا جائے گا۔ البتہ
"شومیت" عربی لاحقہ اسم کیفیت سے
بنایا گیا ہے مگر عربی میں اس کے استعمال
کا ثبوت نہیں ملتا۔ علاوہ بریں عربی میں
"شوم" نحوست کے معنی میں ہے اور "شومی"
نجس و نامبارک کے معنی میں۔ مگر فارسی اور
اردو میں "شوم" بطور صفت بمعنی نامبارک
مستعمل ہے۔ لہٰذا ان معنوی اور لفظی تصرفات
کے بعد یہ الفاظ فارسی ہو جاتے ہیں، عربی
نہیں رہتے۔

شہریت :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ
کے طور پر ہوا ہے۔ بصورت موجودہ
یہ فارسی میں مستعمل نہیں ہے۔ یہ اردو
والوں نے عربی طرز پر "یت" کے اضافہ
سے اسم کیفیت بنا لیا ہے۔ لہٰذا اس کا
اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہو گا۔

شہزادی :۔ بطور فارسی لفظ مرقوم ہے۔
"شہزادہ" تو فارسی ہے مگر "شہزادی" اردو
قاعدہ کے مطابق اس کی تانیث ہے۔ اس
لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت
سے ہونا چاہیے تھا۔

شیخی :۔ ڈینگ وغیرہ کے معنی میں عربی لفظ

ظاہر کیا ہے۔ یہ لفظ عربی شیخ سے ماخوذ ہے اور ترکیبی لحاظ سے فارسی ہے مگر ڈینگ کے معنی میں نہ فارسی میں استعمال ہوتا ہے نہ عربی میں۔ یہ معنی صرف اردو میں ہیں۔ اس لیے اس معنی میں اسے اردو لفظ سمجھا جائے گا۔ پلیٹس نے اسے ہندی ظاہر کیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے۔

شیشی :۔ اسے فارسی لفظ بتایا گیا ہے۔ یہ اردو قاعدہ کے مطابق شیشہ پر یائے تصغیر لگا کر اسم مصغر بنایا گیا ہے۔ اس لیے یہ اردو لفظ قرار پائے گا۔ پلیٹس نے اسے ہندی ظاہر کیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں اردو۔

شیعہ :۔ اس کی تشریح حسب ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔ A follower of the sect of Ali a Sectary

یہ تشریح خلاف حقیقت ہے۔ حضرت علیؓ کا کوئی فرقہ نہ تھا اس لیے ان کے فرقہ کا پیرو کار کیسا۔ شیعہ کے معنی فرقہ پرست بھی نہیں ہیں۔ لغوی طور پر شیعہ کے معنی ہیں گروہ۔ اصطلاح میں شیعہ اس گروہ یا فرقہ کو کہتے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی کو ان کا خلیفہ بلا فصل مانتا ہے اور ان سے پہلے حضرات ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ اور عثمانؓ کو جائز خلیفہ نہیں مانتا۔ اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے شخص کو "شیعی" کہتے ہیں۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم و سوم میں مفصل بحث کی گئی ہے۔

شیون :۔ نالہ و زاری کے معنی میں اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا ہے۔ یہ لفظ فارسی ہے۔ اس پر سبھی اہل لغت کا اتفاق ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

ص

صابری/شابری: patience کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ اس کا املا "صابری" ہونا چاہیے تھا۔ یہ غالباً سہو طباعت ہے کیونکہ یہ "ص" کی پٹی میں درج ہے۔ فارسی قاعدہ کے مطابق "صبر" پر یائے مصدری بڑھا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اسے فارسی یا فارسی عربی لفظ کے طور پر درج کرنا چاہیے تھا۔ پلیٹس نے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا ہے۔

صاحبی :۔ اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے بشکل موجودہ یہ عربی فارسی کا مرکب ہے۔ فارسی میں صاحبی ایک کپڑے اور انگور کی ایک قسم کا نام ہے۔ اردو میں یہ صاحب کے اسم کیفیت اور حکومت و اقتدار کے معنی میں مستعمل ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کیا گیا ہے پلیٹس نے اسے فارسی لفظ ظاہر کیا ہے عربی کسی نے نہیں کہا۔

صادقی :۔ اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔موجودہ صورت میں یہ بھی عربی فارسی کا مرکب ہے ۔

صبوری :۔ بصورت موجودہ یہ بھی عربی فارسی کا مرکب ہے مگر مؤلف نے اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے ۔

صحبتی :۔ یہ بھی فارسی عربی کا مرکب ہے مگر مولف نے اسے عربی کی حیثیت سے شامل کیا ہے ۔

صحنک :۔ اسے بھی عربی لفظ ظاہر کیا ہے ۔عربی لفظ "صحن" پر فارسی کا ف تصغیر لگا کر وضع کیا گیا ہے ۔اس لیے یہ لفظ بشکل موجودہ عربی فارسی کا مرکب قرار پاتا ہے۔چنانچہ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر درست نہیں ہے ۔

صرافہ :۔ صرافوں کے بازار یا دکان کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر مرقوم ہے عربی میں صرافہ یا صرافت بہ تخفیف رائے مہملہ ہے اور اس کے معنی ہیں صراف کا پیشہ یا کام ۔مگر اردو میں یہ "صراف" سے صرافوں کے بازار کے معنی رائے مشدّدہ کے ساتھ وضع کیا گیا ہے اس لیے یہ عربی نہیں اردو متصور ہو گا ۔فرہنگ آصفیہ میں یہ اسی حیثیت سے مندرج ہے ۔

صرافی :۔ صراف کے کام یا پیشہ کے معنی میں شامل ہے۔"صرافی" فارسی قاعدہ کے مطابق "صراف" پر یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے ۔اس لیے اسے عربی فارسی کا مرکب سمجھا جائے گا۔پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے ۔فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے ۔

صغیری :۔ اسے بھی عربی ظاہر کیا گیا ہے یہ عربی میں مستعمل نہیں ہے ۔عربی کے "صغیر" پر یائے مصدری کا اضافہ کر کے اسم کیفیت بنالیا ہے ۔اس لیے اسے فارسی یا عربی فارسی کا مرکب سمجھنا چاہیے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے ۔

صفائی :۔ اس کی بھی یہی کیفیت ہے ۔موجودہ صورت میں یہ عربی نہیں ہے فارسی میں بھی اس کا استعمال محتاجِ ثبوت ہے۔البتہ اردو میں عام استعمال ہوتا ہے ۔اس کا ماخذ عربی "صفا" ہے ۔اس پر خواہ مخواہ یائے مصدری کا اضافہ کیا گیا ہے ۔یہ تصرف اردو کا ہے ۔اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے ۔

صلحا :۔ اسے "صالح" کی جمع بتایا گیا ہے۔اردو میں یہی مشہور ہے، مگر یہ "صلیح" کی جمع ہے ۔"صالح" کی جمع سالم "صالحون" اور جمع مکسر "صُلّاح" ہے ۔عمید نے بھی "صلحا" کو "صلیح" کی جمع بتایا ہے ۔"المنجد" سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے ۔

صندوقچہ / صندوقچی :۔ ان دونوں کو عربی الفاظ کے طور پر درج کیا ہے "صندوقچہ" تو عربی فارسی مرکب ہے، جو عربی "صندوق" پر فارسی لاحقہ تصغیر "چہ" کے اضافہ سے بنا ہے ۔اسی "صندوقچہ" کی پھر اردو قاعدہ سے تصغیر "صندوقچی" بنائی گئی ہے ۔

اس لیے "صندوقچہ" کو فارسی اور "صندوقچی" کو اردو سمجھنا چاہیے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے۔

صیادی :۔ اسے بھی عربی ظاہر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب ہے جو عربی "صیاد" پر فارسی یائے مصدری لگا کر بنایا گیا ہے۔

ض

ضلعدار :۔ ضلع کے محکمہ مال کے سربراہ کے معنی میں درج ہے۔ لغوی طور پر تو یہ معنی لیے جا سکتے ہیں، مگر محکمہ مال میں اس نام کا عہدہ نہیں پایا جاتا۔ البتہ محکمہ نہر میں یہ عہدہ موجود ہے۔ ضلعدار نہری پٹواریوں کا نگران ہوتا ہے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں ضلعدار کی یہ تشریح شامل ہے۔

ضمیران :۔ (zamiran) بمعنی ریحان درج ہے۔ اس معنی میں ضومر، ضومران اور ضیمران تو ملتے ہیں۔ ضمیران غالباً ان کی مقلوب صورت ہے۔

ضیغمی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ ع۔ ف۔ فارسی مرکب یا فارسی لفظ ہے جو "ضیغم" بمعنی شیر پر فارسی یائے مصدری بڑھا کر اسم کیفیت وضع کر لیا ہے۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

ط

طاقچہ :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے حالانکہ سبھی کو معلوم ہے کہ عربی میں "چ" کا وجود نہیں ہے۔ "طاق" عربی لفظ ہے۔ اس پر "چہ" لاحقہ جو فارسی زبان سے مخصوص ہے، لگا کر اسم مصغر بنا لیا گیا ہے۔ اس لیے موجودہ صورت میں یہ فارسی ہے۔

طبانچہ / طپانچہ :۔ تھپڑ کے معنی میں مرقوم ہے۔ یہ خالص فارسی لفظ ہے اس لیے اس کا اندراج طائے حطی کے ساتھ غلط ہے۔ صحیح املا تائے قرشت سے "تپانچہ" ہے۔

طبلق :۔ عربی لفظ کے طور پر مندرج ہے۔ اس پر اس سے قبل "تبلق" کے تحت گفتگو ہو چکی ہے۔

طبنچہ :۔ یہ بھی خالص فارسی لفظ ہے جس کا املا طائے مہملہ کے ساتھ غلط ہے۔ صحیح لفظ تائے مثناہ فوقانیہ کے ساتھ "تبنچہ" ہے جو "تفنگچہ" سے ماخوذ ہے۔

طبیبی :۔ طبیب کے پیشے کے معنی میں بطور عربی لفظ مرقوم ہے۔ اس صورت اور معنی میں یہ فارسی ہے، جو عربی "طبیب" پر فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ

کے طور پر شامل کیا ہے۔

طپاں / طپش / طپیدہ :- یہ خالص فارسی الفاظ ہیں۔ اس لیے ان کا اندراج طائے حطی کے ساتھ درست نہیں ہے۔ یہ متعربین کا رائج کیا ہوا املا ہے۔ فارسی کی جدید کتب لغت میں اب یہ املا ترک کر دیا ہے۔

طرّارہ : (tarrarah) تیزی وغیرہ کے معنی میں بطور عربی لفظ مندرج ہے۔ پلیٹس نے اسے عربی "طرارۃ" کی ایک صورت بتایا ہے مگر عربی میں "طرارۃ" کا ثبوت نہیں ملا۔ عربی میں "طرّار" بمعنی عیار و کیسہ بُر ملتا ہے۔ "بہار عجم" میں "طرّار" اور "طرارہ" کا مبدلات یا متبادلات کی حیثیت سے اکٹھا اندراج ہوا ہے بمعنی کیسہ بر و حیلہ گر۔ گمان غالب یہی ہے کہ یہی "طرارہ" اردو میں معنوی تصرف کے ساتھ مستعمل ہے۔ اس لیے بجا طور پر فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے کیا ہے۔

طغیانی :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ عربی میں "طغیان" ہے، جس پر یائے مصدری زائد بڑھا کر اردو میں رائج کر دیا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ عربی نہیں اردو ہے اور اسی حیثیت سے درج ہونا چاہیے تھا۔

طلا :- اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس لفظ پر مفصل بحث "جائزہ" جلد دوم میں ہو چکی ہے۔

طلایہ :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ عربی نہیں ہے۔ عربی میں "طلایع" ہے، جو "طلیعہ" کی جمع ہے۔ "طلایہ" اسی عربی "طلایع" کی بگڑی ہوئی صورت ہے، جو فارسی اور اردو میں رائج ہے۔ چنانچہ فرہنگ عمید میں "طلایہ" فارسی لفظ کے طور پر مرقوم ہے اور اسے طلیعہ یا طلایع کی تحریف قرار دیا گیا ہے۔ پلیٹس نے بھی اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔

طلبا :- اسے "طالب" کی جمع قرار دیا گیا ہے۔ یہ "طالب" کی جمع نہیں بلکہ "طلیب" کی جمع ہے۔ "طالب" کی جمع طلبۃ، طُلّاب، طُلّب، طَلَب کی صورتوں میں آتی ہے۔ مگر اردو کتب لغت میں اس غلط جمع کو تواتر سے نقل کیا گیا ہے اب اردو میں پڑھے لکھے لوگ "طالب" کی صحیح جمع "طلبہ" استعمال کرنے لگے ہیں۔

ظ

ظُلمات :- بسکون لام (zulmat) درج ہے۔ صحیح لفظ بضم اول و دوم (zulumat) ہے، جو "ظلمت" کی جمع ہے۔ پلیٹس نے دونوں تلفظ درج کیے ہیں۔ لام ساکن سے اردو کا تلفظ ہے۔

ظُلمی :- ستم گر کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ عربی میں یہ لفظ اس صورت میں نہیں ملتا۔ یہ اردو والوں نے "ظلم" پر یائے فاعلی بڑھا کر وضع کر لیا ہے۔

اس لیے یہ اردو لفظ تصور کیا جائے گا۔ چنانچہ "فرہنگ آصفیہ" میں اسے اردو لفظ ہی کی حیثیت سے درج کیا گیا ہے۔

ظلوم:۔ (zalum) ظالم کے معنی میں مرقوم ہے۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس لیے اس کے معنی بہت ظالم یا نہایت ظالم ہیں۔

ظنون:۔ بالضم (zunun) کے معنی گمان کرنے والا بتا کر اسے "ظن" کی جمع بتایا گیا ہے۔ یہاں مولف نے دو مختلف الحرکات الفاظ کو گڈ مڈ کر دیا ہے۔ "ظنون" بالضم تو جمع ہے "ظن" کی مگر "ظنون" بالفتح (zanun) مبالغہ کا صیغہ ہے اور اس کے معنی ہیں سُست رائے، وہ شخص جس پر اعتماد نہ کیا جا سکے۔

ع

عاجزی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ عربی میں اس معنی میں "عجز" استعمال ہوتا ہے۔ یہ فارسی قاعدہ کے مطابق "عاجز" پر یائے مصدری کا اضافہ کر کے اسم کیفیت بنایا گیا ہے اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

عاشقان / عاشقانہ / عاشقی:۔ ان کا اندراج عربی کی حیثیت سے ہوا ہے۔ یہ تینوں الفاظ فارسی قواعد کے مطابق اور فارسی لواحق کی مدد سے جمع، صفت اور اسم کیفیت بنائے گئے ہیں۔ اس لیے ان کا اندراج فارسی کے طور پر ہونا چاہیے۔

عاقلی:۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ بھی موجودہ صورت میں فارسی ہے، جو "عاقل" پر یائے مصدری لگا کر فارسی قاعدہ سے اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا عربی فارسی کے مرکب لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

عالمیان:۔ بطور فارسی لفظ شامل ہے۔ یہ "عالمی" پر فارسی "ان" کے اضافہ سے جمع بنائی گئی ہے، اس لیے بصورت موجودہ یہ فارسی ہے اور اس کا اندراج اسی حیثیت سے ہوگا۔

عامل:۔ اردو میں اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو جھاڑ پھونک یا تعویذ وغیرہ سے بیماریوں اور بھوت پریت کا علاج کرتا ہو۔ "فرہنگ آصفیہ" اور پلیٹس کے لغت میں بھی یہ معنی مذکور ہیں، مگر مولف نے یہاں یہ معنی نظر انداز کر دیے ہیں۔

عُبید:۔ (Ubaid) اس کے معنی غلام، خادم، عقیدت مند مذکور ہیں۔ یہ عربی "عبد" کی تصغیر بالتحقیر ہے۔ اردو میں "غلمچہ" اس کا متبادل ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔ کسی لغت میں نظر سے نہیں گزرا۔

عرابہ:۔ گاڑی کے معنی میں عربی لفظ کے

کے طور پر شامل ہے ۔ اس سے پہلے "رابہ" کے تحت اس پر گفتگو ہو چکی ہے اور "جائزہ" جلد سوم میں اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے ۔

عرفا : ۔ اسے "عارف" کی جمع بتایا گیا ہے یہ غلط فہمی عام ہے ۔ یہ عریف کی جمع ہے ۔ عربی میں "عارف" کی جمع مکسر نہیں ملتی ۔ جمع سالم حسب قاعدہ عارفون اور عارفین استعمال ہوتی ہے ۔

عروسانہ / عروسی : ۔ بطور عربی الفاظ درج کیا گیا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ فارسی الفاظ ہیں جو "عروس" پر "انہ" لاحقہ نسبت اور "ی" لاحقہ اسم کیفیت بڑھا کر وضع کیے گئے ہیں ۔ پلیٹس نے ان کا اندراج فارسی الفاظ کے طور پر کیا ہے ۔

عریانی : ۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے ۔ بشکل موجودہ یہ فارسی عربی کا مرکب ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی کے طور پر ہونا چاہیے ۔

عزیزی : ۔ اسے عربی لفظ ظاہر کیا گیا ہے بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے ۔ عربی "عزیز" پہ بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے ۔ اردو میں اس کا استعمال "میرے عزیز" کے معنی میں ہوتا ہے ۔ اس صورت میں یہ مرکب اضافی ہوگا ۔

عشرات : ۔ اسے "عشر" کی جمع بتایا ہے ۔ یہ "عشرہ" کی جمع ہے ۔

عشورہ : ۔ محرم کی دسویں تاریخ کے معنی میں درج ہے ۔ اس معنی میں صحیح لفظ "عشوریٰ" ہے جس کے لیے اردو میں عاشور اور عاشورہ راسخ ہے ۔

عصر : ۔ سہ پہر کی نماز کے معنی میں بسکون صاد اور بفتح عین وصاد دو طرح لکھا ہے بسکون صاد ہی درست ہے ۔

عصفر : ۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا ہے اور اس کے معنی "زعفران" بتائے ہیں ۔ یہ معنی درست نہیں ہیں ۔ "عُصفر" کسم کے پھول کو کہتے ہیں، جس سے زرد رنگ نکلتا ہے ۔ عربی کتب لغت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے "مفتاح اللغات" میں اس کا معنی کسم مندرج ہے ۔ "المنجد" میں اس کے معنی زرد رنگ کا اور "قرطم" بیان ہوئے ہیں "قرطم" بھی "کُسم" ہی کو کہتے ہیں ۔ "کسم" ایک پودے کا نام ہے ۔

عضو : ۔ اس کے تین تلفظ درج کیے ہیں یعنی

(۱) بکسر اول و سکون ثانی و ثالث (izv)

(۲) بفتح اول و سکون دوم و سوم (azv)

(۳) بفتح اول و ضم دوم (azo)

ان میں سے پہلا تلفظ تو درست ہے، مگر باقی دو غلط ہیں ۔ عربی میں یہ دو طرح آتا ہے یعنی بکسر اول و سکون دوم و سوم (izv) اور بضم اول و سکون ثانی و ثالث (uzv) اردو اور فارسی میں زیادہ تر بالضم (uzv) مستعمل ہے ۔ بالفتح کا کہیں ثبوت نہیں ملا ۔ حوالہ کے لیے دیکھیے "المنجد" "فرہنگ عمید"، "لغات سعیدی" اور

"مفتاح اللغات":

عطش :- پیاس کے معنی میں بسکون طائے مہملہ (atsh) اور پیاسا کے معنی میں بکسر طا (atish) مرقوم ہے ۔ پیاس کے معنی میں صحیح بفتح اول و دوم (atash) ہے پیاسا کے معنی میں البتہ صحیح لفظ درج کیا ہے ۔ اس معنی میں بکسر طا کے علاوہ بضم طا (atush) بھی آتا ہے ۔

عقرقرحا :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے مگر پلیٹس نے اسے ہندی لفظ ظاہر کیا ہے ۔ عربی میں یہ "عاقرقرحا" کی صورت میں ملتا ہے بقول عمید یہ "اکرکرہ" کا معرب ہے ، جو ہندی ہے ۔ اکثر کتب لغت میں "عاقرقرحا"، ہی مذکور ہے ۔ "عقرقرحا" کو اس کا مخفف سمجھنا چاہیے ۔ فارسی میں اس کو "اکرکرہ" اور "اکرا"، بھی کہتے ہیں ۔

عقوبت :- بالفتح (akubat) مندرج ہے ۔ صحیح بالضم (ukubat) ہے ۔

علقت :- بالفتح (alakat) کے معنی (Suspension) بتائے ہیں ۔ اس معنی میں ان حرکات کے ساتھ اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا ۔ "عَلَقَہ" (alaka) عربی میں جونک کے معنی میں مستعمل ہے ۔ تعلق اور وابستگی کے معنی میں بالضم "عُلقہ" (Ulka) ہے ۔ فرہنگ عمید، "المنجد" سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے ۔ غالباً مولف نے غلط اعراب درج کر دیے ہیں"

عُلما :- اسے "عالم" کی جمع بتایا ہے ۔ اردو کی اکثر کتب لغت میں بھی یہی اندراج ہے ۔ "عُلما"، جمع ہے عالم اور "علیم" کی جس کے معنی ہیں متصف بالعلم ۔

عُلوفہ :- بالضم (vlufa) روزینہ اور تنخواہ کے معنی میں مرقوم ہے ۔ یہاں مولف سے تسامح ہوا ہے ۔ "عُلوفہ" بالضم "علف" کی جمع ہے اور بالفتح "عَلوفہ" (alufa) اس خوراک یا راتب کو کہتے ہیں جو چوپایوں کو باندھ کر کھلایا جاتا ہے ۔ روزینہ اور تنخواہ کے معنی میں یہ مجاز ہے ۔ بہرحال اس میں صحیح بفتح اول ہے ۔

عماری :- بہ تخفیف میم (amari) ہودج کے معنی میں بطور عربی لفظ درج ہے ۔ یہ لفظ بہ تخفیف و بہ تشدید میم دونوں طرح مستعمل ہے ۔ ترکیب کے لحاظ سے تو یہ عربی ہے کہ "عمار" کی طرف منسوب ہے ۔ مگر یہ معنی عربی میں مستعمل نہیں ہے ۔ ہودج اور کجاوہ کے معنی میں یہ صرف فارسی اور اردو میں مستعمل ہے ۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے اور لغات سعیدی میں اسے عربی فارسی ظاہر کیا گیا ہے ۔

عنسل :- یہ دونوں طرح یعنی بضم ثالث (Unsul) اور بالفتح ثالث (unsal) مندرج ہے ۔ اس کا صحیح تلفظ صاد مہملہ کے ساتھ بضم اول و ثالث "عُنصُل" (Unsul) ہے بسین مہملہ سے "عنسل" عربی کی کسی لغت میں نہیں ملا ۔ فرہنگ عمید"

مفتاح اللغات اور المنجد میں "عنصل" ہی مرقوم ہے۔ عربی میں اس کا دوسرا نام "بصل الفار" ہے۔

عوائب:۔ اسے "عائبہ" کی جمع بتایا ہے مگر عربی کتب لغت میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ مؤلف کو التباس ہوگیا ہے پلیٹس نے اسے عیب کی جمع کے طور پر درج کیا ہے لیکن عیب کی جمع عیوب آتی ہے۔

عیّاری:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے یہ فارسی یا عربی فارسی کا مرکب ہے۔ عربی "عیّار" پر فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔ چالاکی کے معنی میں یہ فارسی اور اردو میں مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

عیّاشی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے، ساخت اور معنی کے لحاظ سے یہ عربی فارسی کا مرکب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

عیبی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ یہ اردو والوں نے عربی عیب پر یائے فاعلی کا اضافہ کرکے بنالیا ہے۔ اس لیے بصورت موجودہ یہ اردو سمجھا جائے گا اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہوگا۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے مگر فارسی میں اس کے استعمال کا ثبوت نہیں ملا۔

عیدی:۔ اسے عربی ظاہر کیا گیا ہے۔ عید کے انعام کے معنی میں عیدی فارسی والوں کی اختراع ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔

عینک:۔ عربی لفظ کے طور پر مرقوم ہے۔ یہ عربی "عین" بمعنی چشم اور "ک" نسبتی سے مل کر بنا ہے۔ اس لیے یہ عربی اور فارسی کا مرکب سمجھا جائے گا۔ فرہنگ عمید میں اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ "بہار عجم" میں بھی فارسی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ پلیٹس نے بھی اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں عربی فارسی مرکب کے طور پر شامل ہے بہر حال عربی لفظ کے طور پر اس کا اندراج درست نہیں ہے۔

غ

غاریقون:۔ اسے یونانی لفظ کے طور پر شامل لغت کیا ہے۔ اگرچہ اصلاً یہ یونانی ہے مگر بصورت موجودہ یونانی agarikon کا معرب ہے اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔ "نفس اللغہ" کے مطابق "غاریقن" صحیح تر ہے۔

غافلی:۔ اسے عربی لفظ کے طور پر شامل

کیا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی
کا مرکب ہے ۔ فارسی اور اردو میں اس
کی جگہ "غفلت" استعمال ہوتا ہے "غافلی"
کا استعمال شاذ یا متروک ہے ۔

غالی :۔ اس کے معنی قیمتی بتائے ہیں ۔ یہ معنی
درست ہیں مگر فارسی اور اردو میں یہ لفظ
حد سے گزرنے والے اور حضرت علیؓ کو
خدا ماننے والے ایک فرقہ کے معنی میں مستعمل
ہے ۔ چنانچہ فرہنگ عمید میں اس کے ایک
معنی "از حد در گذرندہ ...." اور
"بہار عجم" میں گروہی ست کہ حضرت
ولایت پناہ را باعتقاد خود خدا میدانند
لغات سعیدی میں بھی یہ سبھی معنی مذکور ہیں ۔

غاور :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر
کر کے اس کے معنی powerful,
considerate لکھے ہیں ۔ عربی میں اس
لفظ کا ثبوت نہیں ملا ۔ پلیٹس نے یہ
لفظ شامل کیا ہے اور اسے "غائر" کا مبدل
قرار دیا ہے ۔ اگر پلیٹس کی رائے درست
ہے تو عربی میں اس کے معنی تہ میں اُتر جانے
والا پانی ہیں ۔ اردو میں یہ گہرا کے معنی
میں مستعمل ہے ۔

غائبانہ :۔ اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے
بشکل موجودہ یہ عربی فارسی مرکب ہے
جو عربی "غائب" پر فارسی "انہ" کے اضافہ
سے بنا ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی
یا عربی فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا
پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے ۔

غپ :۔ حیرت ہے کہ اسے عربی بتایا ہے ،
حالانکہ عربی میں "پ" کا وجود ہی نہیں ۔
پلیٹس نے اسے ہندی ظاہر کیا ہے اور
فرہنگ آصفیہ میں اردو لفظ کے طور پر
مرقوم ہے ۔ دراصل یہ فارسی لفظ "گپ"
ہے ۔ اردو میں بھی "گپ" ہی مستعمل ہے ۔
اردو میں بعض لوگ غلط طور پر "غپ"
استعمال کرتے ہیں ۔

غدیر :۔ بطور عربی لفظ درج ہے اور اس
کے معنی فریبی اور شیعوں کا ایک فرقہ
بتائے ہیں ۔ مولف نے دو مختلف الحرکات
اور مختلف المعانی الفاظ کو ایک سمجھ کر
خلط مبحث کر دیا ہے ۔ فریبی کے معنی
میں "غِدّیر" (ghiddair) ہے، جو مبالغہ
کا صیغہ ہے ۔ "غدیر" بہ تخفیف
(ghadir) کے معنی ہیں تالاب ، جوہڑ
وغیرہ ۔ شیعوں کے تہوار کے معنی میں
"عید غدیر" یا "عید غدیر خم" استعمال ہوتے
ہیں ۔ مولف نے سہواً دو مختلف لفظوں
کو ایک سمجھ کر ایک کے تحت تمام معانی
درج کر دیے ۔

غُرّاز :۔ (ghurraz) چڑچڑے اور
بہادر کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر
مرقوم ہے ۔ عربی میں اس معنی میں اس کا
ثبوت نہیں ملتا ۔ عربی کے "غرز" مادہ سے
متعدد الفاظ بنتے ہیں ، مگر ان کا اس سے
کوئی معنوی تعلق نہیں ہے ۔ البتہ فارسی
میں بہ تخفیف رائے مہملہ "گراز" ہے ،
جس کے معنی ہیں جنگلی سوٗر اور یہ لفظ
کنایۃً بہادر ، دلیر اور ظالم کے معنی میں

بھی استعمال ہوتا ہے - اغلب ہے کہ یہی لفظ اردو میں غین معجمہ سے "غزاز" استعمال ہوا ہو - اردو اور فارسی میں غین منقوطہ اور گاف کا تبادل عام ہے۔ اس لفظ پر زیادہ تفصیل سے بحث "جائزہ" جلد سوم میں ہو چکی ہے -

غزّازی :- یہ بھی بطور عربی درج ہے یہ مندرجہ بالا "غزاز" ہی کا اسم کیفیت ہے، جو یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے -

غزازیل :- شیطان کے معنی میں مرقوم ہے - اس معنی میں صحیح لفظ عزازیل (azazil) ہے - "غزازیل" اس کی تصحیف ہے، جو غلط ہے -

غرزنگ :- فارسی کے طور پر چھلانگ کے معنی میں مرقوم ہے - پلیٹس نے بھی یہی لکھا ہے - مگر فارسی کے کسی لغت میں یہ لفظ غرزنگ یا گرزنگ کی صورت میں نہیں ملا - معلوم نہیں مولف نے کہاں سے اخذ کیا ہے - پلیٹس نے غالباً مولف سے نقل کیا ہے -

غرور :- اسے عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے اور اس کے معنی تکبّر بتائے ہیں - یہ ہے تو عربی - مگر عربی میں اس کے معنی ہیں فریب اور بیہودہ چیز کی طمع کرنا - البتہ فارسی اور اردو میں یہ تکبّر و نخوت کے معنی میں مستعمل ہے اس لیے اسے عربی لکھنے کا جواز اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے، جب اس کے اصلی معنی بیان کرنے کے بعد یہ واضح کیا جائے کہ تکبّر کے معنی میں فارسی اور اردو میں مستعمل ہے -

غَرّہ :- متکبّر اور گمراہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر مرقوم ہے - عربی میں یہ لفظ اس معنی میں نہیں ملتا - عربی میں بالکسر "غِرّہ" بمعنی غفلت و بے خبری اور بالضم "غُرّہ" بمعنی گھوڑے کے ماتھے کی سفیدی، اوّلِ ماہ، پسندیدہ چیز اور بزرگ قوم ملتا ہے - البتہ لغات سعیدی میں ہے کہ فارسی میں غرور اور گھمنڈ کے معنی میں ملتا ہے - "بہار عجم" میں فردوسی کا ایک شعر منقول ہے، جس میں یہ "متکبّر" کے معنی میں استعمال ہوا ہے - بہر حال اس معنی میں یہ فارسی لفظ ہے -

غریبانہ :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے - یہ "غریب" پر "انہ" کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے - اس لیے بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ متصور ہوگا اور اسی حیثیت سے درج کیا جائے گا -

غریبی :- اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے - یہ بھی اپنی موجودہ صورت میں عربی فارسی مرکب ہے، جو "غریب" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر وضع کیا گیا ہے -

غریزہ :- اس کا اندراج عربی فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور اس کے معنی nature, meekness, gentleness مرقوم ہیں - یہ عربی لفظ ہے، جو عربی میں

"عزیزہ" کی صورت میں بمعنی طبیعت و سرشت استعمال ہوتا ہے باقی معنی مجازی ہو سکتے ہیں۔

غریں:۔ جنگل کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ غین معجمہ سے "غرین" کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ دراصل عین مہملہ سے (arin) ہے، جو عربی لفظ ہے۔ کسی کاتب نے سہواً عین پر نقطہ لگا دیا اور دوسروں نے سوچے سمجھے بغیر نقل کر کے آگے بڑھا دیا۔ تفصیل کے لیے جائزہ جلد سوم ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

غزالہ:۔ بالفتح (ghazala) اور بالکسر (ghizala) دونوں طرح درج کیا ہے۔ صحیح بالفتح ہے۔ پلیٹس نے بالفتح کو معیاری اور بالکسر کو عامیانہ قرار دیا ہے۔ فرہنگ آصفیہ، فرہنگ عمید اور المنجد میں بھی بالفتح اول ہی مرقوم ہے۔ بول چال میں بھی بالفتح مستعمل ہے۔

غسالہ:۔ بالفتح (ghasala) دھوون کے معنی میں درج کیا ہے۔ اس معنی میں صحیح لفظ بالضم (ghusala) ہے۔ پلیٹس کے لغت کے علاوہ فرہنگ عمید اور المنجد میں بھی بالضم ہی ہے۔

غلامی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت و معنی موجودہ یہ عربی نہیں بلکہ عربی فارسی یا پھر فارسی لفظ قرار پائے گا۔ عربی میں "غلام" لڑکے یا پسر کے معنی میں مستعمل ہے۔ مگر فارسی اور اردو میں بندہ اور بردہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی کی مناسبت سے فارسی اور اردو میں اس کا اسم کیفیت یائے مصدری کے اضافہ سے "غلامی"، "بندگی" کے معنی میں بنا لیا گیا ہے۔

غلطہ:۔ (ghalta) عربی لفظ کے طور پر "چرمی" غلاف کے معنی میں مرقوم ہے۔ صرف لغات سعیدی میں یہ لفظ اس معنی میں بطور عربی لفظ شامل ہے، مگر دوسری عربی کتب لغت مثلاً مفتاح اللغات اور "المنجد" میں اس معنی میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ فارسی کتب لغت مثل فرہنگ عمید، برہان قاطع اور بہار عجم میں بھی یہ لفظ شامل نہیں ہے۔ پلیٹس نے اسے شامل کیا ہے اور "غلطاں" کا مبدل قرار دیتے ہوئے بطور فارسی لفظ درج کیا ہے۔ لیکن اس کا صحیح املا تائے قرشت سے "غلتہ" ہونا چاہیے۔ متعربین کے تصرفات بیجا کے باعث غلتیدن مصدر اور اس کے تمام مشتقات طائے حطی سے لکھے جاتے رہے ہیں۔ گویا غلطہ، دراصل "غلتہ" ہے۔

غلیل:۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ اردو والوں کا ساختہ ہے جو غالباً فارسی غلولہ یا گلولہ کے مورد "غلہ" سے بنایا گیا ہے۔ فارسی میں اسے "غلولہ کمان" کہتے ہیں۔ اس کی تصدیق "بہار عجم" کے اندراج سے بھی ہوتی ہے۔ "بہار عجم" میں "غلولہ کمان" کی تشریح میں مرقوم ہے۔ "کمانیکہ بہند غلیل گویند" اس لیے

غلیل کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے ۔ فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو ہی ظاہر کیا گیا ہے ۔

غلیلا / غلیلہ :- اسے بھی فارسی ظاہر کیا گیا ہے ۔ یہ فارسی نہیں بلکہ فارسی غلولہ ر گلولہ کا موّرد ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے ۔ فرہنگ آصفیہ میں بطور اردو لفظ ہی مرقوم ہے ۔

غلیلچی :- بطور فارسی درج ہے ۔ یہ بھی اردو لفظ ہے جو "غلیل" پر "چی" بڑھا کر بنا لیا گیا ہے ۔

غمّازی :- اسے بھی فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے ۔ یہ عربی "غمّاز" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج عربی نہیں بلکہ فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔

غنڈہ :- اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور اس کے معنی fop, ridiculous بیان کیے گئے ہیں ۔ اسے فارسی قرار دینا تو مضحکہ خیز ہے، کیونکہ فارسی میں "ڈ" کا وجود ہی نہیں ہے ۔ ٹیکسپیئر نے اس کا ماخذ "غندہ" اور پلیٹس نے "گندہ" بتایا ہے مگر دونوں کا "غنڈا" سے دُور کا بھی معنوی تعلق نہیں ہے ۔ یہ خالص اردو لفظ ہے اور اس کا صحیح املا "گنڈا" ہے ۔ فرہنگ آصفیہ میں "غنڈا" کے تحت یہ وضاحت موجود ہے کہ زیادہ "گنڈا" بولا جاتا ہے ۔ مؤلف نے اس کے جو معنی بتلائے ہیں وہ بھی درست نہیں ہیں ۔ اردو میں غنڈا یا گنڈا، بدمعاش، دراز دست، دھونس اور دھاندلی سے کام لینے والے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ انگریزی میں یہ مفہوم hooligan, rogue اور wicked جیسے الفاظ سے ادا کیا جا سکتا ہے ۔ اس لفظ کے متعلق ایک طویل بحث "جائزہ" جلد سوم میں گذر چکی ہے ۔

غنیم :- اس کا اندراج دشمن کے معنی میں بطور عربی لفظ ہوا ہے ۔ عربی میں "غنیم" اور "غنیمہ" متبادل الفاظ ہیں اور لُوٹ کے مال کے معنی میں مستعمل ہیں ۔ دشمن کے معنی میں یہ صرف اردو میں استعمال ہوتا ہے اس لیے یا تو اسے اردو لفظ کے طور پر درج کیا جائے ۔ اگر عربی لفظ کے طور پر درج کیا جائے تو پہلے اس کے اصلی معنی بیان کیے جائیں اور پھر اردو میں رائج معنی صراحت کے ساتھ بتائے جائیں ۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم اور جلد سوم میں بھی بحث ہو چکی ہے ۔

غوّاصی :- اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی کا مرکب لفظ ہے، جو عربی "غوّاص" پر یائے مصدری فارسی لگا کر بنایا گیا ہے ۔

غول :- گروہ اور ازدحام کے معنی میں بطور فارسی لفظ شامل ہے ۔ فرہنگ عمید، برہان قاطع اور بہار عجم میں اس معنی میں

یہ لفظ نہیں ملا۔ البتہ لغات سعیدی میں ترکی لفظ کی حیثیت سے درج ہے اور اس کے معنی "وہ فوج جس میں ان کا سردار موجود ہو" بتلائے ہیں۔ "لغات سعیدی" کا اندراج قرین قیاس ہے۔ اردو میں یہ لفظ گروہ کے معنی میں مستعمل ہے۔ "فوج" اور گروہ میں جو مماثلت ہے ظاہر ہے۔

غولہ دنگ / غولدنگ :۔ شریر، موٹا اور مضبوط کے معنی میں فارسی لفظ بتایا ہے۔ فارسی کے کسی مستند لغت میں یہ لفظ نہیں ملا۔ "غولہ" البتہ سبھی فارسی کتب لغت میں مندرج ہے، لیکن اس کے معنی بیوقوف یا احمق ہیں۔ مولف کے بیان کردہ معنی کا ثبوت کسی مستند ذریعہ سے نہیں ملا۔

غیاص :۔ غوطہ لگانے والے اور غور کرنے والے کے معنی میں بطور عربی لفظ شامل ہے عربی میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا۔ عربی میں غوطہ خور کے معنی میں "غوآص" ملتا ہے۔ "غوآص" کے کام یا پیشہ کے معنی میں "غیاصت" ملتا ہے۔ غیاص اور غیاصہ عربی میں غوطہ لگانا اور حملہ کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ شاید اسی سے مولف کو مغالطہ ہوا ہو۔

غیبانہ :۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں بلکہ عربی فارسی کا مرکب ہے، جو عربی "غیب" پر فارسی "انہ" کے اضافہ سے بنا ہے۔ لیکن اس کی جگہ غائبانہ استعمال ہوتا ہے۔

غیوری :۔ یہ بھی عربی اور فارسی کا مرکب ہے، جو عربی کے "غیور" پر فارسی یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا عربی لفظ کے طور پر اندراج درست نہیں ہے۔

ف

فاشرا :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ عربی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔ اس کی تائید فرہنگ عمید اور برہان قاطع سے بھی ہوتی ہے۔ ان میں اسے سریانی لفظ قرار دیا گیا ہے، بقول عمید اس کا عربی مترادف "کرمۃ البیضا، حالق الشعر، عنب الحیہ" مذکور ہیں۔ ان شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ "فاشرا" عربی میں نہیں ہے۔ یہ سریانی لفظ ہے، جو فارسی میں مستعمل ہے۔

فتوت :۔ یہ تخفیف واو (fatuwa·t) درج ہے۔ اس کا صحیح تلفظ بہ فتح واو مشدد (fatuwwat) ہے۔

فتوحی :۔ بے آستین صدری کے معنی میں بطور عربی لفظ درج ہے۔ اپنی شکل و صورت سے تو یہ عربی لفظ ہی معلوم ہوتا ہے، مگر عربی میں اس معنی میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔ مگر فارسی کتب لغت میں بھی اس کا اندراج شاذ ہے۔ غیاث اللغات، موید الفضلا، فرہنگ عمید، برہان قاطع، بہار عجم فارسی

کی مشہور کتب لغت ہیں، مگر ان میں یہ لفظ شامل نہیں ہے۔ البتہ لغات سعیدیؒ میں جدید فارسی کے طور پر موجود ہے۔ ممکن ہے یہ لفظ اس لغت میں اردو سے شامل ہوگیا ہو۔ اردو اور پنجابی میں یہ لفظ عام ہے اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

فتوریا:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے حالانکہ اس لفظ کی ساخت ہی اسے اردو ظاہر کر رہی ہے۔ بیشک یہ "فتور" سے بنا ہے، جو عربی ہے مگر اردو قاعدہ کے مطابق "یا" لاحقہ صفت لگا کر وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے بصورت موجودہ اسے اردو سمجھا جائے گا اور اسی حیثیت سے اسے درج کرنا چاہیئے چنانچہ فرہنگ آصفیہ میں یہ اردو لفظ کی حیثیت سے شامل ہے۔ پلیٹس نے اسے ہندی ظاہر کیا ہے کیونکہ پلیٹس ہر اردو لفظ کو ہندی کہتا ہے۔

فجر:۔ بفتح جیم (fajar) اور بسکون جیم (fajr) دونوں لکھا ہے۔ صحیح تلفظ بفتح اول وسکون ثانی وثالث ہے۔ پلیٹس نے جیم مفتوح کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

فحاشی / فحش:۔ ان کا اندراج عربی کے متبادل الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ "فحاشی" تو عربی فارسی مرکب ہے، جو "فحاش" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری لگا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ "فحش" خالص عربی ہے، مگر اس کے معنی ہیں قبیح، برا۔ گویا "فحش" بطور صفت بھی مستعمل ہے۔ اس لیے صرفی اور معنوی کسی بھی لحاظ سے فحاشی اور فحش ایک دوسرے کا بدل نہیں ہو سکتے۔ ان کو الگ الگ ان کی صرفی حیثیت اور معنویت کے مطابق درج کرنا چاہیے تھا۔ موجودہ اندراج مغالطہ انگیز ہے۔

فدوی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے مگر فارسی اور عربی کے کسی مستند لغات میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم وجلد سوم میں بحث ہو چکی ہے۔ یہ اردو والوں نے عربی "فدا" پر "وی" لاحقہ نسبت بڑھا کر بنا لیا ہے۔ اسے اردو سمجھنا چاہیے۔

فدویت:۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ بھی صرف اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ بنایا عربی طرز پر ہے۔

فرادہ۔ فرادیٰ:۔ (furada) فرد کی جمع کے طور پر متبادل الفاظ کی حیثیت سے مندرج ہے۔ ان میں سے "فرادیٰ" تو صحیح ہے، مگر "فرادہ" کوئی لفظ نہیں ہے عربی میں "فرد" متعدد معنوں میں مستعمل ہے اور ہر معنی میں اس کی جمع مختلف آتی ہے۔ "جائزہ" جلد سوم میں اس پر بحث ہو چکی ہے۔

فراغ:۔ بالکسر (firagh) بمعنی فرصت مرقوم ہے۔ اس معنی میں "فراغ" بالفتح

(faragh) ہے۔ بالکسر (firagh) کے معنی ہیں ڈول کا کشادہ حصہ، بڑا پیالہ، تیز رفتار جانور۔ ان معنوں سے یہاں کوئی سروکار نہیں ہے۔

فراغت :۔ فرصت اور آسودگی کے معنی میں بطور عربی لفظ درج ہے۔ "فرہنگ عمید" کے اندراج کے مطابق عربی میں اس کے معنی ہیں بے چینی، اضطراب اور فارسی میں آسودگی اور آسائش کے معنی میں مستعمل ہے۔ "مفتاح اللغات" میں بھی "فراغت" کے معنی "بے صبری، بے چینی اضطراب، قلق" مذکور ہیں۔ اردو میں یہ لفظ جس معنی میں مستعمل ہے، وہ فارسی سے ماخوذ ہے۔ اس لیے اس معنی میں اسے فارسی لفظ سمجھنا چاہیے۔ اردو اور فارسی والوں نے غالباً "فراغ" پر قیاس کرکے اس سے یہ معنی منسلک کردیے ہیں۔

فراواں :۔ بالکسر (firawan) مندرج ہے۔ صحیح لفظ بالفتح (farawan) فرہنگ عمید اور برہان قاطع میں بھی بفتح اول درج ہے۔ پلیٹس نے بالکسر کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

فرحان :۔ بالضم (furhan) بطور عربی لفظ بمعنی خوش درج ہے۔ صحیح تلفظ بفتح اول (farhan) ہے۔ المنجد اور مفتاح اللغات میں بھی بالفتح درج ہے۔ اردو میں بھی بفتح اول ہی مستعمل ہے۔

فردی :۔ (fardi) فہرست وغیرہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عربی میں "فرد" ہے۔ اردو والوں نے یائے معروف بلا وجہ بڑھادی ہے۔ لیکن اب اردو میں بھی "فرد" ہی استعمال کرتے ہیں۔ "فردی" کی صورت میں یہ لفظ اردو متصور ہوگا۔ اس لفظ میں اردو والوں نے لفظی اور معنوی دونوں طرح تصرف کیا ہے۔ اس لیے یہ اردو لفظ کے طور پر درج ہونا چاہیے۔

فرغول :۔ لبادہ وغیرہ کے معنی میں بطور فارسی لفظ شامل ہے۔ "فرغول" کے معنی تو تاخیر ہیں۔ "لبادہ" کے معنی میں اردو میں "فرغل" استعمال ہوتا ہے، جس کی اصل فارسی "فرگل" ہے۔ اس لفظ پر مفصل بحث "جائزہ" جلد دوم و جلد سوم میں آچکی ہے۔

فرو :۔ بالفتح (faro) درج ہے۔ پلیٹس نے بالفتح اور بالکسر دو طرح درج کیا ہے۔ فرہنگ عمید میں بالضم (furo) مرقوم ہے۔ فارسی میں یہ لفظ بالضم (furo) اور بالکسر (firo) دونوں صورتوں میں مستعمل ہے۔ بالفتح کا ثبوت نہیں ملتا۔

فروخت/فروختن/فروختہ :۔ ان تینوں لفظوں کو بفتح اول درج کیا ہے۔ "فرہنگ عمید" میں بالضم مرقوم ہیں۔ فارسی میں یہ الفاظ بالضم اور بالکسر دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے رہے ہیں۔ مگر اب بالضم کا رواج ہے۔ بالفتح کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اس لیے بالفتح کو غلط سمجھا جائے

گا۔ پلیٹس نے ان کو بالکسر درج کیا ہے اور بالفتح کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

فروز / فروزاں :۔ ان کا اندراج بالفتح اول کیا ہے۔ صحیح بضم اول ہے۔ فرہنگ عمید، برہان قاطع اور پلیٹس کے لغت میں بالضم مرقوم ہیں۔ پلیٹس نے بالفتح کو بجا طور پر عامیانہ قرار دیا ہے۔

فروش :۔ صحیح بالضم ہے، مگر بالفتح مندرج ہے۔

فسونا :۔ (fusuna) بطور صفت بمعنی فسوں گر، فریبی درج ہے۔ کسی فارسی لغت سے "فسونا" یا "افسونا" کا ثبوت نہیں ملا۔ البتہ "بہار عجم" میں "افسونی" بمعنی افسوں زدہ مرقوم ہے۔

فصّادی :۔ بطور عربی درج ہے۔ بشکل موجودہ یہ عربی نہیں بلکہ عربی فارسی مرکب ہے، جو "فصّاد" عربی پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔ پلیٹس نے اسے بطور فارسی لفظ شامل کیا ہے۔

فُضلہ :۔ بالضم (fuzla) مندرج ہے اردو میں عام طور پر بالضم ہی بولا جاتا ہے۔ مگر عربی میں صحیح بالفتح (fazla) ہے۔ اکثر اہل لغت نے بالفتح ہی لکھا ہے۔ پلیٹس نے بالفتح کو معیاری اور بالضم کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

فضول :۔ بالفتح (fazul) درج ہے۔ صحیح بالضم (fuzul) ہے۔ اردو میں بھی بضم اول ہی مستعمل ہے۔ فرہنگ آصفیہ اور پلیٹس کے لغت میں اس کا معیاری تلفظ بضم فا ہی مرقوم ہے۔ پلیٹس نے بفتح فا کو عامیانہ قرار دیا ہے۔ عربی میں بالفتح "فضول" کثیر الافضال کے معنی میں آتا ہے۔ زاید کے معنی میں عربی میں بھی بالضم ہی ہے۔

فطر :۔ بالفتح اور بالکسر دونوں طرح لکھا ہے۔ عربی میں یہ لفظ حرف اول کی تینوں حرکات سے مستعمل ہے۔ مگر مختلف معنوں میں۔ روزہ کشائی اور "عیدِ فطر" میں یہ صحیح بالکسر (fitr) ہے پلیٹس کے لغت اور فرہنگ عمید میں بھی بکسر اول درج ہے۔ یہاں بھی اس کا اندراج بکسر فا ہونا چاہیے تھا۔

فطرتی :۔ چالاک اور عیّار کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر مرقوم ہے۔ اس معنی میں یہ اردو لفظ ہے۔ عربی میں یہ "فطرت" کی صفت نسبتی ہے۔ یہ معنوی تصرف اردو کا ہے اور اس معنی میں صرف اردو میں استعمال ہوتا ہے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں اسے عربی فارسی کا مرکب لفظ ظاہر کیا گیا ہے مگر فارسی میں اس معنی میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا۔

فِغاں :۔ بالکسر (fighan) مرقوم ہے۔ یہ ہے تو صحیح مگر اردو میں بالضم (fughan) بولا جاتا ہے۔ فیلن کے لغت میں بالضم مرقوم ہے۔ فرہنگ عمید میں بفتح فا مذکور ہے۔ "بہار عجم" میں بالضم لکھ کر یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ مشہور بالکسر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فارسی میں یہ لفظ حرف

اول کی تینوں حرکات سے مستعمل ہے۔ چونکہ اردو میں زیادہ تر بالضم مستعمل ہے اس لیے یہ تلفظ بھی درج کرنا چاہیے تھا۔

فق :- ہندی لفظ کے طور پر درج ہے۔ بصورت و معنی موجودہ یہ ہندی یا اردو ہی ہے۔ اس لفظ کی اصل کے متعلق میں "جائزہ" جلد دوم میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔

فقدان :- بالکسر (fikdan) مرقوم ہے۔ عمید اور پلیٹس نے بالکسر اور بالضم دونوں صورتیں شامل کی ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں صرف بضم اول مندرج ہے۔ اگرچہ عربی میں یہ بالکسر اور بالضم دونوں طرح مستعمل ہے، مگر اردو میں عموماً بالضم (fukdan) استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے بالضم بھی درج ہونا چاہیے تھا۔

فقیری :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت و معنی موجودہ یہ عربی فارسی کا مرکب ہے، جو "فقیر" پر یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا عربی فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ چنانچہ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔

فلاکت :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ عربی میں یہ لفظ نہ صورتاً ملتا ہے نہ معناً۔ یہ فارسی والوں نے "فلک" سے عربی طرز پر "فلک زدگی" کے معنی میں وضع کر لیا ہے۔ فارسی میں فلک یا آسمان کو کنایتہً ظالم اور ستم گر کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ فرہنگ عمید، بہار عجم اور پلیٹس کے لغات میں بھی اسے فارسی والوں کا تراشیدہ قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے درست نہیں ہے۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد سوم میں بحث ہو چکی ہے۔

فلاکتی :- اسے بھی عربی لفظ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ عربی کیا فارسی میں بھی مستعمل نہیں ہے۔ اردو والوں نے فلاکت پر یائے فاعلی کا اضافہ کر کے بنا لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

فیاضی :- یہ بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں بلکہ عربی فارسی کا مرکب ہے، جو "فیاض" پر یائے مصدری کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔

فیلسوف :- اس کا اندراج یونانی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ اس کی یونانی شکل (philosophos) ہے۔ "فیلسوف" اس کی معرب صورت ہے جس کی جمع "فلاسفہ" آتی ہے۔ اس لیے "فیلسوف" کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

ق

قابو :- ترکی لفظ کے طور پر درج ہے۔ پلیٹس نے اسے ترکی قاپو (qapu) بمعنی دروازہ سے ماخوذ قرار دیا ہے۔

"فرہنگ عمید" میں قابو بمعنی دروازہ تو شامل ہے مگر "قابو" (qabu) درج نہیں ہے۔ "لغات سعیدی" میں البتہ "قابو" ترکی لفظ کی حیثیت سے شامل ہے اور اس کے معنی "موقع، فرصت، گرفت، قبضہ، مرضی طاقت، اختیار، حکم" بیان کیے گئے ہیں اس کی تائید "بہارِ عجم" سے بھی ہوتی ہے "بہارِ عجم" میں "قابو یافتن" بمعنی فرصت یافتن و انتقام کشیدن، مرقوم ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لفظ فارسی میں مستعمل ہے۔

قابوچی :۔ ترکی لفظ کے طور پر ظالم اور مستبد کے معنی میں درج ہے۔ اس صورت اور معنی میں اس لفظ کا ثبوت کسی فارسی لغت سے نہیں ملا۔ پلیٹس نے اسے "قابوچی" (qapuchi) سے ماخوذ بتایا ہے مگر ترکی اور فارسی میں "قاپوچی" دربان کے معنی میں ملتا ہے "فرہنگ عمید"، "بہارِ عجم" اور لغات سعیدی میں بھی یہی معنی مذکور ہیں۔ اگر یہ اردو "قابوچی" اسی ترکی "قاپوچی" سے ماخوذ ہے تو لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ معنی اردو والوں کا تصرف ہے مگر ظالم و جابر اور دربان میں کوئی مناسبت یا قرینہ موجود نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ "قابو" بمعنی اختیار پر اردو والوں نے "چی" لاحقہ فاعل لگا کر بنا لیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کے معنی صاحب اختیار ہوں گے جو کنایتہً زبردست اور مستبد و ظالم کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ اس لحاظ سے یہ ترکی لفظ متصور ہوگا، بشرطیکہ "قابو" بمعنی "اختیار" کا ثبوت ترکی میں مل سکے۔ تاہم "بہارِ عجم" کے اندراج کے مطابق "قابو" کے ایک معنی انتقام متبادر ہوتے ہیں، اس معنی کی رعایت سے "قابوچی" کے معنی منتقم ہو سکتے ہیں جو کنایتہً ظالم و جابر کے معنی میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اسی صورت میں اسے ترکی یا فارسی لفظ قرار دیا جا سکتا ہے ورنہ اردو متصور ہوگا۔

قاصدی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی لفظ نہیں ہے۔ البتہ "عربی" "قاصد" پر یائے مصدری لگا کر اسم کیفیت بنا لیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا عربی فارسی مرکب لفظ کے طور پر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل لغت کیا ہے۔

قائزہ کرنا :۔ اسے عربی فارسی ظاہر کیا ہے حالانکہ "کرنا" کے اضافہ کے بعد یہ مرکب مصدر اردو بن گیا ہے۔ جہاں تک "قائزہ" کا تعلق ہے تو اس کی اصل کے متعلق کوئی واضح اور یقینی ثبوت نہیں ملتا۔ پلیٹس نے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا ہے اور اسے "قوز" بمعنی کج سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں "قائزہ" کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور اس کے معنی لنگوٹا اور لگام بیان کیے ہیں۔

عربی اور فارسی میں بصورت موجودہ

کسی لغت سے اس کا ثبوت نہیں ملا۔ اس لیے پلیٹس کا یہ قیاس درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ فارسی "قوز" بمعنی کج سے ماخوذ ہے مگر فارسی میں کج کے معنی میں "قوز" نہیں بلکہ "کژ" یا "کوژ" ہے۔ "قوز" کو "کوز" کا مبدل سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی "قائزہ" اردو لفظ قرار پائے گا۔ خاص طور پر "قائزہ کرنا" کا اندراج تو بے خطر اردو مصدر مرکب کی حیثیت سے ہو سکتا ہے۔

قائزی :۔ لگام کے معنی میں عربی ظاہر کیا ہے۔ عربی میں اس کا سراغ نہیں ملا پلیٹس نے اسے "قائزہ" سے مشتق قرار دیا ہے یہ قرین قیاس ہے، مگر اس صورت میں بھی اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا، کیونکہ بصورت و معنیٰ موجودہ یہ صرف اردو میں مستعمل ہے۔

قائمی :۔ بطور عربی لفظ شامل ہے۔ یہ "قائم" عربی پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے۔ اس لیے فارسی یا عربی فارسی مرکب ہے۔

قبولی :۔ ایک قسم کی کھچڑی کے معنی میں بطور عربی لفظ درج کیا ہے۔ اس معنی میں یہ اردو لفظ ہے۔ کیونکہ اس معنی میں یہ عربی یا فارسی میں مستعمل نہیں ہے۔

قحبگی :۔ اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے، حالانکہ فارسی میں گاف کا وجود تک نہیں ہے۔ یہ عربی "قحبہ" پر بقاعدہ فارسی "گی" کے اضافہ سے اسم کیفیت بنا لیا ہے۔ اس لیے بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب لفظ قرار پاتا ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے۔

قدسی :۔ اس کے معنی جبرائیل بتائے ہیں یہ لفظ اردو اور فارسی میں فرشتہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں "جبرائیل" کی کوئی تخصیص نہیں ہے البتہ عربی میں "قدس (qudus) روح القدس یعنی جبرائیل کے معنی میں مستعمل ہے۔

قرابہ :۔ flagon کے معنی ہیں بطور عربی درج ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ ہے۔ عربی میں "قربہ" ہے مشک یا برتن کے معنی میں۔ فارسی والوں نے اس پر الف بڑھا کر "قرابہ" بنا لیا۔ چنانچہ "قرابہ" بالفتح بمعنی شیشہ فارسی میں مستعمل ہے۔ بہر حال اس کا اندراج بصورت موجودہ فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم و جلد سوم میں تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔

قراط :۔ بہ تشدید رائے مہملہ (kirrat) بطور عربی لفظ carat کے معنی میں مرقوم ہے۔ عربی میں یہ "قیراط" کی صورت میں مستعمل ہے۔ فارسی اور اردو میں بھی "قیراط" ہی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ پلیٹس نے بھی "قیراط" ہی درج کیا ہے۔

قراول :۔ بفتح واو (Karawal) ترکی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اس کا صحیح تلفظ واو مضموم سے (qarawul) ہے۔ پلیٹس

کے لغت اور فرہنگ آصفیہ کے علاوہ فرہنگ عمید میں بھی بالضم مرقوم ہے۔

قربانی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے بلکہ عربی "قربان" پر یائے مصدری فارسی لگا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی فارسی یا فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔

قرطاس:۔ (Kirtas) اس کا اندراج یونانی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ اصلاً یونانی ہے، مگر بصورت موجودہ یہ یونانی نہیں، بلکہ معرّب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ چنانچہ سبھی اہل لغت نے اسے عربی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔

قرق:۔ اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ یہ بالاتفاق ترکی لفظ ہے، جو اردو کے علاوہ فارسی میں بھی مستعمل ہے۔ "فرہنگ عمید" میں ترکی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ "بہار عجم" میں بھی یہ لفظ شامل ہے اور سند میں محتشم کاشی اور شفائیؔ کے اشعار منقول ہیں۔

قرقرا:۔ ایک پرندہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ یہ لفظ اس صورت میں نہ عربی میں موجود ہے نہ فارسی میں۔ عربی میں "قرقرہ" ملتا ہے، مگر اس کے معنی مختلف ہیں، یعنی یہ سیراب اور نرم زمین کے معنی میں ہے۔ "برہان قاطع" میں "قرقارہ" بمعنی بغدادی کبوتر مندرج ہے۔ ممکن ہے یہ "قرقارہ" ہی سے ماخوذ ہو۔ مگر اس سے بہتر صورت یہ ہے کہ یہ عربی "غرغرہ" کی مبدل صورت ہو یا اس سے ماخوذ ہو۔ عربی میں "غرغرہ" ایک قسم کے پرندہ کے معنی میں مذکور ہے۔ فارسی میں عین اور قاف کا تبادل عام ہے۔ اس لیے ممکن ہے یہ عربی "غرغرہ" سے ماخوذ ہو، جو "قرقرہ" کی صورت میں فارسی یا اردو میں رائج ہو گیا ہو۔ بہر حال عربی میں "قرقرا" اس معنی میں نہیں ملتا۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر مغالطہ انگیز ہے۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم اور سوم میں تفصیل سے بحث آ چکی ہے جو وہاں دیکھی جا سکتی ہے۔

قرمساق:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ ترکی لفظ ہے۔ پلیٹس کے لغت، فرہنگ آصفیہ اور لغات سعیدی میں اسے ترکی ظاہر کیا گیا ہے۔ عربی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے درست نہیں ہے۔

قرنا:۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ اس لفظ کی اصل کے متعلق اہل لغت کے مختلف اقوال ملتے ہیں۔ مثلاً پلیٹس نے اسے عربی قرن (سینگ) اور فارسی "نا ئی" سے مرکب قرار دیا ہے۔ لغات سعیدی میں اسے "خرنا" یعنی بڑی نے یا بانسری کا مبدل بتایا ہے۔

بہر دو توں ہی باتیں قرین قیاس ہیں۔ مگر پلیٹس کی رائے زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ "قرنا" سینگ کے بگل کو کہتے ہیں، اس کو نرسنگ یا نرسنگھا بھی کہتے ہیں۔ اس میں بھی سینگ کا مفہوم شامل ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اسے عربی فارسی مرکب لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور اس کے معنی سینگ کا بگل بتائے ہیں۔

اس سے بھی اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔ فارسی میں یہ "کرنا" یا "کرنائی" کی صورت میں مستعمل ہے۔ اس کی اصل کے متعلق ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ یہ "کر" جو مخفف "کار" بمعنی جنگ کا اور "نامی" سے مرکب ہے۔ اس صورت میں اس کے ترکیبی معنی جنگی نے یا جنگی بگل ہوں گے۔ بہر صورت یہ عربی لفظ نہیں ہے۔ اسے فارسی لفظ تصور کرنا چاہیے۔

قرنفل:۔ (Karanful) اسے یونانی لفظ کی حیثیت سے درج کیا ہے۔ یہ اگر یونانی الاصل ہو تو بھی بصورت موجودہ معرّب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ عربی میں یہ "قرنفل" اور "قرنفول" دونوں صورتوں میں مستعمل ہے۔ فرہنگ عمید اور المنجد میں بھی یہ دونوں صورتوں میں مرقوم ہیں۔ یونانی میں اس کی صورت (Kaurophulon) ہے۔ ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ یہ ہندی "کرن پھول" کا معرّب ہے کیونکہ قدیم ہندوستان میں عورتیں لونگ کا پھول کان میں پہنتی تھیں اس لیے اس کا نام ہی "کرن پھول" یعنی کان کا پھول پڑ گیا۔ یہ نظریہ برہان قاطع کے حاشیہ میں آداب اللغۃ العربیہ، فرہنگ نظام اور تقی زادہ کے ایک مضمون کے حوالہ سے منقول ہے۔

اس لفظ پر مفصل بحث ..... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں آ چکی ہے۔

قزولی:۔ اس کا اندراج ترکی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ اردو لفظ ہے، جو غالباً "قزاول" سے ماخوذ ہے۔ اس لفظ پر تفصیلی بحث ... "جائزہ" جلد دوم میں ہو چکی ہے۔

قسامت:۔ بالکسر (Kisamat) درج ہے۔ عربی میں کسی بھی معنی میں بالکسر نہیں ملتا۔ صحیح بالفتح (qasamat) ہے۔

قسیم:۔ (Kasim) اسے خوبصورت کے معنی میں شامل لغت کیا ہے۔ یہ لفظ صرف اسی معنی میں مستعمل نہیں ہے، بلکہ حصّہ، نصیب، تقسیم شدہ اور تقسیم کنندہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ "المنجد" اور "فرہنگ عمید" میں یہ سبھی معانی مذکور ہیں۔ مولف نے ان کا احاطہ نہیں کیا۔

قشقہ:۔ اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ فارسی ہے اور عام استعمال ہوتا ہے۔ "بہار عجم" اور "لغات سعیدی" میں یہ لفظ مرقوم ہے۔ "بہار عجم" میں اس کی سند میں ارادت خان کا شعر بھی نقل کیا ہے۔ فرہنگ آصفیہ اور پلیٹس کے لغت میں اسے فارسی ظاہر کیا گیا ہے۔

قصائی :- اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے۔ عربی میں اس معنی میں "قصاب" استعمال ہوتا ہے۔ اگر یہ "قصاب" سے ماخوذ ہے تو اسے مولّد سمجھنا چاہیے۔ اس صورت میں بھی اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہوگا۔ اس پر مفصل بحث... "جائزہ" جلد سوم میں آچکی ہے۔

قضاق / قضاک :- ترکی لفظ کے طور پر راہ زن کے معنی میں درج ہے۔ اس کا صحیح املا زائے منقوطہ سے "قزاق" ہے۔ ضاد کے ساتھ "قضاق" کوئی استعمال نہیں کرتا۔

قطار :- بالکسر (Kitar) اور بالفتح (Katar) دونوں طرح درج ہے۔ ان میں سے صحیح تلفظ بالکسر ہے۔ پلیٹس نے بالفتح کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

قطامہ :- (Kuttama) بالضم بطور عربی درج ہے۔ پلیٹس نے اسے بالفتح درج کیا ہے۔ "غیاث اللغات" اور "بہار عجم" میں بھی بالفتح بروزن علامہ مرقوم ہے۔ اس لفظ کے ماخذ پر... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں مفصل بحث ہوچکی ہے۔

قطرات :- بسکون طائے حطی (Katrat) مندرج ہے۔ صحیح بفتح اول دوم وسوم (qatarat) ہے، جو قطرہ کی جمع ہے۔

قلبہ :- بفتح اول (Kalba) عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ یہ فارسی ہے اور صحیح بضمۂ اول ہے۔ سبھی کتب لغت میں بالضم درج ہے۔ بالفتح کا کہیں سے ثبوت نہیں ملا۔

قلفی :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ "قفلی" کی بگڑی ہوئی صورت ہے، جو عربی قفل سے بنا ہے۔ مگر "قفلی" بھی اس معنی میں عربی میں استعمال نہیں ہوتا۔ اس لیے اسے اردو لفظ سمجھا جائے گا اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہوگا۔

قلقلہ :- حقّہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ عربی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ "قُل" اسم صوت سے اردو والوں نے وضع کر لیا ہے۔ "قُلقُل" صراحی سے پانی نکلنے کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔ چونکہ حقّہ بھی کش لگاتے وقت اس قسم کی آواز پیدا کرتا ہے۔ اس لیے اسے بھی کسی نے "قُلقُلہ" کا نام دے دیا ہے۔ عربی میں "قَلقَلہ" بفتح ہر دو قاف ہے اور یہ پانچ حروف یعنی ب، ج، د، ط، ق کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بہر حال حقّہ کے معنی میں یہ اردو لفظ ہے۔

قلماقنی :- اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ اردو قاعدے کے مطابق "قلماق" کی تانیث ہے اور "قلماق" ترکی لفظ ہے۔

قلندر :- عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ یہ لفظ عربی میں کم اور فارسی اور اردو میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ

کی اصل کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اس لفظ پر تفصیل کے ساتھ بحث ... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں آچکی ہے۔

قلندرا:۔ ریشمی کپڑے اور آنکھڑے کے معنی میں اسے عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ ظاہر کیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں اسے اردو لفظ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

عربی اور فارسی میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ اس لیے فرہنگ آصفیہ کا اندراج درست قرار پاتا ہے۔

قنّارہ:۔ نون مشدد سے (Kannara) عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تشدید سے نہیں بلکہ تخفیف نون سے ہے۔ (kanara) "المنجد" اور "مفتاح اللغات" میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ لیکن "برہان قاطع" نے اس معنی میں "کنارہ" درج کیا ہے اور یہ وضاحت کی ہے کہ اس کا معرّب "کنارۃ" ہے۔ فرہنگ عمید میں "قنارہ" بطور فارسی لفظ شامل ہے اور "کنارہ" کو اس کی مبدل صورت بتایا ہے۔

بہرصورت یہ نونِ مشدد نہیں بلکہ نون مخفف سے ہے۔

قناعت:۔ بالکسر اور بالفتح دونوں طرح درج کیا ہے۔ صحیح بالفتح ہے۔ پلیٹس نے بھی بالکسر کو غلط قرار دیا ہے۔

فرہنگ عمید اور المنجد میں بھی بالفتح مرقوم ہے۔

قنبر / قنبرا:۔ Kumbar/Kumbra دونوں صورتیں درج ہیں اور ان کو عربی قرار دیا ہے۔ عربی میں ان میں سے کوئی بھی صورت صحیح نہیں ہے۔ صحیح لفظ "قنبرہ" (qunbara) ہے۔ المنجد اور فرہنگ عمید سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

قندیل:۔ بالفتح (Kandil) مرقوم ہے۔ صحیح بالکسر ge indil ہے۔

قوتی:۔ ڈبیا کے معنی میں ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ پلیٹس نے فارسی ظاہر کیا ہے۔ فارسی کتب لغت میں تو اس کا سراغ نہیں ملا۔ البتہ "مفتاح اللغات" عربی میں اسے جدید عربی لفظ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

قور:۔ عربی لفظ کے طور پر عمدہ روئی کا نیا رسا اور ہاتھی کے پاؤں کی زنجیر کے معنی میں درج ہے۔ عربی میں یہ بفتح اول (qaur) ہے اور عمدہ روئی کے نئے رسّے کے معنی میں ہے۔ مگر فارسی اور ترکی میں یہ بروزن مور جبّہ اور اسلحہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ "قورچی" اسلحہ خانہ کے داروغہ کو کہتے ہیں۔

ک

کارستانی :- کاریگری کے معنی میں درج ہے - فارسی میں "کارستان" کارخانہ اور کارنامہ کے معنی میں مستعمل ہے - اردو والوں نے "کارستانی" چالاکی اور عیاری کے معنی میں استعمال کیا ہے اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے -

کاغذ :- اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے، جو درست ہے، کیونکہ یہ لفظ بصورت موجودہ فارسی میں استعمال ہوتا ہے اس کی اصل پر ... "جائزہ" جلد دوم اور جلد سوم میں تفصیل سے بحث ہو چکی ہے -

کافرانہ / کافری :- ان کو عربی ظاہر کیا ہے - موجودہ صورتوں میں یہ عربی الفاظ نہیں رہے کیونکہ "کافر" عربی پر "انہ" لاحقہ نسبت اور یائے مصدری بقاعدہ فارسی لگا کر وضع کیے گیے ہیں - اس لیے ان کو فارسی یا عربی فارسی کے مرکب الفاظ کے طور پر درج کرنا چاہیے تھا -

کاملی / کاملیت :- ان کا اندراج بھی عربی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے - "کاملی" تو "کامل" پر فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے، اس لیے اسے عربی فارسی مرکب لفظ سمجھا جائے گا، البتہ "کاملیت" عربی قاعدہ کے مطابق بنایا گیا ہے - اسے عربی سمجھا جا سکتا ہے - چنانچہ ان کا الگ الگ اندراج کر کے حقیقت واضح کرنی چاہیے تھی -

کبت / کبتا :- ان کا اندراج سنسکرت الفاظ کی حیثیت سے ہوا ہے - بصورت موجودہ یہ سنسکرت نہیں بلکہ ہندی یا برج بھاشا کے الفاظ ہیں، جو سنسکرت "کویتا" سے ماخوذ ہیں - اس لیے ان کو ہندی الفاظ کے طور پر درج کرنا چاہیے تھا - پلیٹس نے ان کو ہندی ظاہر کیا ہے -

کبر :- بالکسر (Kibr) اور بالضم درج کیا ہے - عربی میں بالکسر (Kibr) "المنجد" کے اندراج کے مطابق شرف، رفعت، تجبر، گناہ کبیرہ اور کفر و شرک کے معنی میں ہے اور "کبر" بالضم محض شرف و رفعت کے معنی میں ہے - اردو میں یہ لفظ تکبر، نخوت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جو گناہ ہے - اس لیے اس معنی میں صحیح بالکسر (Kibr) ہے -

کُبریٰ :- اس کے معنی the major of syllogism لکھے ہیں - یہ معنی اصطلاح منطق سے متعلق ہیں - اس لفظ کے لغوی معنی "بڑی" ہیں - یہ "اکبر" کی تانیث ہے اور اردو میں یہ لفظ اپنے لغوی معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے - اس لیے اس کے لغوی معنی کا اندراج بھی ضروری تھا، مگر مولف نے یہ معنی ترک کر دیے ہیں -

کدورت :- بالفتح (Kadurat) مرقوم ہے - صحیح لفظ بالضم (Kudurat) ہے -

کرایہ :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا ہے ۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے ۔ پلیٹس کا اندراج اس لحاظ سے درست ہے کہ عربی میں یہ لفظ اس صورت میں نہیں ملتا ۔ عربی میں "کراء" ہے، جو فارسی اور اردو میں "کرایہ" کی صورت میں مستعمل ہے ۔ اگرچہ "فرہنگ عمید" میں "کراء"، "کرایہ" مبدّلات کے طور پر عربی الفاظ کی حیثیت سے درج ہیں ۔ مگر عربی کتب لغت میں "کراء" تو ملتا ہے، "کرایہ" نہیں ۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ "کرایہ" فارسی والوں کا تصرف ہے ۔

کُرتا :۔ فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے ۔ فارسی میں اس کا املا ہائے مختفی سے "کرتہ" ہے ۔ الف کشیدہ سے اردو والوں کا تصرف ہے ۔ اس لیے اس صورت میں اسے فارسی نہیں کہہ سکتے ۔ بہتر یہی ہے کہ اردو میں بھی "کرتہ" لکھا جائے تاکہ اصل سے مطابقت قائم رہے ۔

کردار :۔ بالفتح (Kardar) بطور فارسی درج ہے ۔ فارسی میں یہ بالکسر (Kirdar) ہے ۔ اردو میں بھی بکسر اول ہی استعمال ہوتا ہے ۔

کُرسف / کُرسوف :۔ (Kursuf) دوات کے صوف کے معنی میں بطور عربی لفظ درج ہے ۔ عربی میں "کُرسف" اور "کُرسوف" کے معنی میں "روئی" ۔ دوات کے صوف کے معنی میں "کُرسفہ" اور "کُرسوفہ" ہے ۔

کرکرہ :۔ (Karkara) اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور معنی "بے تحاشا ہنسنا" بتائے ہیں ۔ پلیٹس نے اسے "قہقہہ" کا بگاڑ قرار دیا ہے ۔ اس لیے اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے ۔ ۔ ۔ جائزہ" جلد سوم میں، میں نے بھی پلیٹس کی رائے سے اتفاق کیا ہے، مگر مزید تلاش و جستجو کے بعد عربی میں اس لفظ کا سراغ مل گیا ہے ۔ عربی میں یہ لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے ۔ اس کا مادہ "کرکر" ہے، جس کے معنی ہیں اعادہ کرنا ۔ دانہ کوٹنا، مرغی کا کڑکڑانا ۔ آدمی کا ہنسنا وغیرہ ۔ "الکرکرہ" (بفتح ہر دو کاف) جوف سے پلٹ کر آنے والی آواز یا گڑگڑاہٹ اور "الکرکرہ" (بکسر ہر دو کاف) انسان کی جماعت ۔ گویا اس سے ہنسی یا قہقہہ کے معنی چسپاں کرنے کا ایک قرینہ موجود ہے ۔ اس لحاظ سے یہ عربی لفظ ہو سکتا ہے ۔ اگر یہ قہقہہ کی بگڑی ہوئی صورت ہے تو پھر اسے اردو لفظ تصور کیا جائے گا، بشرطیکہ اس کا اردو میں استعمال ثابت ہو جائے ۔ شیکسپیئر اور پلیٹس نے بھی اسے شامل لغت کیا ہے، ہو سکتا ہے یہ اندراجات محض نقل در نقل کی وجہ سے ہوں ۔ کیونکہ اردو میں اس کا استعمال عام طور پر نہیں ہوتا ۔

کرگہ :۔ فارسی لفظ کے طور پر جولاہے کی دکان یا کھڈی کے معنی میں درج کیا گیا ہے ۔ اس کے یہ معنی مجازی ہیں ۔ اس کے لغوی معنی کام کرنے کی جگہ یا کارخانہ

ہیں ۔ یہ "کارگاہ" کا مخفف ہے ۔

کرم :۔ فیاضی کے معنی میں بالفتح (Karam) اور بالضم (Kurm) درج کیا ہے ۔ فیاضی ، جواں مردی اور سخاوت کے معنی میں صحیح بفتحتین (Karam) ہے اردو میں بھی یہ لفظ بفتح اول و دوم ہی استعمال ہوتا ہے ۔

کرم کلا :۔ گوبھی کے معنی میں فارسی لفظ کے طور شامل ہے ۔ فارسی میں "کلم" اور اس کا مبدّل "کرم" تو اس معنی میں ملتا ہے مگر "کلاّ" اس معنی میں محتاج ثبوت ہے ۔ یہ غالباً اردو لفظ ہے ۔ اردو میں "کلاّ" شگوفہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ "کلی" کا ماخذ بھی یہی ہے ۔ اس صورت میں "کرم کلاّ" کے معنی "گوبھی کا پھول" لیے جا سکتے ہیں ۔ اگر یہ قیاس درست ہو تو "کرم کلاّ" فارسی اردو مرکب لفظ قرار پائے گا ۔

کروبیاں / کروبین :۔ ان کا اندراج عربی الفاظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے ۔ عربی میں نہ "کروبیاں" استعمال ہوتا ہے نہ "کروبین" البتہ "کروبیون" اور "کروبیہ" مستعمل ہیں جو جمع ہیں اور ان کا واحد "کروب" ہے ۔ فارسی میں اسے "کروبی" کی صورت میں اختیار کیا گیا ہے ، جس کی جمع بقاعدہ فارسی "کروبیاں" استعمال کی جاتی ہے ۔ "کروبین" نہ فارسی میں مستعمل ہے نہ عربی میں ۔ "کروبیاں" کا اندراج بطور فارسی لفظ ہو سکتا ہے ۔ "کروبین" قاعدہ کے لحاظ سے "کروب" کی عربی جمع سالم ہو سکتی ہے ، مگر عربی میں عموماً یہ جمع استعمال نہیں ہوتی ، بلکہ اس کی عبرانی جمع "کروبیم" ( ) عربی میں آکر "کروبیون" کی صورت اختیار کر گئی ۔ عربی اور فارسی میں یہ لفظ عموماً بطور جمع ہی مستعمل ہے ۔

کشتی :۔ ناؤ کے معنی میں بالکسر (Kishti) مندرج ہے ۔ اس کا معیاری تلفظ بالفتح (Kashti) ہے ۔ فارسی کی اکثر کتب لغت میں بفتح اول ہی مرقوم ہے ۔ پہلوی میں یہ (Kashtik) کی صورت میں ملتا ہے ۔ "برہان قاطع" اور "فرہنگ عمید" میں بھی بفتح کاف مذکور ہے ، مگر "برہان قاطع" کے حاشیہ نگار نے لکھا ہے کہ "ولی امروزہ بکسر اول تلفظ می شود" ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فارسی میں یہ لفظ بالکسر بھی مستعمل ہے لیکن "فرہنگ عمید" جو ایک جدید فارسی لغت ہے اور ایک ایرانی فاضل اور اہل زبان کی تالیف ہے ، اس میں اس لفظ کا بالفتح اندراج یہ ثابت کرتا ہے کہ آج بھی اس کا معیاری تلفظ بفتح اول ہی ہے ۔ مختلف علاقائی لہجوں میں تلفظ بھی مختلف ہو جاتا ہے ۔ اس لیے یہ قرین قیاس ہے کہ کسی علاقہ میں کاف مکسور سے بولا جاتا ہو ۔ اردو میں یہ دونوں طرح رائج ہے اور اس کا معیاری تلفظ بالفتح ہی ہے ۔ پلیٹس نے بکسر کو عامیانہ

تلفظ قرار دیا ہے ۔

کشنیز :- بالکسر (Kishniz) درج ہے۔ مختلف کتب لغت میں اس کا مختلف تلفظ درج ہے۔ مثلاً "فرہنگ عمید" میں بالفتح مرقوم ہے اور "فرہنگ آصفیہ" میں بالضم مذکور ہے۔ فارسی میں یہ لفظ تین صورتوں میں مستعمل ہے۔ یعنی کشنیز، گشنیز اور کشنیج۔ "برہان قاطع" میں اس کی تینوں صورتیں بکسر اول درج ہیں اور "گشنیز" بفتح اول کے معنی خرام ناز اور خراماں و شاداں بتائے ہیں۔ بالضم کا کہیں ثبوت نہیں ملا۔ اکثر کتب لغت میں بالکسر ہی مندرج ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ بالکسر ہی معیاری تلفظ ہے۔ چونکہ عمید نے بالفتح درج کیا ہے، اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ فارسی میں کسی لہجہ میں بالفتح بھی مستعمل ہے۔ بہر حال مولف کا درج کردہ تلفظ درست ہے۔

کفارت / کفارہ :- بہ تخفیف فا (Kafara/ Kafarat) مندرج ہے۔ صحیح لفظ فائے مشدد سے (Kaffara) ہے۔ اس پر اہل لغت کا اتفاق ہے۔ پلیٹس نے بہ تخفیف فا کو عامیانہ تلفظ قرار دیا ہے۔ پلیٹس کی رائے درست ہے۔

کفہ :- (Kaffa) عربی لفظ کے طور پر درج ہے اور اس کے معنی smuggling بتائے ہیں۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے اور معنی بھی یہی بتائے ہیں۔ مگر اس معنی میں اس لفظ کا ثبوت کسی فارسی اور عربی لغت میں نہیں ملا۔ عربی میں یہ لفظ موجود ہے، مگر ترازو کا پلڑا، گول چیز، گڑھا، شکاری کا جال کے معنی میں۔ ناجائز درآمد اور برآمد کے معنی میں اس کا کہیں ثبوت نہیں ملا۔ فارسی میں بھی یہ لفظ کم و بیش اسی معنی میں مستعمل ہے۔ "بہار عجم" میں اس کے معنی ہتی اور پلۂ ترازو بیان کیے ہیں اور پلۂ ترازو کے معنی میں اس کے استعمال کی سند میں تاثیر کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے۔ ؎

حسن از روئے تو شد تا بچمن ناز فروش
کردہ از لالہ و گل کفہ ترازوے ترا

کلا :- گوبھی کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی میں اس معنی میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ فارسی میں "گوبھی" کے لیے کلم یا کرم کا لفظ ملتا ہے جیسا کہ "کرم کلا" پر بحث کرتے ہوئے اشارہ کیا جا چکا ہے۔ یہ اردو لفظ ہے شگوفہ کے معنی میں۔ اردو میں "کلا پھوٹنا" استعمال ہوتا ہے اور "کلی" بھی اس سے ماخوذ ہے۔

کلاغ پیسہ :- Jackdan کے معنی میں درج ہے۔ اس کا جزو ثانی سین مہملہ سے "پیسہ" ہے۔ پیسہ (Pisa): ابلق کے معنی میں ہے۔ چنانچہ اس کے ترکیبی معنی "ابلق کلاغ" ہیں۔ عکہ یا عوعق

کو کہتے ہیں - اس کا مخفف "کلا پیسہ" بھی مستعمل ہے - بہرحال صحیح سین مہملہ سے ہے - شین منقوطہ سے "پیشہ" ایک مختلف لفظ ہے، جس کا "کلاغ" سے کوئی تعلق نہیں ہے -

کلچھن / کلچھنا :- ان کا اندراج سنسکرت الفاظ کے طور پر ہوا ہے - یہ صورتیں سنسکرت میں نہیں پائی جاتیں - سنسکرت میں کلکشن اور کلکشنا ہے - یہ ان کی ہندی صورتیں ہیں - اس لیے ان کا اندراج ہندی الفاظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا - پلیٹس نے ان کو ہندی ہی ظاہر کیا ہے -

کل سرا :- (Kalsira) بدکار اور دشمن کے معنی میں سنسکرت لفظ کے طور پر درج ہے - بصورت موجودہ یہ سنسکرت نہیں بلکہ ہندی ہے اور اس کے ترکیبی معنی ہیں کالے سر والا - کنایۃً آدمی یا جوان آدمی - یہی معنی پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں مذکور ہیں - مولف نے یہ معنی "کل سِرا" کے تحت درج کیے ہیں، حالانکہ یہ بھی "کل سرا" ہی کا مبدل ہے - چونکہ دونوں الفاظ اصلاً ایک ہی ہیں، اس لیے ان کے معنی بھی یکساں ہیں - مولف نے خواہ مخواہ اختلاف پیدا کر دیا ہے -

کلغی :- اس کا اندراج ترکی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے - پلیٹس نے اس کے دو ممکنہ ماخذ بیان کیے ہیں - اول سنسکرت "کلشی" اور دوم فارسی "کلکی" سنسکرت "کلشی" تو خارج از بحث ہے - البتہ فارسی "کلکی" صوتی اور معنوی لحاظ سے مطابقت رکھتا ہے - "برہان قاطع" میں اسے بروزن فلکی درج کیا ہے - فارسی میں یہ گاف کے ساتھ "کلگی" کی صورت میں بھی رائج ہے - "بہارِ عجم" میں بفتح لام مشدد کلّگی (Kallagi) کی صورت میں درج ہے اور اس کی سند میں مرزا طاہر وحید کا شعر نقل کیا گیا ہے - گویا فارسی میں کاف تازی اور کاف فارسی سے اور لام کی تخفیف اور تشدید کے ساتھ بھی مستعمل ہے - یہی "کلگی" اردو میں "کلغی" بن گیا اور اردو والوں کے لہجہ میں لام ساکن ہو گیا - گویا یہ اصلاً فارسی لفظ ہے اور کسی قدر تصرف کے ساتھ اردو میں مستعمل ہے - اس لفظ پر تفصیلی بحث ... "جائزہ" جلد دوم اور جلد سوم میں آ چکی ہے -

کلیسا :- اسے یونانی لفظ کی حیثیت سے شامل لغت کیا ہے - اگرچہ یہ یونانی الاصل ہے مگر بصورت موجودہ یہ یونانی نہیں بلکہ مفرس ہے - یونانی میں ekklesia ہے، جو پہلوی پر Kilisyak اور فارسی میں کلیسیا (Kalisya) کی صورت میں رائج ہوا - "کلیسا" اس کا مخفف ہے - اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کر کے اس کے ماخذ کی نشان دہی کی جا سکتی تھی -

کنکٹا / کنکٹی :- "کنکٹا" (Kankata) کے معنی جس کا کان کٹا ہوا ہو اور "کنکٹی" (Kankati) کے معنی کان کی تکلیف بیان کیے گئے ہیں - "کن کٹا" کے معنی تو بالکل

صحیح ہیں، مگر "کن کٹی"، "کن کٹا" کی تانیث بھی ہے۔ مگر یہ معنی درج نہیں ہیں۔ کان کی تکلیف کے معنی میں یہ کوئی الگ لفظ ہو سکتا ہے۔

کُن کُنا:۔ (Kunkuna) کو دکنی لفظ بتایا ہے۔ اس میں دکنی کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اردو میں اس کا استعمال عام ہے اس لیے اسے اردو لفظ سمجھنا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔

کنگرہ:۔ بفتح اول (Kangura) درج ہے صحیح بضم اول و ثالث (Kungura) فرہنگ عمید اور برہان قاطع میں بھی یہی تلفظ مذکور ہے۔ پلیٹس نے بالفتح کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

کوکبہ:۔ اس کے معنی سونے یا چاندی کا ستارہ بیان کیے ہیں ۔ یہ لفظ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ستارہ گل، جماعت، سواروں کا دستہ، شان و شوکت۔ عربی میں اس کے معنی "ستارہ بزرگ و گروہ مردم" مرقوم ہیں۔ (منتہی الادب) مولف نے تمام معانی کا استقصا نہیں کیا۔ فرہنگ آصفیہ، فرہنگ عمید اور برہان قاطع میں یہ تمام معانی مذکور ہیں۔

کوک شاستر:۔ اس کی تشریح یوں کی گئی ہے "the name of a treatise by kot Pundit" یہ ایک کتاب کا نام ہے جو اپنے فحش مضامین کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کا مصنف پنڈت کوک یا کوکا بتایا جاتا ہے۔

کھٹیک:۔ یہ لفظ پیشہ ور شکاری کے معنی میں مرقوم ہے۔ اردو میں عموماً یہ لفظ چمڑا رنگنے والے (دبّاغ) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا پیشہ دباغت تھا ان کو بھی اس نام سے پکارا جاتا ہے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں بھی یہ معنی مذکور ہیں، مگر مؤلف نے اس کو نظر انداز کر دیا ہے۔

کھیوٹ:۔ اس کے معنی ملاح بتائے ہیں۔ "فرہنگ آصفیہ" کے مطابق اس کے یہ معنی صرف پورب میں رائج ہیں۔ یہ درست ہے۔ اردو میں یہ لفظ عام طور پر محکمہ مال کی ایک اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ گاؤں کی زمین میں مالکوں کے حصے کے اندراج اور اس اندراج کی حامل کتاب کو کھیوٹ کہتے ہیں۔ مزارع کے اندراج کو کھتونی کہا جاتا ہے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں بھی اس معنی کا ذکر ہے۔ عام بول چال میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہے۔

کیّالی:۔ ناپنے تولنے کی اُجرت کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر مرقوم ہے۔ عربی میں "کیّال" (Kayyal) ہے ناپنے والے کے معنی میں۔ اس سے اردو قاعدہ کے مطابق یائے معروف کا اضافہ کر کے "کیّالی" اسم معاوضہ بنا لیا گیا ہے۔ اس لیے بصورت موجودہ یہ اردو لفظ متصور ہوگا۔

گ

گاڈرو :۔ اس کے معنی سانپ کاٹے کا منتر بتلاتے ہیں۔ یہ سانپ کا زہر اتارنے والے اور سپیرے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں بھی اس معنی کا ذکر موجود ہے۔ مگر مولف نے اس معنی سے اعتنا نہیں کیا۔

گرد کار :۔ فارسی لفظ کے طور پر بمعنی خدا شامل کیا ہے۔ اس معنی میں صحیح لفظ "کرد گار" ہے۔ جو "کرد" بمعنی کار اور "گار" لاحقہ فاعل و مبالغہ سے مرکب ہے اور اس کے ترکیبی معنی "فعّال" ہیں۔ چونکہ فارسی میں "کردن" کے معنی پیدا کرنا بھی آتے ہیں، اس لیے "کرد گار" کے معنی خالق یا خلاّق بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ خدا کا صفاتی نام ہے۔ اس لیے کنایتہً اس سے خدا بھی مراد لیا جاتا ہے۔

گلاب جامن :۔ اس کے معنی جامن کی ایک قسم بتاتے ہیں۔ گلاب جامن ایک مشہور مٹھائی کا نام بھی ہے۔ بلکہ یہ لفظ زیادہ تر اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں بھی یہ معنی شامل ہیں، مگر مولف نے نظرانداز کر دیا ہے۔

گندھار :۔ اس کے معنی ایک راگ بتاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی راگ کا نام بھی ہو۔ مگر ہماری موسیقی کے تیسرے سُر کا نام ضرور گندھار ہے، جسے مختصراً "گا" کہتے ہیں۔ مگر اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

گنگا جمنی :۔ اس کے معنی کان کا ایک زیور اور دھات کا نام بتاتے ہیں۔ اکثر ملا جُلا، دورنگا، دوگونہ کے معنی میں مستعمل ہے مگر مولف نے یہ مشہور معنی نہیں بیان کیے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں یہ معنی شامل ہیں۔

گوارا / گواراں / گوارہ :۔ یہ تین صورتیں درج ہیں۔ ان میں سے صرف ایک صورت "گوارا" درست ہے۔

گوبر :۔ اس کی تشریح یوں کی گئی ہے:
cow dung-dried and used as fuel
جو اوپلے پر منطبق ہوتی ہے۔ گائے یا بھینس کے فضلے کو گوبر کہتے ہیں۔ اس لیے dung کہنا کافی تھا۔

گوبھی :۔ اسے "amedicinal herb" بتایا ہے۔ یہ ایک عام سبزی جو پکا کر کھائی جاتی ہے۔ یہ کئی قسم کی ہوتی ہے، مثلاً پھول گوبھی، گانٹھ گوبھی، بند گوبھی۔ محض گوبھی سے مراد عموماً پھول گوبھی ہوتی ہے۔

ل

لاُلقی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت

سے ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں رہا۔ عربی "لائق" پر یائے مصدری بڑھا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ فارسی اور اردو میں زیادہ تر اس کی جگہ "لیاقت" استعمال کرتے ہیں۔ البتہ "نالائق" کا اسم کیفیت عموماً "نالائقی" استعمال کیا جاتا ہے۔

لباب:۔ بالکسر (libab) درج ہے اور اسے "لبیب" کی جمع بتایا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ "لبیب" کی جمع "البّا" ہے۔ یہ "لبّ" کی جمع ہے۔ جس سے معنی ہیں کسی کام کے لیے ضروری شخص۔ اردو اور فارسی میں جو لفظ عام طور پر استعمال ہوتا ہے وہ بالضم "لباب" (lubab) ہے۔ جس کے معنی خالص، برگزیدہ اور مغز ہیں۔

لُبادہ:۔ بالضم نیز (lubada) اور بالفتح (labada) دونوں طرح درج ہے فارسی میں قبا کے معنی میں بالفتح "لبادہ" (labada) یا لبّادہ (labada) مستعمل ہے۔ البتہ عربی میں نمدے یا صوف کی قبا کے معنی میں بضم لام ویائے مشددہ (Lubbad) ہے۔ اسی لیے فرہنگ عمید میں بضم لام و تشدید با (lubada) مندرج ہے۔ اردو میں البتہ بفتح لام اور تخفیفِ با بولتے سنا ہے اور یہی تلفظ فیلن کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں مرقوم ہے۔ اس لفظ پر.... جائزہ جلد دوم اور جلد سوم میں بہت تفصیل کے ساتھ ہو چکی ہے۔

لُبوب:۔ اسے "لُب" کی جمع بتایا ہے۔ "لُب" کی جمع "الباب" ہے۔ "لبوب" بالفتح معجون کی ایک قسم کے طور پر طبّی نسخوں میں استعمال ہوتا ہے۔

لچھمن/لچھمی/لچھن:۔ ان الفاظ کا اندراج سنسکرت الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں ان کی اصل لکشمن۔ لکشمی اور لکشن ہے۔ یہ ہندی صورتیں ہیں، اس لیے ان کا اندراج ہندی الفاظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

لحییت/لحیہ:۔ ڈاڑھی مونچھ کے معنی میں بطور عربی لفظ درج ہے۔ عربی میں یہ صرف ڈاڑھی کے لیے مستعمل ہے مونچھ کو شارب کہتے ہیں۔

لسانی/لسانیت:۔ ان کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر ہوا ہے۔ "لسانی" فارسی قاعدہ کے مطابق "لسان" پر یائے مصدری کے اضافہ سے اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا فارسی عربی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ "لسانیت" البتہ عربی قاعدہ کے مطابق ہے۔ اگرچہ بصورت موجودہ اس کے عربی میں استعمال ہونے کا ثبوت نہیں ملا، تاہم قاعدہ کے مطابق ہے، اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہو سکتا ہے۔

لُعبت:۔ کھلونا اور گڑیا وغیرہ کے معنی میں بالضم اور بالفتح دونوں طرح درج کیا ہے۔ گڑیا وغیرہ کے معنی میں بالضم

ہے۔ بالفتح کے معنی ہیں کھیلنے والا شخص۔

لفاظی :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب لفظ ہے جو "لفاظ" سے بقاعدہ فارسی اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا عربی فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

لن ترانی :۔ اسے "ل + ان + ترانی" سے مرکب قرار دیا ہے اور اس کا ترجمہ if you saw me کیا ہے۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ صحیح فقرہ "لن + ترانی" ہے اس میں "لن" حرف نفی ہے اور اس فقرہ کے معنی ہیں "تو مجھے ہرگز نہیں دیکھے گا"۔ یہ قرآن کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی "رَبِّ اَرِنِی" یعنی اے رب تو مجھے دکھا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لن ترانی"۔ اردو میں یہ فقرہ بطور تلمیح استعمال ہوتا ہے اور ناز و ادا اور انکار کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

لواحق :۔ اسے "لاحق" کی جمع بتایا ہے یہ "لاحقہ" کی جمع ہے۔

لوازم / لوازمہ :۔ ان کا اندراج مبتدلات کے طور پر ہوا ہے اور ان کو "لازمہ" کی جمع بتایا ہے۔ "لازمہ" کی جمع "لوازم" تو درست ہے مگر "لوازمہ" کا عربی میں ثبوت نہیں ملتا۔ یہ "لوازم" ہی کی ایک صورت ہے، جو اردو والوں نے بنالی ہے۔

م

مالیخولیا :۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ یونانی نہیں بلکہ فارسی ہے۔ دزی کی تحقیق کے مطابق اس کی اصل یونانی melagxolia ہے۔ عربی میں مالیخولیا کی صورت میں مستعمل ہے۔ فارسی میں بھی اس کی متعدد صورتیں رائج ہیں۔ اس پر مفصل بحث ..."جائزہ" جلد سوم میں "مالیخولیا" کے تحت ہو چکی ہے۔

مبادلہ :۔ بالفتح (mabadla) درج ہے۔ اس کا صحیح تلفظ بضم م و فتح دال (mubadala) ہے۔ یہ باب مفاعلہ کے مصدر ہے۔ اس باب کے تمام الفاظ کا یہی وزن ہے۔

مَبیعی :۔ یہ لفظ فروخت شدہ و خرید شدہ کے معنی میں شامل ہے۔ اس معنی میں صحیح لفظ "مبیع" ہے۔ "ی" زاید ہے۔ پلیٹس نے اسے "مبیع" کی بگڑی ہوئی صورت قرار دیا ہے۔

متشکل :(mutashakkil) اس کے معنی مانند، مشابہ بتائے ہیں۔ اس کے معنی ہیں کسی خاص شکل میں آنے والا، شکل اختیار کرنے والا۔

متظلّم :- اس کے معنی سیاہ شدہ، ستایا ہوا اور مجروح بتلاتے ہیں۔ عربی میں "تظلّم" ظلم کی شکایت کرنا، فریاد کرنا، ظلم پر صبر کرنا کے معنی میں آتا ہے۔ "متظلّم" اس کا اسم فاعل ہے۔ اس لیے اس کے معنی ہیں ظلم کی شکایت کرنے والا، فریاد کرنے والا، ظلم پر صبر کرنے والا۔ اس لیے عمید نے بجا طور پر اس کے معنی دادخواہ اور شکایت کنندہ بیان کیے ہیں۔ پلیٹس نے بھی اس کے معنی ظلم کا شاکی بتلائے ہیں۔

متلاشی :- اس کا اندراج بطور عربی لفظ کرکے اس کے معنی تلاش کرنے والا لکھے ہیں۔ اس معنی میں یہ لفظ عربی میں نہیں ہے۔ عربی میں اس کے معنی پراگندہ، پریشان، مضمحل ہیں۔ اردو میں یہ ترکی لفظ "تلاش" بمعنی جستجو سے عربی طرز پر اسم فاعل بنا لیا گیا ہے، جو قاعدہ کی رُو سے غلط ہے۔ چنانچہ فرہنگ آصفیہ میں اسے غلط قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ اردو میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے، اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہو سکتا ہے۔ اس پر مفصل بحث ..... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں آ چکی ہے۔

متنجن :- اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ فارسی میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ البتہ اردو میں یہ لفظ عام استعمال ہوتا ہے۔ اس کی اصل عربی لفظ "مُطجّن" ہے۔ "فرہنگ عمید" میں بھی "مطجّن" ہی مندرج ہے۔ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کرکے اس کی اصل کی طرف اشارہ کر دینا چاہیے۔

متھانی :- اس کے معنی a churning nessel بیان کیے ہیں۔ اردو میں یہ لفظ عام طور پر دہی بلوتے کے آلہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مبدل "ندھانی" ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں بھی اسی ہی معنی میں مرقوم ہے۔ مولف نے یہ معنی "متھنی" کے تحت درج کیے ہیں۔ متھنی اور متھانی ایک ہی لفظ کی دو صورتیں ہیں۔ اس لیے ان کے معنی بھی یکساں ہیں۔

مُثلہ :- (musla) بطور عربی لفظ شامل ہے اور اس کے معنی سوال، مسئلہ، مثال اور مثالی سزا بیان کیے ہیں۔ یہاں مولف نے متعدد مختلف المعانی اور مختلف الحرکات الفاظ کو گڈمڈ کرکے خلط مبحث کر دیا ہے۔ سوال وغیرہ کے معنی میں یہ مختلف لفظ "مسئلہ" ہے۔ سین مہملہ سے "مُثلہ" بضم میم و سکون ثا سے مُثلہ (musla) کے معنی ہیں مُردہ کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر چہرہ بگاڑنا، شکنجہ میں کسنا اور عقوبت دینا۔ مثالی سزا کا مفہوم ادا کرنے کے لیے اسی سے ملتا جلتا ایک اور لفظ "مَثلہ" بفتح میم و ضم ثا و فتح لام (masula) ہے۔

مُثمِر :- (musmir) اس کے معنی fruitful یعنی میوہ دار بتلائے ہیں اور مُثمَر (musmir) کے معنی یوں بیان کیے ہیں fruit ripe for gathering, fruitbearing پہلے لفظ مُثمر (musmir) کے معنی غلط درج ہوتے ہیں۔ یہ بات تفصیل سے

اسم فاعل ہے۔ اس کے معنی ہیں مال دار، کثیر المال، ثروت مند، پکے ہوئے پھل کے معنی میں اس کا استعمال ثابت نہیں ہوتا اور نہ اس کا کوئی قرینہ ہے۔

مُجاری:۔ (mujari) بالضم درج ہے اور اس کے معنی current مذکور ہیں۔ عربی میں بالضم "مُجاری" کا ثبوت نہیں ملتا ہے اور اس معنی کا لفظ عربی میں بالفتح "مَجار" ہے، جو "مجاری" بھی لکھا جاتا ہے۔ مگر یہ "مجریٰ" (جاری ہوتے یا بہنے کا مقام) کی جمع ہے۔ پلیٹس نے بھی اس کی اصل یہی بیان کی ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔

مجاز:۔ بالفتح (majaz) درج ہے اور اس کے معنی جائز اور فرضی بتائے گئے ہیں۔ ان دونوں معنوں میں یہ دو مختلف الفاظ ہیں۔ فرضی یا حقیقت کی ضد کے معنی میں بالفتح (majaz) ہے، مگر جائز یا اجازت یافتہ کے معنی میں بالضم (mujaz) ہے۔

مجبوری:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے۔ بلکہ عربی "مجبور" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اسی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔

مُجری:۔ اس کے معنی allowing بتائے ہیں۔ عربی میں تین متشابہ الفاظ ہیں جن کے اعراب بدل جانے سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً "مجریٰ" (majra) کے معنی ہیں جاری ہونے یا بہنے کی جگہ یا راستہ۔ "مُجریٰ" (mujra) جاری شدہ۔ اجراء کیا ہوا۔ "مُجری" (mujri) جاری کرنے والا، اجراء کنندہ۔ مولف نے جو معنی بیان کیے ہیں اس کے لحاظ سے یہاں "مُجری" (majri) ہونا چاہیے۔

مجمر:۔ (majmir) بالفتح بمعنی بخور سوز، آتش دان درج ہے۔ اس معنی میں صحیح لفظ بکسر میم اول و فتح میم ثانی (mijmar) ہے۔ اسی شکل و صورت کا ایک لفظ بالضم میم اول و فتح میم دوم (mujmar) بھی ہے۔ جو بخور یعنی جلائی جانے والی خوشبو مثلاً عود، صندل وغیرہ کے معنی میں ہے۔

مچنگ:۔ بطور فارسی لفظ ایک ساز کے معنی میں شامل ہے۔ فارسی میں اس لفظ کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس کی رائے میں یہ دراصل منہ + چنگ سے مرکب ہے، یعنی منہ سے بجایا جانے والا چنگ۔ پلیٹس کی رائے اگر صحیح ہے تو یہ فارسی اردو کا مرکب لفظ قرار پاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔

محابا:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ عربی میں "محاباۃ" جس کے معنی ہیں درگزر کرنا، طرف داری کرنا، بخشش کرنا، صاف کرنا وغیرہ۔ مگر اردو اور فارسی میں "محابا" بمعنی اندیشہ و ہراس مستعمل ہے۔ چنانچہ اس صورت اور معنی میں یہ فارسی لفظ متصور ہوگا اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہوگا۔ پلیٹس نے اسے فارسی

لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔

محامد: اسے "محدہ" کی جمع بتایا ہے۔ یہ غالباً سہو طباعت ہے۔ یہ "محمدۃ" کی جمع ہے۔

محتسبی: "محتسب" (Mohtasib) کے عہدہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اس صورت اور معنی میں یہ عربی فارسی کا مرکب لفظ ہے، جو "محتسب" پر یائے مصدری بقاعدہ فارسی لگا کر وضع کیا گیا ہے۔

مجوبی: اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ بھی بصورت موجودہ عربی فارسی مرکب لفظ ہے۔

محرومی / محرومیت: یہ دونوں بطور عربی درج ہیں۔ ان میں سے پہلا یعنی "محرومی" تو فارسی قاعدہ سے یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے۔ اس لیے فارسی سمجھا جائے گا، البتہ دوسرا "محرومیت" عربی قاعدہ سے بنا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے ہو سکتا ہے۔

محصلانہ / محصلی: ان کو عربی الفاظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی قاعدے سے بنائے گئے ہیں۔ "محصلانہ" عربی "محصل" پر فارسی لاحقہ نسبت "انہ" لگا کر بنایا گیا ہے اور "محصلی" فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے ان کا اندراج فارسی الفاظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

محظی: (mahzi) ترجیح دینے والا کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عربی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس نے بھی اسے شامل نہیں کیا۔ معلوم نہیں مؤلف کا ماخذ کیا ہے۔

محکومی: بطور عربی لفظ مرقوم ہے۔ یہ بھی "محکوم" سے فارسی قاعدہ کے مطابق اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے ایسا ہی کیا ہے۔

محمدہ: بکسر میم دوم (mahmida) مرقوم ہے۔ صحیح بفتح میم اول و دوم (mahmada) ہے۔

محمن: یہ سہو کتابت ہے۔ "محن" ہونا چاہیے۔ رومن حروف میں صحیح درج ہے۔

محنتانہ: اس کا اندراج بطور عربی لفظ ہوا ہے۔ یہ عربی فارسی کا مرکب ہے، جو "محنت" پر فارسی لاحقہ "انہ" لگا کر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اسے فارسی کے طور پر شامل کرنا چاہیے۔

مخادم: اسے مخدوم کی جمع بتایا ہے۔ عربی کتب لغت میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا۔ لغات سعیدی میں مخدوم کی جمع "مخادیم" مندرج ہے۔ پلیٹس کے خیال میں یہ "اخدم" کی جمع ہو سکتی ہے، جو درست نہیں ہے۔ "اُخدم" کی جمع قاعدہ کے مطابق "اخادم" ہونی چاہیے۔

مختاری: عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب ہے، جو "مختار" پر یائے مصدری کے اضافہ سے فارسی قاعدہ کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا

چاہیے تھا۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔
مُختالہ :۔ فریبی کے معنی میں درج ہے۔ ظاہر ہے یہ "مُختال" کی تانیث ہے۔ اکثر کتب لغت میں "مختال" کے معنی اترانے والا متکبر درج ہیں۔ عربی میں "ختل" مادہ فریب کے معنی میں ہے۔
اس کے معنی فریبی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس مادہ سے مختال مشتق کسی صورت نہیں بنتا۔ البتہ "خیل" مادہ سے "اختیال" مصدر ملتا ہے، جس کے معنی ہیں اترانا، تکبر کرنا۔ اس کا اسم فاعل "مختال" ہے بمعنی متکبر۔
مخلصانہ :۔ بطور عربی لفظ شامل ہے ۔ یہ عربی فارسی کا مرکب لفظ ہے، جو عربی "مخلص" پر فارسی لاحقہ نسبت "انہ" لگا کر بنایا گیا ہے۔
مخلصی :۔ اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ موجودہ صورت میں یہ فارسی ہے۔
مدّاحی : اس کو بھی عربی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔ یہ بھی حسب قاعدہ فارسی وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے اسے بھی فارسی لفظ کے طور پر شامل کرنا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔
مدائح :۔ اسے بھی مدحہ کی جمع بتایا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ مدحہ یا مدحت کی جمع "مِدَح" ہے۔ "مدائح" جمع ہے "مدیح" کی۔
مدبری :۔ عربی ظاہر کیا ہے۔ یہ بھی بقاعدہ فارسی "مدبر" سے اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔
اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔
مدّرسی :۔ یہ بھی "مدرس" سے فارسی قاعدہ کے مطابق وضع کیا گیا ہے اس لیے اسے عربی ظاہر کرنا درست نہیں ہے۔ فارسی کے طور پر درج کرنا چاہیے۔
مُدمغ :۔ اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ یہ فارسی والوں کے دماغ سے عربی طرز پر وضع کر لیا ہے۔ رومی نے یہ لفظ استعمال کیا ہے ؎

اے مدمغ عقلت ایں دانش نداد
کہ خدا ہر درد را درماں نہاد

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لفظ ہندی نہیں فارسی ہے۔
مدھیم :۔ (Madhyam) اسے سرگم کا پانچواں سُر بتایا ہے۔ یہ چوتھا سُر ہے۔ پانچویں سُر کا نام پنچم ہے۔ اردو میں عام طور پر "مدھم" (Madham) بولتے ہیں اور اس کا اختصار "ما" زیادہ استعمال ہوتا ہے۔
مدیح :۔ اس کے معنی praisworthy action (قابل ستایش کام) بیان کیے ہیں۔ یہ لفظ ستایش کے معنی میں مستعمل ہے۔ "المنجد" میں مدیح اور مدوحہ کے معنی جس سے تعریف کی جائے یعنی ستایش، مذکور ہیں۔ دوسری کتب لغت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ inrytxcs
مربہ :۔ عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ عربی میں "مربیٰ" ہے۔ فارسی اور اردو میں

"مربّا" لکھا جاتا ہے ۔"مربّہ" غلط املا ہے ۔

مرتبان :۔ اسے عربی ظاہر کیا ہے ۔ عربی کے کسی لغت میں اس کا سراغ نہیں ملا ۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے ۔ پلیٹس نے اسے فارسی لفظ قرار دیا ہے ۔ پلیٹس کی تائید فرہنگ عمید سے بھی ہوتی ہے ۔ ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ اس کا ماخذ سنسکرت کا "اُمرت بان" ہے ۔

مرجان :۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے ۔ یہ عربی لفظ ہے قرآن مجید کے سورہ "الرحمٰن" میں بھی یہ لفظ آیا ہے ۔ تحقیق کے مطابق یہ سریانی کے لفظ Marganita سے ماخوذ ہے، جو پہلے موتی کے معنی میں استعمال ہوتا تھا اور بعد میں "بسد" کے معنی میں مستعمل ہوا ۔ Fleischer نے اس پر بحث کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اصلاً یہ یونانی لفظ Margarites تھا جو پہلے Margellion کی صورت میں تبدیل ہوا اور آرامی زبان میں جا کر Margalita اور Marganite کی صورتوں میں ظاہر ہوا، جس سے عربی "مرجان" اخذ کیا گیا اب یہ مونگے کے معنی میں مستعمل ہے جو ایک بحری جانور ہے، جو پودے کی شکل کا ہوتا ہے ۔

مردانی :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ اردو لفظ ہے جو مرد یا مردانہ سے اسم مونث بنایا گیا ہے ۔

مرشدی :۔ اسے عربی ظاہر کیا گیا ہے ۔ یہ بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے ۔ اس لیے اسے فارسی تصور کیا جائے گا ۔ پلیٹس نے اس کا اندراج اسی حیثیت سے کیا ہے ۔

مرغا :۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے فارسی میں یہ صورت نہیں ملتی ۔ فارسی میں "مُرغ" ہے بمعنی پرندہ ۔ اس سے اردو والوں نے "مُرغا" بنالیا ہے، مگر اردو میں یہ "خروص" کے معنی میں مستعمل ہے ۔

مرغی :۔ اسے بھی فارسی بتایا ہے ۔ یہ خالص اردو لفظ ہے، جو "مُرغا" کا الف یائے معروف سے بدل کر حسب قاعدہ اسم مونث بنایا گیا ہے ۔ اردو میں یہ بمعنی ماکیاں مستعمل ہے ۔

مرفا/مرفہ :۔ ڈھول کے معنی میں فارسی بتایا ہے ۔ پلیٹس نے بھی یہی لکھا ہے مگر فارسی کتب لغت میں اس کا سراغ نہیں ملا ۔ معلوم نہیں مولف کا ماخذ کیا ہے ۔

مرمر :۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے ۔ یہ لفظ یونانی الاصل ہو سکتا ہے، مگر بصورت موجودہ یونانی نہیں ہے ۔ یونانی میں Marmaros ہے جو لاطینی اور جرمن میں Marmor ہے ۔ صوتی لحاظ سے لاطینی صورت قریب تر ہے ۔ عربی، فارسی اور ترکی میں یہ "مرمر" بولا جاتا ہے "المنجد" میں اسے یونانی الاصل بتایا گیا ہے ۔ اردو میں یہ فارسی سے آیا ہے اس لیے اس

کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا جا سکتا ہے۔

مریدی :۔ اسے عربی ظاہر کیا ہے۔ یہ بھی "مرید" سے بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے اسم کیفیت بنایا گیا ہے اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

مزاخ :۔ (Mazakh) اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ اردو لفظ ہے۔ یہ عربی "مذاق" کی بگڑی ہوئی صورت ہے ۔

مزارِع :۔ اسے "مزرع" کی جمع بتایا ہے۔ یہ "مزرعہ" کی جمع ہے ۔

مزامیر :۔ اسے "مزمور" کی جمع بتایا ہے۔ یہ درست ہے، مگر "مزمار" کی جمع بھی ہے۔ "مزمور" کے معنی ہیں نغمہ یا گیت اور "مزمار" ایک آلہ موسیقی کا نام ہے ۔

مزدور :۔ بالفتح (Mazdur) مرقوم ہے۔ صحیح بالضم (Mazdur) ہے، جو "مُزد" اور "ور" سے مرکب ہے۔ اردو میں بالفتح ہی بولتے ہیں۔ پلیٹس نے بالفتح کو عامیانہ لہجہ قرار دیا ہے ۔

مزگان :۔ زائے منقوطہ سے درج ہے۔ یہ ژائے فارسی سے "مژگاں" ہے۔

مساحت :۔ بالفتح (Masahat) مرقوم ہے۔ صحیح بالکسر (Misahat) ہے۔

مساحی :۔ بہ تخفیف سین بے نقطہ (Masahi) بطور عربی لفظ شامل ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بصورت موجودہ یہ عربی لفظ نہیں ہے۔ فارسی قاعدہ سے "مسّاح" پر یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے۔ اس لیے فارسی یا عربی فارسی متصور ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ صحیح بفتح سین مشدد (Massahi) ہے۔ پلیٹس نے اسی طرح درج کیا ہے۔

مسافری :۔ یہ بھی عربی فارسی کا مرکب لفظ ہے جو "مسافر" پر فارسی کی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے۔ اس لیے اسے فارسی ظاہر کرنا چاہیے تھا۔

متاجری :۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ بھی "متاجر" سے بقاعدہ فارسی بنا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

مستحیل :۔ اس کے معنی تبدیل شدہ بتائے ہیں۔ یہ استحالہ سے اسم فاعل ہے۔ اس کے معنی تبدیل ہونے والا کے علاوہ محال اور باطل بھی ہیں۔ فرہنگ عمید، المنجد اور مصباح اللغات میں یہ معنی مذکور ہیں مگر مولف نے ان کو نظر انداز کر دیا ہے۔

مستغنیانہ :۔ Mustaghniyana اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب ہے جو "مستغنی" پر فارسی لاحقہ نسبت "انہ" لگا کر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ پلیٹس نے اسے فارسی ظاہر کیا ہے ۔

مستوری :۔ بصورت موجودہ یہ بھی عربی فارسی مرکب ہے جو "مستور" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔

اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

مسجد: بکسر جیم (Masjid) اور بفتح جیم (Masjid) دونوں کے معنی Mosque بتائے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ عبادت خانہ یا سجدہ گاہ کے معنی میں بکسر جیم Masjid ہے اور بفتح جیم (Masjid) پیشانی یا عضو سجدہ کے معنی میں ہے۔ مولف نے دونوں میں فرق نہیں کیا۔

مسعد / مسعود: ان کا اندراج متبادل الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ صحیح لفظ "مسعود" ہے "مسعد" درست نہیں ہے۔ "المنجد" میں یہ صراحت موجود ہے کہ اسے "مسعد" نہیں کہتے۔

مسکینی: عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ یہ عربی "مسکین" پر یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

مسٔلت: عربی میں مسٔلہ ہے اور اردو میں "مسٔلہ" کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ املا درست نہیں۔

مسلمانی: اسے بھی عربی بتایا ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے، جو "مسلمان" پر یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے۔ خود "مسلمان" بھی عربی نہیں ہے بلکہ فارسی والوں کا تصرف ہے۔

مسمار: تباہی کے معنی میں عربی لفظ کی حیثیت سے شامل ہے۔ عربی میں یہ میخ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں البتہ تباہی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ گویا اس معنی میں یہ اردو لفظ ہے۔

مشاطگی: تعجب ہے کہ اسے بھی عربی لفظ ظاہر کیا ہے، حالانکہ عربی میں گاف نہیں ہے۔ بشکل موجودہ یہ فارسی ہے، جو فارسی قاعدہ کے مطابق "مشاطہ" پر "گی" کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔ مشاطہ عربی ہے جو فارسی اور اردو میں مستعمل ہے۔

مشائخ: اسے "شیخ" کی بے قاعدہ جمع بتایا ہے۔ یہ "مشیخہ" کی جمع ہے، جو "شیخ" کی بے قاعدہ جمع ہے۔ گویا یہ "شیخ" کی جمع الجمع ہے۔

مشتاقانہ: اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے۔ یہ بھی فارسی قاعدہ کے مطابق "مشتاق" پر لاحقہ نسبت "انہ" بڑھا کر وضع کیا گیا ہے۔

مشغل (Mushghal) بمعنی مصروف بطور عربی لفظ درج ہے۔ عربی میں "مشغل" نہیں البتہ "مشغول" ہے اور اردو میں بھی "مشغول" ہی مستعمل ہے۔ مولف کو مغالطہ ہوا ہے۔

مشغولی: بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے بلکہ "مشغول" عربی سے بقاعدہ فارسی اسم کیفیت بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

مشفقانہ: اسے بھی عربی ظاہر کیا ہے۔ یہ بھی فارسی قاعدہ کے مطابق عربی "مشفق" پر "انہ" لاحقہ نسبت بڑھا کر بنایا گیا ہے۔

مشکوری: یہ ترکیبی اور معنوی دونوں حیثیتوں سے فارسی ہے۔ جو فارسی "مشکور" پر یائے مصدری کے اضافہ سے

بناہے اس کا مادہ عربی "شکر" ہے۔ جس سے مشکور بمعنی شاکر خلاف قاعدہ ہے۔

مشموم:۔ اس کے ایک معنی sweet smelling لکھے ہیں۔ یہ اسم مفعول ہے، جس کے معنی ہیں، جس کو سونگھا گیا۔ اس میں خوشبو یا بدبُو کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ البتہ مجازاً "مُشک کو بھی کہتے ہیں۔

مِصر:۔ اس کے معنی Egypt اور Cairo بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے لغوی معنی تو "شہر" ہیں البتہ ایک ملک کا نام بھی ہے، جس کو انگریزی میں Egypt کہتے ہیں جہاں تک Cairo کا تعلق ہے تو یہ ایک شہر کا نام ہے جو مصر کا دارالحکومت ہے جس کو عربی میں "قاہرہ" کہا جاتا ہے۔

مصطکی:۔ اسے یونانی ظاہر کیا ہے بصورت موجودہ یہ یونانی نہیں ہے بلکہ یونانی Mastixo. کی معرب صورت ہے اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ عربی میں یہ الف مقصورہ سے ہے، جس کا تلفظ "مصطکا" ہے مگر اردو اور فارسی میں عموماً یائے معروف سے بولتے ہیں۔ اصلاً صحیح کاف تازی ہی سے ہے، مگر گاف سے بھی لکھتے اور بولتے ہیں۔

مِصقل:۔ (Miskal) بطور عربی لفظ درج ہے اور اس کے معنی anything used in polishing مرقوم ہیں۔ عربی میں "مِصقل" بمعنی خطیب و بلیغ ہے البتہ صیقل کرنے کا آلہ کے معنی میں "مِصقلہ" ہے۔ حوالہ کے لیے فرہنگ عمید اور المنجد دیکھیے۔

مصوّری:۔ اسے عربی ظاہر کیا ہے۔ یہ بصورت موجودہ عربی فارسی مرکب ہے اس لیے فارسی لفظ کے طور پر درج ہونا چاہیے۔

مضبوطی:۔ یہ اس صورت میں عربی نہیں ہے، بلکہ "مضبوط" سے بقاعدہ فارسی بنایا گیا ہے۔

مضطربانہ:۔ بشکل موجودہ عربی نہیں ہے۔ فارسی لاحقہ نسبت "انہ" کے اضافہ سے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

مطبخی:۔ cook کے معنی میں سنسکرت بتایا ہے۔ یہ صریحاً غلط ہے۔ یہ عربی مطبخ پر یائے فاعلی کے اضافہ سے بنا ہے۔ اس لیے عربی فارسی کہنا چاہیے۔

مطربی:۔ یہ بھی موجودہ شکل میں عربی فارسی مرکب ہے، مگر اسے فارسی ظاہر کیا گیا ہے۔

مُطَّرِد:۔ (Muttarid) بمعنی جاری، مرقوم ہے "المنجد" اس کے معنی "عام" جس میں شدوذ نہ ہو بیان کیے گئے ہیں۔

مطنجن:۔ (Mutanjan) پلاؤ کے معنی میں بطور عربی درج کر کے یہ صراحت کی ہے کہ صحیح "متنجن" ہے یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ عربی میں نہ "مطنجن" ہے اور نہ "متنجن"۔ عربی میں نون کے بغیر مطجن (Mutajjan) ہے جو المنجد" کے بیان کے مطابق یونانی الاصل ہے۔

مطول :- یہ لفظ دو طرح درج ہے یعنی matul (مَطُول) قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنے والا اور مِطول (Mitwal) بمعنی نرم ۔ عربی میں ان معنوں میں کسی صورت کا ثبوت نہیں ملا ۔ پہلی صورت "مطُول" matul کا تو سراغ ہی نہیں ملا ۔ دوسری صورت "مِطوَل" (Mitwal) "المنجد" میں موجود ہے ۔ مگر اس کے معنی رسّی یا مہار بتائے گئے ہیں ۔ مولف کے بیان کردہ معانی کا ثبوت نہیں ملا ۔

مظلومی / مظلومیت :- ان دونوں کو عربی الفاظ کے طور پر درج کیا ہے ۔ "مظلومی" عربی فارسی مرکب ہے جو عربی "مظلوم" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے ۔ اس لیے یہ تو فارسی لفظ متصور ہوگا البتہ "مظلومیت" عربی قاعدہ کے مطابق ہے ۔

معابد :- اسے "عبد" اور "معبد" کی جمع بتایا ہے ۔ یہ "معبد" کی تو جمع ہے ، مگر "عبد" کی جمع الجمع بھی ہے ۔

معارف :- اسے "معرفہ" کی جمع بتایا ہے ۔ یہ "مَعرَفہ" Ma'arafa کی جمع بھی ہے مگر اس "معرَفہ" کے معنی ہیں گھوڑے کی گردن پر ایال کی جگہ ۔ اردو اور فارسی میں "علوم" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ اس معنی میں یہ "معرف" کی جمع ہے ، جس کے معنی انسان کا چہرہ ہیں ، جس سے انسان کی پہچان ہوتی ہے ۔ مجازاً یہ محاسن اور علوم کے معنی میں بھی مستعمل ہے ۔

معافی :- بخشش ، درگزر وغیرہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے ۔ عربی میں "مُعافی" (Muafi) اسم فاعل ہے ، اس لیے اس کے معنی ہوں گے درگزر کرنے والا اور "مُعافیٰ" (Muafa) اسم مفعول ہے جس کے معنی ہیں درگزر کیا ہوا ۔ یہی "معافیٰ" اردو اور فارسی میں "معاف" کی صورت میں مستعمل ہے ۔ اس پر یائے مصدری بڑھا کر "معافی" اسم کیفیت بمعنی درگزر بنایا گیا ہے ۔ اس لیے "معافی" فارسی لفظ قرار پاتا ہے ۔ پلیٹس نے فارسی ہی ظاہر کیا ہے ۔

معاقل :- اسے "معقلہ" کی جمع بتایا ہے ۔ جو درست ہے ۔ مگر یہ "معقل" کی جمع بھی ہے (دیکھیے ، فرہنگ عمید و المنجد)

معاقلت :- خون بہا کے معنی میں مرقوم ہے اس معنی میں "معقلہ" ہے ، معاقلت نہیں ۔

معبد :- بکسر بائے موحدہ (Ma'bid) مندرج ہے ۔ صحیح بائے مفتوح سے (Ma'bad) ہے ۔

معتبری :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ یہ بصورت موجودہ عربی فارسی مرکب ہے ، جو "معتبر" پر یائے مصدری کے اضافہ سے بنایا گیا ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔

معجوم / معجون :- ان کا اندراج متبادل الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ ان میں سے معجون تو صحیح ہے ، مگر "معجوم" غلط ہے یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی بگڑی ہوئی صورت ہے ۔

معزولی:۔ اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔ بشکل موجودہ یہ عربی نہیں ہے۔ یہ حسب قاعدہ فارسی "معزول" پر یائے مصدری کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا: جیسا کہ پلیٹس نے کیا ہے۔

معشوقی / معشوقیت:۔ ان دونوں کا اندراج عربی الفاظ کی حیثیت سے کیا گیا "معشوقی" تو عربی فارسی مرکب ہے، جو فارسی قاعدہ سے وضع کیا گیا ہے، البتہ "معشوقیت" عربی قاعدہ سے بنا ہے۔

معقولی / معقولیت:۔ یہ دونوں متبادل عربی الفاظ کی حیثیت سے مندرج ہیں۔ اسم کیفیت کے طور پر "معقولی" تو عربی فارسی مرکب سمجھا جائے گا، البتہ "معقولیت" عربی قاعدہ کے مطابق ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اردو اور فارسی میں "معقولی" عموماً علم معقولات کے ماہر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ "معقولیت" کے معنی میں اس کا استعمال شاذ ہے۔

معماری:۔ یہ بھی عربی فارسی مرکب ہے، جو "معمار" پر فارسی قاعدہ کے مطابق یائے مصدری لگا کر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اسے فارسی ظاہر کرنا چاہیے تھا۔ پلیٹس نے ایسا ہی کیا ہے۔

معنقہ:۔ بالفتح (Ma'naka) مرقوم ہے اور اس کے معنی cellar مذکور ہیں۔ اس معنی میں صحیح بکسر میم Mi'naqa ہے (دیکھیے المنجد)

معیوبی:۔ یہ عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے، کیونکہ یہ فارسی قاعدہ کے مطابق بنایا گیا ہے۔ البتہ معیوب عربی ہے۔

مُغچہ:۔ Mughcha کے معنی "بازو کے نیچے کا زخم" ہیں۔ یہ لفظ صرف پلیٹس نے درج کیا ہے، مگر کسی اور لغت میں نہیں ملا۔ بالضم "مُغ" آتش پرست کو کہتے ہیں۔ اگر "مُغچہ" کو اس کی تصغیر قیاس کیا جائے تو بات نہیں بنتی۔ البتہ بالفتح "مَغ" (Magh) گہرائی کے معنی میں آتا ہے۔ اگر اس کی تصغیر Maghcha سمجھا جائے تو اس کے معنی کم یا چھوٹی گہرائی ہوں گے اور زخم کے معنی کا ایک قرینہ ہو سکتا ہے۔

مغرب:۔ بالفتح را (Maghrab) اور بکسر را Maghrib دونوں طرح درج کیا ہے۔ صحیح بکسر رائے مہملہ Maghrib ہے۔

مغرور:۔ عربی لفظ کے طور پر متکبر کے معنی میں شامل ہے۔ عربی میں اس کے کئی معنی ہیں فریب خوردہ۔ متکبر کے معنی میں یہ فارسی یا اردو والوں کا تصرف ہے۔ اگر اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر مقصود تھا تو اس کے اصلی معنی درج کرنے کے بعد اردو میں متداول معنی کی صراحت کی جانی چاہیے تھی۔

مغلانی:۔ اسے فارسی ظاہر کیا ہے۔ یہ "مغل" کی تانیث ہے جو اردو قاعدہ کے مطابق بنائی گئی ہے۔ اسے اردو سمجھا

جائے گا۔

مغناطیس :۔ (Maghnatis) اس کا اندراج یونانی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ یہ اگرچہ یونانی الاصل ہے مگر یہ اس کی معرب صورت ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کرنا چاہیے تھا۔ البتہ اس کی اصل کی طرف بھی اشارہ کیا جاسکتا تھا۔ فرہنگ عمید میں اسے عربی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کی اصل یونانی Maghnetis یا Maghnetes ہے۔

مغیلاں :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی ہے عربی میں "اُمّ غیلان" ہے، جس میں تصرف کر کے فارسی میں "مغیلاں" بنا لیا گیا۔

مفلوک :۔ یہ عربی لفظ کے طور پر درج ہے عربی میں اس کا وجود نہیں ہے۔ یہ فارسی والوں نے عربی طرز پر "فلک" سے وضع کر لیا ہے اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

مقابا :۔ صندوقچہ کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ عربی اور فارسی میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ ظاہر کیا ہے اور فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔

مقروق / مقروقہ :۔ بطور عربی لفظ درج ہے۔ عربی میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ ترکی لفظ "قرق" سے اردو والوں نے عربی طرز پر قرق کیا ہوا کے معنی میں اسم مفعول بنا لیا ہے۔ قاعدہ کی رُو سے یہ غلط لفظ ہے۔ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

مقصورہ :۔ اس کے معنی خلاصہ اور ناقص وغیرہ درج ہیں۔ یہ لفظ وسیع مکان، کمرا، محراب مسجد اور امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

مقنع :۔ بالفتح (Makna)، بمعنی برقع یا حجاب مرقوم ہے۔ بالفتح "مقنع" کے معنی ہیں۔ قابل اعتماد گواہ۔ برقع وغیرہ کے معنی ہیں بالکسر "مقنع" (Mikna) اور "مقنعہ" استعمال ہوتے ہیں۔

مقیش :۔ عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ عربی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ البتہ "بہار عجم" کے اندراج سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فارسی میں مستعمل ہے۔ فارسی میں یہ بفتح یائے مشددہ (Muqayyash) ہے اور اردو میں یا لینہ سے (Muqqaish) ہے۔

مقیم :۔ بالفتح (Mukim) فارسی لفظ کے طور پر درج ہے اور اس کے معنی (Broker) بتائے ہیں۔ فارسی میں اس معنی میں میم مفتوح کے ساتھ اس کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس نے بالضم "مُقیم" ہی کے تحت دوسرے معانی کے علاوہ یہ معنی بھی درج کر دیے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں بالضم ہے اور اس معنی میں اردو قرار دیا ہے۔

مکارہ :۔ اسے "مکروہ" کی جمع ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ "مکروہ" کی جمع نہیں بلکہ "مکرہ"

اور "مکرہۃ" کی جمع ہے۔ البتہ "مکرہ" بمعنی مکروہ ہے۔

مُلّا :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ ہے، جو فارسی والوں نے عربی "مولیٰ" سے وضع کر لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ فرہنگ عمید میں بطور فارسی درج ہے۔ پلیٹس نے اسے ترکی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔

ملنگ :۔ اسے دکنی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے جو اردو اور پنجابی میں بھی اکثر استعمال ہوتا ہے۔ اس پر مفصل بحث ... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں ہو چکی ہے۔

ملیک :۔ اس کے معنی بادشاہ اور راہ زن بتائے ہیں۔ بادشاہ کے معنی میں تو یہ درست ہے۔ مگر راہ زن یا قزاق کے معنی میں فارسی اور عربی کتب لغت سے اس کا ثبوت نہیں ملا۔

منجنیق :۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ معرب ہے۔ اس کا ماخذ فارسی "من چہ نیک" بتایا جاتا ہے مگر "فقہ اللغہ" کے مطابق یہ عامیانہ توجیہہ ہے۔ یہ منجنیق کی تصحیف ہے۔ یونانی میں Maghghanikon ہے۔

مندرس :۔ اس کے معنی obliterated cancelled مرقوم ہیں۔ یہ معنی درست ہیں۔ لیکن یہ پرانے لباس کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ اردو میں تو اُترن کے معنی میں آتا ہے۔ کسی اردو لغت میں اس معنی کا نہ ہونا تعجب انگیز ہے۔

موسیقی :۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ یونانی الاصل تو ہے، مگر بصورت موجودہ یہ معرب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔ یونانی میں یہ لفظ Mousike ہے۔ اس کی لاطینی صورت Musica ہے۔ یہ دراصل Musc سے مشتق ہے۔ یہ یونانی صنمیات میں علم و ہنر کی تین دیویوں کا نام ہے۔

مونگیا :۔ اس کے معنی "سُرخ رنگ کا" بتلائے ہیں۔ اگر اسے مونگے سے مشتق سمجھا جائے تو یہ معنی قرینِ قیاس ہیں۔ مگر اردو میں یہ لفظ عام طور پر ہلکے سبز رنگ کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس معنی میں یہ "مونگ" سے مشتق ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں یہی معنی مذکور ہیں۔ البتہ پلیٹس نے دونوں معنی میں الگ الگ درج کیا ہے۔

مہار :۔ بالفتح (Mahar) بطور فارسی لفظ درج ہے۔ یہ دراصل عربی لفظ بکسرِ اول (Mihar) ہے۔ البتہ فارسی میں بالفتح ہی استعمال ہوا ہے۔ عمید نے بالکسر ہی درج کیا ہے۔ اس کا اندراج بالکسر (Mihar) عربی لفظ کے طور پر کر کے یہ صراحت کرنی چاہیے تھی کہ فارسی میں بالفتح بھی مستعمل ہے۔ اس لفظ پر مفصل بحث

"جائزہ" جلد دوم و جلد سوم میں آ چکی ہے۔

مہام :۔ اسے "مہمہ" کی جمع بتایا ہے ۔ یہ "مہم" کی جمع ہے۔ "مہمہ" کی جمع "مہمات" ہے۔

مہترانی :۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ اردو ہے، جو فارسی "مہتر" پر اردو قاعدہ کے مطابق "انی" لاحقہ تانیث کے اضافہ سے اسم مونث بنایا گیا ہے۔ لفظی تصرف کے علاوہ اردو میں یہ لفظ جس معنی میں استعمال ہوتا ہے، فارسی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے یہ لفظ لفظی اور معنوی دونوں طرح اردو ہے۔

مہوس :۔ حریص اور کیمیا گر کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے یہ عربی میں "مہوّس" (Mahawwas) بمعنی خبطی، فاتر العقل استعمال ہوتا ہے۔ فارسی میں اسے حریص اور ہوس ناک کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے ۔ بعد میں اس میں کیمیا گر کا مفہوم بھی شامل ہو گیا ۔ بہر حال یہ فارسی اور اردو کا معنوی تصرف ہے ۔

میدا :۔ بطور فارسی لفظ باریک آٹے کے معنی میں مرقوم ہے ۔ اس کا صحیح املا "میدہ" ہے۔

میراثن :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا ہے ۔ یہ اردو لفظ ہے جو اردو قاعدہ کے مطابق "میراثی" سے اسم مونث بنایا گیا ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

میراثی :۔ گانے والی قوم کے معنی میں بطور عربی لفظ شامل ہے ۔ اس معنی میں یہ عربی نہیں بلکہ اردو ہے ۔ پلیٹس نے اسے "میراث" سے ماخوذ قرار دیا ہے، کیونکہ اس قوم کو گانے بجانے کا پیشہ میراث میں ملتا ہے ۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہ "مرثیہ" سے اخذ کیا گیا ہے۔ بہرحال اس کا ماخذ جو بھی ہو موجودہ صورت و معنی میں اردو لفظ ہے ۔

میمون :۔ مبارک اور بندر کے معنی میں اسے عربی لفظ بتایا ہے ۔ مبارک کے معنی میں تو یہ واقعی عربی لفظ ہے، جو "یمن" بمعنی برکت سے مشتق ہے ۔ مگر بندر کے معنی میں یہ ایک الگ فارسی لفظ ہے ۔ چنانچہ فرہنگ عمید میں مبارک کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر اور بندر کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر الگ الگ درج کیا ہے۔

مینار :۔ (Minar) اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا ہے ۔ عربی میں منار یا منارہ ہے ۔ یائے تحتانی کا اضافہ اردو والوں کا تصرف ہے ۔ اس لیے بصورت موجودہ اسے اردو ظاہر کرنا چاہیے۔

ن

نارنگی :۔ سنگترہ کے معنی میں سنسکرت

لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی میں بھی "نارنگی" مستعمل ہے اور "نارنگ" بھی جس سے یہ مشتق ہے۔ اس لفظ پر بہت تفصیل کے ساتھ .... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں بحث آچکی ہے،

نانا:۔ اسے بھی سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ یہ غالباً سہو طباعت ہے۔ ورنہ اس کے فارسی ہونے پر اہل لغت کا اتفاق ہے۔

ناسوت:۔ اس کے معنی انسانی فطرت اور انسانیت بیان کیے گئے ہیں۔ یہ اس لفظ کا ایک معنوی پہلو ہے۔ یہ لفظ عموماً اجسام یا عالم مادی کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہ معنی فرہنگ عمید اور فرہنگ آصفیہ میں بھی مذکور ہیں۔ مگر مولف نے اس مشہور معنی کو نہیں لیا۔

ناغہ:۔ اس کا اندراج ترکی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ فارسی اور ترکی میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ بصورت موجودہ اسے اردو لفظ سمجھنا چاہیے۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد دوم اور سوم میں بحث ہو چکی ہے۔

نجیب زادہ:۔ اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔ اس کا جزو اول "نجیب" تو عربی ہے، مگر جزو ثانی "زادہ" فارسی ہے، گویا یہ عربی فارسی کا مرکب ہے۔ اس لیے اسے عربی کہنا درست نہیں ہے۔

نجیب زادی:۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ تو بصورت موجودہ عربی کیا، فارسی بھی نہیں رہا، بلکہ اردو بن گیا ہے، کیونکہ "نجیب زادہ" تانیث اردو قاعدہ کے مطابق بنائی گئی ہے۔

نرمی۔ نرمیت:۔ ان کا اندراج متبادل الفاظ کے طور پر فارسی الفاظ کی حیثیت سے کیا ہے۔ "نرمی" تو واقعی فارسی ہے۔ مگر "نرمیت" کسی نے "نرم" سے عربی طرز پر بنا لیا ہے، جو غلط ہے۔ اگر اسے غلط العوام کی صورت میں شامل کرنا ضروری سمجھا جائے تو پھر اردو لفظ کے طور پر درج کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ نہ فارسی میں مستعمل ہے نہ عربی میں۔ صرف اردو میں استعمال ہوتا ہے۔

نزاکت:۔ اسے عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ عربی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فارسی لفظ "نازک" سے عربی طرز پر وضع کیا گیا ہے۔ یہ اگرچہ قاعدہ کے لحاظ سے غلط ہے، مگر فارسی اور اردو میں مستعمل ہے۔

نسائم:۔ اسے "نسیم" کی جمع بتایا ہے۔ "المنجد" میں "نسیم" کی جمع "نسام" مذکور ہے۔ صراح اور مفتاح اللغات میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ گویا "نسیم" کی جمع کے طور پر "نسائم" محتاج ثبوت ہے۔

نشتر:۔ بالفتح (Nashtar) مرقوم ہے صحیح بالکسر (Nashv) ہے "جو نیش تر" کا مخفف ہے۔ فارسی کتب لغت میں بالکسر ہی مندرج ہے۔ پلیٹس نے بالفتح کو عامیانہ قرار دیا ہے۔

نَشو:۔ (Nashv) عربی لفظ کے طور پر شامل

ہے اور معنی negitation مرقوم ہیں۔ اصلاً یہ عربی لفظ ہے "نشا"… جس کے معنی ہیں نیا پیدا ہونا، پرورش پانا۔ البتہ فارسی میں یہ "نشو" (Nashv) کی صورت میں اُگنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ گویا موجودہ صورت و معنی کے لحاظ سے یہ فارسی ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج کرنا چاہیے تھا۔

نشوہ:۔ (Nashwa) عربی لفظ کے طور پر درج ہے، اور معنی drunkenness مذکور ہیں۔ اصل اور معنی کے لحاظ سے یہ درست ہے، مگر اردو میں "نشوہ" کوئی استعمال نہیں کرتا، بلکہ اس کی جگہ "نشہ" مستعمل ہے۔ اس لیے یا تو "نشوہ" کے تحت یہ صراحت کی جاتی کہ اردو میں "نشہ" مستعمل ہے یا "نشہ" الگ سے درج کرکے وضاحت کی جاتی کہ اس کی اصل عربی "نشوہ" ہے۔

نضج:۔ (Nazj) بمعنی پختہ درج ہے۔ اس معنی میں "نضیج" (Nazij) بروزن عزیز ہے۔

نظران:۔ بمعنی دید بطور عربی درج ہے۔ اس معنی میں "نظر" ہے۔ "نظران" کا ثبوت نہیں ملا۔ البتہ یہ فارسی قاعدہ سے "نظر" کی جمع ہو سکتی ہے۔

نقص:۔ بالضم (Nuks) مرقوم ہے۔ صحیح بالفتح (Naks) ہے۔ چنانچہ پلیٹس نے بالضم کو علیانہ قرار دیا ہے۔ (Nukt)

نقط:۔ بضم نون و سکون قاف کو نقطہ کی جمع بتایا ہے۔ اس معنی میں صحیح بضم اول و فتح ثانی و سکون ثالث (Nukat) ہے۔

نکائی:۔ نیکی کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی میں نیکوی یا نکوئی ہے۔ یہ غالباً اردو والوں نے "نیک" سے اسم کیفیت بنا لیا ہے، جو فارسی میں مستعمل نہیں ہے۔ اردو میں بھی شاذ ہے۔ اردو میں عموماً اس معنی میں نیکی استعمال ہوتا ہے۔

نکھاد:۔ ایک سُر کا نام بتایا ہے اور سنسکرت ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ سنسکرت نہیں بلکہ ہندی ہے۔ سنسکرت میں اسے "نشاد" کہتے ہیں۔ یہ سرگم کا آخری یا ساتواں سُر ہے، جسے اختصار کے طور پر "نی" بھی کہتے ہیں۔ یہ آواز کے سب سے بلند درجہ کا نام بھی ہے، جسے نکھاد گرام کہتے ہیں۔

نمش:۔ (Namash) دودھ یا بالائی سے بنے ہوئے ایک کھانے کے معنی میں سنسکرت لفظ ظاہر کیا ہے۔ یہ سنسکرت لفظ نہیں ہے۔ ان معنوں اور اس صورت میں کسی اور زبان میں نہیں ملتا۔ یہ دراصل فارسی لفظ "نمشک" ہے بمعنی سرشیر (بالائی)۔ اردو والوں نے ترخیم کرکے بنا لیا ہے۔ بہرحال موجودہ صورت و معنی میں یہ اردو لفظ ہے اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے۔

نواسی:۔ بیٹی کی بیٹی کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ بصورت موجودہ یہ اردو لفظ ہے، جو فارسی "نواسہ" سے بقاعدہ اردو اسم مونث بنایا گیا ہے اس لیے اسے اردو تصور کیا جائے گا۔ "نواسہ" فارسی میں پوتے کے لیے بھی استعمال ہوتا

ہے، مگر اردو میں صرف دختر زادہ کے لیے مستعمل ہے۔

نورانی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ لفظ اس صورت میں عربی میں مستعمل نہیں ہے۔ فارسی والوں نے صفت نسبتی بنالی ہے۔

نورس / نورستہ / نورسیدہ :۔ ان کا اندراج مبدّلات کے طور پر ہوا ہے۔ یہ نہ ایک دوسرے کا بدل ہیں نہ مترادف۔ "نورس" اسم فاعل ترکیبی ہے، جس کے معنی ہیں نیا پہنچنے والا، نیا بالغ ہونے والا یا تازہ پکنے والا۔ "نورستہ" اسم مفعول ہے جس کے معنی ہیں نیا اُگا ہوا۔ "نورسیدہ" بھی اسم مفعول ہے نیا پہنچا ہوا یا تازہ پکا ہوا کے معنی ہیں۔ ان میں جو فرق ہے وہ واضح ہے۔ اس لیے ان کو مترادفات اور متبادلات کی حیثیت سے درج کرنا درست نہیں ہے۔ الگ الگ درج کر کے مناسب تشریح کرنی چاہیے تھی۔

نوشاد :۔ اس کے معنی ایک شہر کا نام درج ہیں۔ یہ معنی درست بھی ہوں تو غیر ضروری ہیں۔ "نوشاد" نئے بیاہے ہوئے یا دولھا کو کہتے ہیں۔ نوشاہ اسی کا مبدّل ہے۔ مگر مؤلف نے یہ معنی نہیں دیے۔

و

وادی :۔ مشہور معنی کے علاوہ یہ موسیقی کی ایک اصطلاح بھی ہے۔ اصطلاح موسیقی میں وادی اُس سُر کو کہتے ہیں، جس پر کسی راگ کی بنیاد قائم ہو۔ اگر یہ سُر راگ میں سے نکال دیا جائے تو راگ کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس سے دوسرے درجہ کا سُر جو راگ کا رُوپ نکھارنے میں مدد دیتا ہے "سم وادی" کہلاتا ہے۔ مولف نے اس معنی کا ذکر نہیں کیا۔

وارثی :۔ وراثت کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ اس معنی میں یہ لفظ پڑھنے سننے میں نہیں آیا۔ البتہ فارسی قاعدہ کے مطابق یائے مصدری کا اضافہ کر کے "وارث" سے اسم کیفیت "وارثی" بنایا جا سکتا ہے۔ مگر یہ لفظ اس صورت اور معنی میں مستعمل نہیں ہے۔ البتہ یہ لفظ صفت نسبتی کی حیثیت سے ایک سلسلہ طریقت کے پیروکاروں کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ سلسلہ مشہور بزرگ اور صوفی سید وارث علی شاہ صاحب کی طرف منسوب ہے۔ جن کا مزار بھارت کے ضلع بیلی بھیت میں ایک مقام دیوا شریف میں ہے۔ اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والے کو وارثی کہتے ہیں۔ مگر مولف کو اس معنی کا علم نہیں۔

واسوخت :۔ اس کی تشریح ان الفاظ میں کی گئی ہے: "an impassioned style in poetry". یہ تعریف ناکافی ہے۔ واسوخت اس صنف سخن کا نام ہے، جس میں شاعر عشق اور معشوق کی مذمت کرتا ہے اور اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔

وتد :- اس کے معنی صرف میخ بتلائے ہیں - یہ اس کے لغوی معنی ہیں - اصطلاح عروض میں "وتد" سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں - اگر اس کے پہلے دو حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہو تو اسے وتد مجموعے یا مقرون کہتے ہیں - اگر پہلا متحرک، دوسرا ساکن اور تیسرا متحرک ہو تو وتد مطروق کہتے ہیں - یہ تصوف کی اصطلاح بھی ہے - اولیاء اللہ کے ایک خاص گروہ کو "اوتاد" کہتے ہیں، جس کا واحد "وتد" ہے - مولف نے ان میں سے کسی معنی کا ذکر نہیں کیا -

وِثاق :- (wisak) اس کی تشریح یوں کی گئی ہے: "stipulating, pledging one's faith, entering in to Confederacy" اس کے اصل معنی قید، بند اور رسی ہیں - یہ اس کے مجازی معنی ہوسکتے ہیں اس معنی میں آج کل "وفاق" استعمال ہوتا ہے -

ورثہ :- میراث کے معنی میں بطور عربی لفظ شامل ہے - عربی میں یہ لفظ اس معنی میں نہیں ملتا - عربی میں "ورثہ" جمع ہے "وارث" کی - یہ معنی اردو والوں کا تصرف ہے -

وضعی :- اس کی تعریف یوں کی ہے: "of or relating to a situation" یہ جعلی کے معنی میں بھی مستعمل ہے، "وضعی حدیث" اور "مصدر وضعی" کی تراکیب میں یہ جعلی کے معنی میں ہے - مولف نے اس معنی کا ذکر نہیں کیا -

ہ

ہذیان :- بسکون ذال معجمہ (Hazyan) بطور عربی لفظ درج ہے - عربی میں یہ بفتح اول و دوم و سوم (Hazayan) ہے - البتہ اردو میں بسکون دوم بھی بولتے ہیں - اس کا صحیح تلفظ درج کرنے کے بعد یہ وضاحت کی جاسکتی تھی کہ اردو میں دال ساکن کے ساتھ بھی مستعمل ہے -

ہلاکت :- عربی لفظ کے طور پر درج ہے - عربی میں اس کا سراغ نہیں ملتا - یہ فارسی والوں نے "ہلاک" سے عربی طرز پر اسم کیفیت بنالیا ہے - اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیئے -

ہلکان :- یہ بھی عربی لفظ کے طور پر درج ہے - یہ اردو والوں کا وضع کردہ ہے - لیکن اس کی اصل عربی ہے - فرہنگ آصفیہ میں اردو لفظ کے طور پر شامل کیا ہے -

ہندبا :- اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے - یہ لفظ فارسی اور عربی دونوں میں مستعمل ہے - "ڈابا" کے خیال میں یہ پہلوی "ہندبا" سے ماخوذ ہے، جو یونانی entibioi سے ماخوذ ہے - لونر کا خیال ہے کہ "ہند با" معرب ہے سریانی لفظ "antibiya" کا جو ماخذ ہے یونانی intybos سے -

ہودج / ہودہ :- ان دونوں کا اندراج عربی الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے - "ہودج"

عربی میں مستعمل ہے، مگر "ہودہ" عربی نہیں ہے۔ یہ اردو لفظ ہے، جو "ہودج" کا بگاڑ بھی ہو سکتا ہے اور "حوضہ" کا بھی۔ بہر حال یہ بصورت موجودہ اردو لفظ ہے اور اس کا صحیح املا "ہودا" ہے۔ ان دونوں کا اندراج الگ الگ ہونا چاہیے تھا۔

ہویت :۔ (Huwiyat) اس کے معنی یوں مرقوم ہیں divinity, divine essence یہ "ہُو" سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں شخصیت ذات، وجود۔ یہ بہ تشدید یائے تحتانیہ (huwiyyat) ہے۔

ہیئات :۔ بطور واحد درج ہے۔ یہ جمع ہے ہیئت کی۔

ہیلاج :۔ بطور فارسی لفظ وقت ولادت کے معنی میں مرقوم ہے۔ یہ یونانی الاصل ہے۔ اور نجومیوں کی اصطلاح میں دلیل عمر اور مجازاً زائچہ مولود کے معنی میں مستعمل ہے ہیلاج فارسی اور عربی میں دخیل لفظ کے طور پر شامل ہے۔ پروفیسر براؤن نے ترجمہ چہار مقالہ میں اس کے یونانی لفظ Ulikos سے ماخوذ ہونے کا ذکر کیا ہے۔ بعض محققین کے خیال میں یہ ہندی الاصل ہے۔

ی

یاقوتی :۔ اس کے معنی خط یا تحریر کی ایک قسم بتائے ہیں۔ اس معنی کا ثبوت کہیں اور سے نہیں ملا۔ البتہ ایک قسم کے مقوی معجون کا نام ضرور ہے۔ پلیٹس نے بھی اسے معجون کے معنی میں درج کیا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کے معنی معجون کے علاوہ ایک قسم کی عمدہ کھیر بھی مذکور ہیں۔ فرہنگ عمید میں اس کے معنی انگور کی ایک قسم بیان ہوئے ہیں جس کے دانے گول، سرخ اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر مولف کے بیان کردہ معنی کا ذکر کسی لغت میں نہیں ہے اور مولف نے دوسرے معنوں کا ذکر نہیں کیا۔

یام :۔ وقت اور موسم کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے اور عربی "ایام" جو "یوم" بمعنی روز کی جمع ہے، سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ پلیٹس کی رائے قرین قیاس ہے۔ بصورت موجودہ یہ اردو لفظ قرار پائے گا۔

یتشخانہ :۔ (Yatash Khana) اس کا اندراج سنسکرت لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ پلیٹس نے اسے ملاقات کے کمرے کے معنی میں فارسی قرار دیا ہے۔ پلیٹس کی رائے قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس لفظ کی ساخت اس کے فارسی ہونے کی غماز ہے۔

یگانگت :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی میں مستعمل نہیں ہے۔ فارسی میں "یگانگی" استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو والوں نے عربی طرز پر وضع کر لیا ہے، جو قاعدے کے لحاظ سے غلط ہے۔ تاہم اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہو سکتا ہے۔

یگانیت :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے جب کہ یہ بھی فارسی میں استعمال نہیں ہوتا۔ یہ بھی کسی نے اردو میں عربی طرز پر وضع کر لیا ہے لیکن میری نظر سے نہیں گزرا۔ بہرحال یہ غلط لفظ ہے اور اگر اس کا اندراج ضروری تھا تو اردو لفظ کی حیثیت سے کیا جاتا۔

(۲)

تاج اللغات

مؤلفہ

ڈنکن فوربس۔ ایل۔ایل۔ڈی

تاجور نجیب آبادی کے لغت کا اجمالی تعارف

میری نظر سے اردو کی اکثر کتب لغت گزر چکی ہیں۔ ان میں سے کچھ اہم اور مستند ہیں اور کچھ عام اور غیر معیاری قسم کی ہیں اور محض خانہ پُری کے لیے یا طلبہ کی نصابی ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جو کتابیں طلبہ کے لیے لکھی جائیں ان کا معیار بہت بلند ہو اور مواد مستند ہو، کیونکہ یہی کتابیں طلبہ کی علمی بنیاد استوار کرنے میں مدد دیتی ہیں، مگر ہمارے یہاں بد قسمتی سے ایسا نہیں ہوتا اور ان کے معیار کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی جاتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ کتابیں باستثنائے چند اغلاط سے پُر ہوتی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ناشرین کے پیش نظر کم سے کم خرچ کر کے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنا ہوتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ناشرین کسی کو جواب دہ نہیں ہوتے، کیونکہ ایسی کتابوں کی حیثیت امدادی کتابوں کی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ کتابیں باقاعدہ طور پر نصاب میں شامل نہیں ہوتیں، اس لیے شعبۂ تعلیم سے متعلق سرکاری ادارے ایسی کتابوں کے باب میں کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ بات لغت کی کتابوں کی ہو رہی تھی۔ ان میں "تاج اللغات" بھی شامل ہے۔ یہ بھی ایک ناشر نے ایک امدادی کتاب اور عام لغت کی حیثیت سے شائع کی تھی، مگر اس کتاب کے تفصیلی مطالعہ سے یہ خوشگوار حیرت ہوتی ہے کہ بظاہر اس عام قسم کے لغت اور غیر مشہور کتاب کا معیار مشہور کتب لغت سے کسی طرح بھی کم نہیں بلکہ معیار کی بلندی اور مواد کی صحت کے لحاظ سے یہ کئی مشہور کتب لغت پر بھاری ہے۔ الفاظ کے ماخذ کے سلسلہ میں "تاج اللغات" کا معیار مقابلتاً بلند ہے۔ اکثر الفاظ کے ماخذ درست درج ہوئے ہیں۔ الفاظ کی تشریح بھی بہت حد تک جامع ہے۔

الفاظ و تراکیب اور محاورات و ضرب الامثال کی بہت بڑی تعداد اس میں شامل ہے۔ ضرورت کے قریباً سبھی الفاظ اس لغت میں مل جاتے ہیں۔

ضخامت کے لحاظ سے بھی یہ ایک وسیع کتاب ہے۔ بڑی تقطیع کے ۱۳۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور آخر میں ۳۲ صفحات کا جغرافیائی ضمیمہ بھی شامل ہے۔ ہر صفحہ میں تین کالم ہیں، حالانکہ عام کتابوں میں ایک صفحہ دو کالموں میں منقسم ہوتا ہے۔ تین کالموں کی وجہ سے الفاظ کی زیادہ تعداد شامل کرنے کی گنجائش پیدا ہو گئی ہے۔ کتابت اور طباعت بھی واضح اور روشن ہے اور

اغلاط کتابت بہت کم ہیں -
یہ لغت ۱۹۳۲ء میں لاہور کے مشہور ہندو ناشر عطر چند کپور اینڈ سنز نے شائع کیا تھا -
اس کتاب کے سرورق پر مولف کا نام درج نہیں ہے اور دیباچہ میں بھی مولف کا ذکر نہیں ہے - معلوم نہیں وہ کیا مصلحت تھی جس کی بنا پر مولف کا نام ظاہر کرنے سے گریز کیا گیا - نہیں معلوم ایسا ناشر کے ایما پر ہوا کہ وہ اس لغت کی تمام خوبیوں کا سہرا اپنے سر پہ باندھنا چاہتا تھا یا مؤلف کی کوئی مجبوری تھی کہ اس نے گمنام رہنے کو ترجیح دی - وجہ کچھ بھی ہو، ادب و لغت کے طالب علم کے لیے ایک مستقل پریشانی پیدا ہو گئی - میں اس کتاب سے شروع ہی سے متاثر ہوں - اس لیے ہمیشہ کرید رہی کہ اس کا مولف کون ہے - مگر یہ مسئلہ لاینحل رہا اور میری پریشانی قائم رہی -
حسنِ اتفاق سے ایک بار احسان دانش مرحوم سے باتوں باتوں میں اس کتاب کا ذکر چل نکلا - موصوف نے یہ مسئلہ حل کر دیا اور بتایا کہ اس کتاب کے مولف علامہ تاجور نجیب آبادی تھے اور خود احسان صاحب نے بھی اس لغت کی تالیف میں ان کے معاون کی حیثیت سے خدمات انجام دی تھیں - احسان صاحب کے دعویٰ کی تائید اس کتاب کے نام سے بھی ہوتی ہے - علامہ تاجور نے اپنے تخلص کی مناسبت سے اس کا نام "تاج اللغات" رکھا ہوگا - علاوہ بریں عطر چند کپور سے علامہ تاجور کے تعلقات کا سراغ بھی ملتا ہے - اسی ناشر نے علامہ موصوف کی چند اور کتابیں بھی شائع کی تھیں -
علامہ تاجور کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں - یہ اپنے زمانہ میں لاہور کی ادبی و علمی فضا پر چھائے ہوئے تھے - تحقیق الفاظ کا ذوق بھی رکھتے تھے - "تاج اللغات" کے مطالعہ سے ان کے اس ذوق کی تصدیق ہوتی ہے اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب انہی کی تالیف ہے -
اپنے زمانے میں یہ کتاب مشہور ہوگی، مگر اب بہت کم لوگ اس کے نام سے واقف ہیں کیونکہ اب یہ لغت نایاب ہو چکا ہے - چونکہ اس کا ناشر ہندو تھا، جو قیامِ پاکستان کے بعد بھارت چلا گیا تھا، اس لیے پاکستان میں اس کی دوبارہ اشاعت کی نوبت نہیں آئی - اب اس کتاب کے صرف چند نسخے ہیں، جو مختلف کتب خانوں میں گلدستۂ طاقِ نسیان بنے ہوئے ہیں - اس کا ایک نسخہ پنجاب پبلک لائبریری، لاہور میں ہے اور ایک نسخہ میرے ذاتی کتب خانہ میں ہے، ایک نسخہ مکتبہ کارواں، لاہور کے مالک چودھری عبدالمجید کے پاس بھی دیکھا تھا - اس کے کسی اور نسخے کا مجھے علم نہیں ہے - اس لغت کو اس جائزہ میں شامل کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس اہم اور معیاری لغت کے چہرہ سے گمنامی کا پردہ ہٹایا جا سکے اور لغت و لسانیات سے شغف رکھنے والے محققین کو اس کی طرف متوجہ کیا جا سکے -
انسان کیسا ہی صاحبِ فضل و کمال ہو، اس کے کام میں کوئی نہ کوئی خامی باقی رہ

جاتی ہے ۔ چونکہ یہ بھی ایک انسان ہی کی کاوش و محنت کا نتیجہ ہے، اس لیے اس میں بھی بعض خامیاں پائی جاتی ہیں، جن کی نشان دہی اس کے تفصیلی جائزہ میں کی جا رہی ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ اس طرح اصلاح ہو جائے اور اس کی وجہ سے طلبہ کے ذہن میں جو شکوک و شبہات یا غلط فہمیاں پیدا ہوں ان کا ازالہ ہو سکے ۔

ا

آڑے آنا :۔ اس کے معنی مدد دینا مرقوم ہیں جو درست ہیں ، مگر اس کے معنی ، "حائل ہونا" بھی ہیں ۔ یہ معنی نظر انداز ہو گئے ہیں ۔ فرہنگ آصفیہ میں یہ معنی مذکور ہیں ۔

آل غالب :۔ اس کی تشریح یوں کی گئی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگوں میں سے ہیں ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگوں میں "آل غالب" نہیں بلکہ "غالب" تھے ۔ "غالب" قریش کے جدِ اعلیٰ کا نام تھا ۔ اس لیے عربوں کو "آل غالب" بھی کہا جاتا ہے ۔

آلہ تناسل :۔ اس کے ایک معنی "مذکر" درج ہیں ۔ یہ غالباً سہو ہے ۔ "ذَکر" ہونا چاہیے تھا ، کیونکہ آلہ تناسل کو عربی میں "ذَکر" کہتے ہیں ۔

آملہ :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ یہ لفظ فارسی میں مستعمل ہے اور فارسی کی سبھی کتب لغت میں شامل ہے ۔ مگر یہ ہندی ہے ۔ فرہنگ عمید میں اس کا تعارف ہندی درخت کہہ کر کرایا گیا ہے ۔ فرہنگ آصفیہ میں بھی اسے ہندی ظاہر کیا گیا ہے ۔ پلیٹس نے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر کر کے اس کا ماخذ سنسکرت "آملک" بتایا ہے اردو میں اس کا مبدّل "آنولا" ہے اور اس کا معرب "آملج" ہے ۔

آوادانی :۔ اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ اصلاً یہ فارسی ہے ۔ اس کا تلفظ "آبادانی" ہے ۔ اردو میں بھی آبادانی یا ابادانی استعمال ہوتا ہے ۔ "آوادانی" اس کا بگاڑ ہے ۔ اس کی ہندی صورت درج کرنے کے بعد اس کی اصل بھی واضح کرنی چاہیے تھی ۔

آئینہ دکھانا :۔ اس کے لغوی معنی مذکور ہیں ، مگر اردو میں یہ بطور محاورہ بھی مستعمل ہے ۔ محاورہ کی صورت میں اس کے معنی ہیں ۔ حسن و قبح واضح کرنا ، عیوب ظاہر کرنا ، طنز کرنا ۔ یہ معانی فرہنگ آصفیہ میں شامل ہیں مگر یہاں ان سے اعتنا نہیں کیا گیا ۔

ابابیل :۔ عربی لفظ کے طور پر درج کر کے اس کے معنی سیاہ رنگ کا پرندہ بتائے گئے ہیں عربی میں اس کے معنی جھنڈ یا گروہ ہیں ۔ ایک مخصوص پرندہ کے معنی میں یہ فارسی اور اردو ہے ۔ اس لفظ پر مفصل بحث "جائزہ" جلد سوم میں آ چکی ہے ۔

ابتر :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور معنی ، خراب ، پریشان ، تتر بتر ، آوارہ وغیرہ مذکور ہیں ۔ یہ معانی اردو میں آتے ہیں ۔ عربی میں اس کے لغوی معنی "دُم کٹا" اور مجازی معنی بے اولاد ہیں ۔ "ابتر" عروض کی اصطلاح بھی ہے ۔ عروض میں اس کلمہ کو ابتر کہتے ہیں جس میں زحاف بتر واقع ہو یعنی حذف و قطع زحافات

آجائیں۔

ابتری :۔ اسے بھی عربی لفظ ظاہر کیا گیا ہے بمعنی پریشانی وغیرہ۔ یہ لفظ معنوی پہلو سے قطع نظر ترکیبی لحاظ سے بھی عربی نہیں ہے۔ "ابتر" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے اسم کیفیت بنایا گیا ہے گویا ترکیبی لحاظ سے یہ عربی فارسی مرکب ہے اور صوتی لحاظ سے اردو لفظ ہے۔

ابجد :۔ اس کی تعریف یوں کی گئی ہے "حروف تہجی کا مجموعہ جو جمل کے حساب سے حروف کے اعداد نکالنے کے کام آتا ہے"۔ یہ تعریف واضح نہیں۔ "ابجد" حروف تہجی کی ایک ترکیب کا نام ہے۔ عربی میں حروف تہجی کی متعدد ترتیبیں ہیں، جن میں سے دو مشہور ہیں۔ ترتیب "ابتث" اور ترتیب "ابجد"۔ ترتیب "ابتث" بچوں کو تعلیم دینے میں استعمال ہوتی ہے اور ترتیب "ابجد" حساب جمل میں کام آتی ہے۔ کنایتہً "ابجد" ابتدائی تعلیم یا کسی علم کی مبادیات کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

ابجل :۔ اس کے معنی ساکت، قائم، مضبوط بتائے ہیں۔ بورڈ کے لغت میں "لغات طبی کاہلی" کے حوالہ سے اسے بازو کی اندر کی موٹی رگ کا نام بتایا ہے۔ یہ معنی درست ہیں۔ اس کی تائید "المنجد" سے بھی ہوتی ہے۔ معلوم نہیں مؤلف نے یہ معانی کہاں سے اخذ کیے ہیں۔ عربی مادہ "بجل" متعدد معانی میں رائج ہے، مگر مولف کے بیان کردہ معانی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اپادان :۔ اس کے معنی سبب اور علت بتائے ہیں۔ یہ اس کا ایک معنی ہے۔ پلیٹس کے اندراج کے مطابق: اغوا، گرفتاری، جسم کے حساس اعضاء مثلاً آنکھ، کان وغیرہ، معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مؤلف نے ان کا استقصا نہیں کیا۔

اُپ وید :۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اس میں علم، حکمت، موسیقی، حرب، صنعت و حرفت شامل ہیں۔ اس تشریح سے متبادر ہوتا ہے کہ یہ بھی کسی وید کا نام ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پلیٹس نے اس کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے :۔ "A class of writings (four innumber) deduced from and subordinated to four vedas"

بورڈ کے لغت میں اس کی تشریح اس طرح کی گئی ہے۔ "فرعی علوم و فنون، ویدوں سے ماخوذ، جو چار ہیں۔ تیر اندازی ۔ یجر وید سے ماخوذ۔ موسیقی سام وید سے طب اور فن تعمیر رگ وید اور اتھرو وید سے"۔

اتباع :۔ اسے "تابع" کی جمع بتایا ہے۔ یہ تابع کی جمع نہیں بلکہ "تبع" کی جمع ہے۔ اس پر کتاب کے پہلے حصے میں گفتگو ہو چکی ہے۔

اثامی :۔ عربی لفظ کے طور پر مجرم اور خطا وار کے معنی میں مندرج ہے ۔

اس کا عربی اور فارسی لغات میں ثبوت نہیں ملا۔ یہ اردو والوں کی اختراع ہو سکتی ہے۔ مگر اردو میں بھی اس کا استعمال شاذ ہے۔ بورڈ کے لغت میں بھی شامل نہیں ہے۔ اگر اس کی سند مل جاتی تو بورڈ کے لغت میں ضرور شامل ہوتا۔ اس لفظ پر ... "جائزہ" جلد سوم میں گفتگو ہو چکی ہے۔

آثیر:۔ بطور عربی لفظ بمعنی بلند مندرج ہے۔ اس معنی میں صحیح لفظ "اثیر" ہے۔

اجنٹی / ایجنٹی:۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کی حیثیت سے ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ اردو ہے، جو انگریزی "ایجنٹ" پر یائے مصدری بڑھا کر وضع کیا گیا ہے۔ انگریزی میں اس کی جگہ "ایجنسی" (agency) استعمال ہوتا ہے۔

احمر:۔ اس کی تشریح یوں کی گئی ہے: "ایک سمندری بحیرے کا نام بھی ہے"۔ سمندری بحیرہ، بے معنی بات ہے۔ ایک سمندر یا بحیرہ کہنا چاہیے۔

اخوت:۔ بالفتح درج ہے۔ صحیح بالضم ہے۔

اخیائی:۔ سوتیلے بھائی کے معنی میں درج ہے۔ اس معنی میں صحیح لفظ "اخیافی" ہے، جو خیف سے مشتق ہے۔ ممکن ہے یہ بھی سہو ہو۔

ارا:۔ گاڑی کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی میں یہ ارابہ اور عرابہ دونوں صورتوں میں ملتا ہے۔ یہ عربی "عربہ" سے ماخوذ ہے۔ اس پر بحث کتاب کے پہلے حصے میں، نیز "جائزہ" جلد سوم میں عرابہ کے تحت آ چکی ہے۔

اراذل:۔ اسے "رذیل" کی جمع بتایا ہے۔ یہ "ارذل" کی جمع ہے۔ "رذیل" کی جمع "رُذلاء" ہے۔

ارزن:۔ بضم زائے درج ہے۔ صحیح زائے مفتوحہ سے ہے۔

ارغنون:۔ یونانی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اگرچہ یہ اصلاً یونانی ہے، مگر بصورت موجودہ یہ معرّب یا مفرّس ہے۔ یونانی میں organon ہے۔ اس کا اندراج عربی یا فارسی لفظ کے طور پر کرنے کے بعد اس کی اصل کی طرف اشارہ کیا جانا چاہیے تھا۔

ارمان:۔ اسے ترکی لفظ قرار دیا ہے۔ یہ بالاتفاق فارسی ہے۔

ارمغان:۔ اسے عربی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ فارسی ہے۔ اس کی ایک صورت "یرمقان" بھی ہے۔

ارمنی:۔ اسے اردو بتایا ہے۔ یہ ارمن کی عربی صفت نسبتی ہے۔

ارّہ:۔ اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ فارسی ہے، جو اردو اور ہندی میں "آرا" کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

اریب:۔ ٹیڑھا کے معنی میں ہندی لفظ کے طور پر مرقوم ہے۔ یہ بھی فارسی لفظ ہے۔ فارسی میں "اَیب" اور "اریو" اس کی مبدّل صورتیں ہیں۔ رومی کا شعر ملاحظہ ہو ؎

یک قدم چوں رخ ز بالا تا نشیب
یک قدم چوں پیل رفتہ در اریب

ازہر:۔ اسے نہایت زرد کے معنی میں شامل کیا ہے ۔اس کے معنی ہیں بہت روشن یا روشن تر۔ اسی مناسبت سے چاند کو بھی عربی میں "ازہر" کہتے ہیں اور تثنیہ کی صورت میں "ازہران" چاند اور سورج کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

اثہ دھات:۔ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کرکے یہ وضاحت کی ہے "اصل میں ہشت دھات تھا" یہ درست نہیں ہے ۔ فارسی میں "دھات" استعمال نہیں ہوتا اور نہ فارسی میں ہائے مخلوط ہے ۔یہ دراصل سنسکرت "اشٹ دھات" سے ماخوذ ہے ۔

اسباط:۔ "سبط" کی جمع کے طور پر بالکسر مرقوم ہے ۔صحیح بالفتح ہے ۔ہوسکتا ہے یہ سہو کتابت ہو۔

اسپنج / اسفنج:۔ ان دونوں کا اندراج اردو الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔یہ درست نہیں ہے ۔"اسپنج" فارسی ہے اور "اسفنج" معرب ہے ۔اس کا اصل یونانی ہے ۔اس کتاب کے پہلے حصے میں "الفنج" کے تحت اس پر بحث گذر چکی ہے ۔

استانی:۔ اسے فارسی بتایا ہے ۔بصورت موجودہ یہ اردو ہے جو فارسی "استاد" کے مخفف "استا" پر "نی" لاحقہ تانیث وضع کیا گیا ہے ۔اس لیے اس کا اندراج اردو کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔

اسفاناخ:۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے ۔بصورت موجودہ یہ معرب ہے ۔اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے ۔فارسی میں اسپاناخ، اسپناج ، اسپانج اور سپاناخ کی صورتوں میں مستعمل ہے ۔

اسکندر:۔ اسے یونانی بتایا ہے ۔یونانی میں Alexandros ہے ۔عربی میں اس نے "الاسکندر" کی صورت اختیار کی ۔اس کے ابتدائی "ال" کو عربی کا حرف تعریف سمجھ کر الگ کر دیا تو "اسکندر" رہ گیا ۔ بصورت موجودہ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

اسوار:۔ اسے اردو لفظ ظاہر کیا ہے اور اس کی اصل "اسب وار" بتائی ہے ۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ فارسی ہے ۔ فارسی میں یہ لفظ مستعمل ہے ۔اس کی معرب صورت بھی "اسوار" ہی ہے مگر عربی میں بضم اول مستعمل ہے ۔اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔اردو میں سوار بولتے ہیں ۔

اشنغالک:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے ۔بصورت موجودہ یہ عربی لفظ نہیں ہے ، بلکہ عربی "اشتغال" پر فارسی لاحقہ تصغیر "ک" بڑھا کر اسم مصغر بنایا گیا ہے ۔

اصفہان:۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔اگرچہ یہ ایران کے ایک صوبہ اور شہر کا نام ہے ، مگر بصورت موجودہ

یہ فارسی لفظ نہیں ہے ۔ فارسی میں "اسپہان" یا "اسپاہان" تھا۔ جس کی معرب صورت "اصفہان" ہے ۔ یہ معرب صورت اتنی مشہور و متداول ہو گئی کہ اس نے اصل کی جگہ لے لی۔

اضجوکہ :۔ بالفتح مرقوم ہے ۔ صحیح بالضم ہے۔

اَظعِمَہ :۔ بفتح عین مرقوم ہے ۔ اس کا صحیح تلفظ بکسر عین "اَطعِمَہ" ہے ۔

اطیّب :۔ بہ تشدید یائے تحتانیہ درج ہے۔ صحیح بہ تخفیف یائے تحتانیہ (Atyab) ہے ۔

اعجوبہ :۔ اس کا اندراج بفتح اول ہوا ہے صحیح لفظ بضم اول ہے ۔

اغلاط :۔ بطور عربی لفظ مندرج ہے اور اسے "غلطی" کی جمع بتایا ہے ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ عربی میں تو لفظ "غلطی" ہی کا وجود نہیں ہے ۔ عربی میں "غلط" ہے اور یہ اسی کی جمع ہے۔

افتیموں :۔ اسے عربی ظاہر کیا ہے ۔ مگر اکثر اہل لغت اسے فارسی قرار دیتے ہیں "فرہنگ عمید"، "برہان قاطع" اور بورڈ کے لغت میں بھی اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ "برہان قاطع" میں اس کا عربی مترادف "سبع الشعراء" بتایا گیا ہے ۔

افلاطون :۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے ۔ اگرچہ یہ لفظ یونانی الاصل ہے ، مگر بصورت موجودہ یہ معرب ہے یونانی Platon کا۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کر کے اصل کی طرف اشارہ کر دینا چاہیے تھا۔

افیون :۔ اسے اردو لفظ کی حیثیت سے درج کیا ہے ۔ یہ یونانی opion کی معرب صورت ہے ، جو فارسی اور اردو میں بھی دوسرے معربات کی طرح مستعمل ہے۔ فارسی میں اپیون اور ہپیون بھی مستعمل ہیں۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا ۔ اردو میں اسے "افیم" کہتے ہیں ۔

اُقلیدس :۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ اگرچہ یہ یونانی الاصل ہے ، مگر یہ اس کی معرب صورت ہے ۔ یونانی میں Eukleides ہے ، جو عربی لہجہ میں اقلیدس ہو گیا ۔ یہ یونانی ریاضی دان کا نام ہے ، اس نے علم ہندسہ (جیومیٹری) پر جو کتاب لکھی وہ بھی اسی نام سے مشہور ہو گئی ۔ بعد میں علم ہندسہ ہی کو اقلیدس کہا جانے لگا ۔

اقوال :۔ "قول" کی جمع بکسر اول مندرج ہے صحیح بفتح اول ہے ۔

اکتالا :۔ "طبلے کی ایک تان کا نام" مرقوم ہے۔ یہ یقیناً سہو ہے ۔ طبلہ کی "تان" نہیں بلکہ تال ہوتی ہے۔

اکھنڈ :۔ اس کے معنی "نو عمر اور کم سن بچھیرا" بیان کیے ہیں ۔ مولف کو مغالطہ ہوا ۔ یہ سنسکرت لفظ ہے ، جس کے معنی ہیں ناشکستہ ، جو تقسیم نہ کیا گیا ہو ۔ پورا ۔ سالم ۔ نو عمر بچھیرے کو "ناکند" کہتے ہیں ۔

اگر کی بتی :۔ قواعد کے لحاظ سے تو درست

ہے ۔فرہنگ آصفیہ میں بھی اسی صورت میں مرقوم ہے ۔مگر عام بول چال میں" کی" کے بغیر" اگر بتی" استعمال ہوتا ہے ۔ بورڈ کے لغت میں بھی" اگر بتی" مذکور ہے ۔

الغوزہ :۔ یہ عربی لفظ کے طور پر درج کیا گیا ہے ۔ ایک آلہ موسیقی کے معنی میں عربی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس کی اصل کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ بہرحال بصورت موجودہ یہ اردو لفظ ہے اور اسی حیثیت سے اسے درج کرنا چاہیے تھا ۔ اس پر مفصل بحث .... "جائزہ" جلد دوم وسوم میں ہو چکی ہے ۔

اولوالعزمی :۔ اس کا اندراج بھی عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے ، بلکہ عربی ترکیب" اولوالعزم" پر فارسی قاعدہ کے مطابق یائے مصدری لگا کر اسم کیفیت بنایا گیا ہے ، جو غلط ہے ۔ مگر" غلط العام" عربی فارسی مرکب کے طور پر درج کیا جا سکتا تھا ۔

امضا :۔ یہ لفظ جاری کرنا کے معنی میں مرقوم ہے ۔ یہ معنی درست ہیں ، مگر دستخط کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ۔ مؤلف نے یہ معنی درج نہیں کیے ۔

انجیل :۔ اسے یونانی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے ۔ یونانی میں یہ euaghghelion ہے جس کے معنی ہیں خوشخبری ۔" انجیل" اس کا معرب ہے ۔

انگریز :۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کے طور پر ہوا ہے ۔ یہ پرتگالی لفظ ہے ، جو اردو میں رچ بس گیا ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج پرتگالی یا اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔ اس لفظ پر مفصل بحث "جائزہ" جلد سوم میں آ چکی ہے ۔

انگلستان :۔ اسے اردو بتایا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ ہے ، جو انگلش پر فارسی کا لاحقہ ظرف مکان" ستان" لگا کر بنایا گیا ہے اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔

اوجاج / اجاغ :۔ چولھا کے معنی میں یہ لفظ متبادلات کے طور پر درج ہیں ۔ اس معنی میں" اجاغ" تو درست ہے ، جس کا مبدل یا ترکی کُدیپ" اجاق" ہے ۔ یہ واو کے اضافہ سے اوجاغ اور اوجاق بھی لکھے جاتے ہیں لیکن" اوجاج" کا کہیں ثبوت نہیں ملا ۔

ایگزیمن :۔ اسے اسم مذکر کے طور پر درج کیا ہے ۔ یہ درست نہیں ہے examine انگریزی میں مصدر ہے جانچنا یا امتحان کرنا کے معنی ہیں ۔ اردو میں اول تو یہ لفظ استعمال ہی نہیں ہوتا ، اگر بعض انگریزی زبان کے دلدادہ اسے استعمال کرتے ہیں ، تو وہ بھی اسم کے طور پر نہیں ۔ البتہ اردو میں اس پر" کرنا" کا اضافہ کر لیتے ہیں اور مصدر کے طور پر استعمال کرتے ہیں ۔

ب

بحور :۔ اسے بالفتح درج کیا ہے ۔ صحیح

بضم اول ودوم ہے، "بحر" کی جمع کے طور پر۔ ہوسکتا ہے علامت فتحہ سہو کتابت ہو۔

بخیلی:۔ اسے اردو ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی کا مرکب لفظ ہے، جو عربی "بخیل" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا عربی فارسی مرکب لفظ کے طور پر درج کرنا چاہیے تھا۔

بداخلاق:۔ بداسلوب۔ بداصل۔ بداطوار۔ بدانتظامی۔ بدباطن۔ بدبخت۔ ان کا اندراج اردو الفاظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ ان میں سے آخری یعنی "بدبخت" تو خالص فارسی مرکب ہے، مگر باقی سب عربی فارسی مرکبات ہیں، جو اردو میں مستعمل ہیں۔

برکھ:۔ اسے سنسکرت ظاہر کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں "برکش" ہے۔ "برکھ" اس کا ہندی رُوپ ہے۔ اس لیے اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر کرنا چاہیے البتہ اس کی سنسکرت اصل بھی بتائی جا سکتی ہے۔

بروت:۔ بفتح اول مرقوم ہے اور معنی "پونچھ" تحریر ہیں۔ اس کا صحیح تلفظ بضم اول ودوم ہے اور اس کے معنی "پونچھ" نہیں بلکہ "مونچھ" ہیں۔ غالباً یہ سہو کتابت ہے۔

بُغارا:۔ رخنہ اور چھید کے معنی میں فارسی کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ فارسی کی مشہور ومستند کتب لغت میں اس لفظ کا ثبوت اس معنی اور اس صورت میں نہیں ملتا۔ اس لیے اسے اردو لفظ سمجھنا چاہیے۔ اس لفظ پر مفصل بحث "..... جائزہ" جلد سوم میں آچکی ہے۔

بُغدہ:۔ پھوڑے کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ فارسی کی مشہور کتب لغت میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ البتہ اردو میں یہ لفظ عام استعمال ہوتا ہے۔ اردو کی اکثر کتب لغت میں اسے فارسی ظاہر کیا گیا ہے۔ بورڈ کے لغت میں اسے ترکی بتایا گیا ہے۔

بغداد:۔ اسے "باغ داد" سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ یہ وجہ تسمیہ بہت مشہور ہے، مگر غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ "بغ" بمعنی بُت (خدا) اور داد بمعنی عطاکردہ سے مرکب ہے۔ چنانچہ اس کے ترکیبی معنی ہیں خدا کا عطاکردہ۔

بُغدی:۔ اونٹ کی ایک قسم کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ اس کی اصل کے متعلق اہل لغت میں اختلاف رائے ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں اس کی اصل بُغدی یا بغدادی بیان ہوئی ہے۔ پلیٹس نے اس کا ماخذ "بختی" بتایا ہے فرہنگ عمید میں "بُغدی" شامل نہیں، البتہ "بختی" دو کوہان والے سرخ اونٹ کے معنی میں مرقوم ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ بُخت نصر بادشاہ نے اونٹوں کی یہ نسل تیار کی تھی، جو اس سے منسوب

ہو کر بخنی کہلائی۔ یہ رائے قرین قیاس ہے۔ اس صورت میں صحیح "بخنی" ہے اور "بغدی" اس کا مبدل ہوگا۔

بلفا :- سر کی خشکی کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ فارسی کی مستند کتب لغت میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔

بلقراط :- اس کا اندراج یونانی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ یہ اگرچہ یونانی الاصل ہے، مگر بصورت موجودہ معرّب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

بلاول :- اسے رات کی راگنی بتایا ہے۔ یہ صبح کا راگ ہے اور موسیقی کے ایک ٹھاٹھ کا نام بھی ہے۔

بلبل ٹین :- اس کا اندراج انگریزی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ Velveteen ہے، جو ایک کپڑے کا نام ہے۔ "بلبل ٹین" اس کی مورد صورت ہے اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کر کے اصل کی وضاحت کرنی چاہیے تھی۔

بلدر :- واقف و باخبر کے معنی میں بطور فارسی لفظ مندرج ہے۔ یہ غالباً سہو کتابت ہے۔ اس معنی میں "بلدر" کوئی لفظ نہیں ہے۔ اس معنی میں "بلد" (Balad) البتہ فارسی میں استعمال ہوتا ہے۔ اغلب ہے کہ "بلد" یہاں سہواً "بلدر" کتابت ہو گیا ہو۔

بلّم ٹیر :- اس کا اندراج انگریزی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ انگریزی میں Volunteer استعمال ہوتا ہے، یہ اس کی بگڑی ہوئی صورت ہے جو کبھی اردو میں استعمال ہوتی تھی۔ اب اردو میں "والنٹیر" یا اس کا ترجمہ "رضاکار" استعمال ہوتا ہے۔ بہرحال "بلّم ٹیر" کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا اور پھر اس کی اصل کی صراحت ہونی چاہیے تھی۔

بلوہ / بلوا :- ان دونوں کا مبدلات کے طور پر فارسی الفاظ کی حیثیت سے اندراج کیا گیا ہے۔ اصلاً یہ عربی لفظ ہے۔ عربی میں "بلویٰ" کی صورت میں لکھا جاتا ہے، مگر "بلوا" بولا جاتا ہے۔ اس لیے اسے اردو میں "بلوا" لکھنے کا جواز تو ہو سکتا ہے، مگر "بلوہ" غلط ہے۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے بلویٰ کی صورت میں ہونا چاہیے تھا۔ اس پر مفصل بحث "... جائزہ" جلد سوم میں آچکی ہے۔

بلہوس :- اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ عربی ترکیب ہے "ابوالہوس" اور اس کا مخفف "بوالہوس" ہے۔ "بلہوس" لکھنا درست نہیں ہے۔

بم :- یہ انگریزی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور اس کے معنی ہوا یا پانی بھرنے کی مشین اور آتش گیر مادہ کا گولہ بیان کیے گئے ہیں۔ مولف کو پہلے معنی کے متعلق مغالطہ ہوا ہے۔ ہوا یا پانی بھرنے کی مشین کے لیے "بم" نہیں "پمپ" (Pump) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے معنی البتہ درست ہیں۔ اس معنی میں انگریزی (Bomb) لکھا جاتا ہے، جس کا تلفظ

"بم" ہے ۔

بندوق :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ یہ اگرچہ اصلاً فارسی ہے، مگر عربی میں "بندق" ہے گولی کے معنی میں ۔ فارسی والوں نے اشباع کر کے "بندوق" بنالیا اور معنی میں تصرف کر کے تفنگ کے معنی میں استعمال کیا ہے ۔ اس لیے موجودہ صورت و معنی میں یہ فارسی ہے ۔

بوتام :۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ انگریزی میں Buttom ہے ۔ آج کل اردو میں بھی "بٹن" ہی استعمال ہوتا ہے ۔ "بوتام" بھی استعمال ہوتا رہا ہے ۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کر کے انگریزی "بٹن" کی بگڑی ہوئی صورت قرار دیا ہے ۔ بورڈ کے لغت میں اسے پرتگالی لفظ ظاہر کیا گیا ہے ۔ یہ قرین قیاس ہے ۔ انگریزی لفظ کی حیثیت سے اندراج درست نہیں ہے ۔

بھُٹنی :۔ سرپستاں کے معنی میں بالضم مرقوم ہے ۔ اس معنی میں صحیح بالکسر ہے ۔ اسی تلفظ پر اہل لغت کا اتفاق ہے ۔

بیت المعمور :۔ اس کے معنی "خانہ کعبہ کے مقابل ایک مسجد" مرقوم ہیں ۔ یہ تشریح مبہم اور مغالطہ آمیز ہے ۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ۔ "بیت المعمور" روایت کے مطابق وہ عبادت خانہ ہے جو چوتھے آسمان پر خانہ کعبہ کی سیدھ میں ہے ۔ یہ فرشتوں کا کعبہ ہے ۔

بیرنگ :۔ یہ انگریزی لفظ کے طور پر شامل ہے ۔ اس کی اصل انگریزی لفظ ہے ۔ مگر اردو میں یہ مختلف تلفظ کے ساتھ مستعمل ہے اس لیے اسے مورّد تصور کیا جائے گا اور اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کر کے اصل کی صراحت کر دینی چاہیے ۔

پ

پابجولاں :۔ اس کا اندراج فارسی ترکیب کے طور پر کیا گیا ہے ۔ اردو کے اکثر لغات میں اسے فارسی ظاہر کیا گیا ہے ۔ فارسی میں بیڑی کے معنی میں "جولاں" کا ثبوت نہیں ملتا ۔

پالینز :۔ اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے ۔ یہ فارسی ہے، جس کا مبدل "فالیز" اردو میں زیادہ مستعمل ہے ۔ سند میں فردوسی کا شعر ملاحظہ ہو ؎

بپالیز بلبل بنالد ہمی\
گل از نالۂ او ببالد ہمی

پس غیبت :۔ اردو لفظ کے طور پر شامل ہے ۔ اس کا جزو اول فارسی اور جزو ثانی عربی ہے ۔

پگیا :۔ اسے پگڑی کی تصغیر بتایا گیا ہے ۔ یہ "پگ" کی تصغیر ہے ۔ جس کی ایک تصغیر "پگڑی" بھی ہے ۔

پلیتہ :۔ اس کا اندراج فارسی کے طور پر ہوا ہے ۔ اس کی اصل عربی لفظ "فتیلہ" ہے ۔

فارسی اور اردو میں بلیتہ مستعمل ہے۔ فارسی لفظ کے طور پر اس کا اندراج درست ہے۔
پوشاک :۔ اسے اردو لفظ ظاہر کیا ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے اور تمام فارسی کتب لغت میں موجود ہے۔ اردو میں بھی مستعمل ہے۔

ت

تابعین :۔ اس کے صرف لغوی معنی درج کیے ہیں۔ مگر اصطلاح میں اس کا اطلاق اُن مسلمانوں پر ہوتا ہے، جنہوں نے کسی صحابی کی زیارت کی ہو یا فیض حاصل کیا ہو۔ یہ بہت مشہور معنی ہیں، مگر مولف کے علم میں نہیں۔
ترپال :۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ انگریزی نہیں ہے بلکہ مورّد ہے، اس لیے اسے اردو لفظ کی حیثیت سے درج کر کے اس کی اصل کی وضاحت کرنی چاہیے۔ انگریزی میں Tarpaulin ہے۔
تعزیر :۔ اس کے معنی حد شرعی سے کم سزا دینا مرقوم ہیں یہ معنی درست نہیں ہیں۔ حد اور تعزیر میں فرق ہے۔ "حد" اس سزا کو کہتے ہیں جو منصوص ہو مگر "تعزیر" وہ ہے، جس کا تعین حاکم وقت یا قاضی جرم کی نوعیت یا اقتضائے حال کے مطابق اپنی صوابدید سے کرے۔
تعمیہ :۔ اس کے معنی "پوشیدگی، چھپانا، معمہ بیان کرنا" مذکور ہیں۔ لغوی طور پر یہ معنی درست ہیں۔ حساب جمل کی مدد سے جو تاریخ نکالی جاتی ہے، اس میں یہ اصطلاح کمی پوری کرنے کے معنی میں آتی ہے یعنی جب کسی تاریخی مادہ کا عدد مطلوبہ عدد سے کم ہو تو کمی کسی اور لفظ یا حرف کا عدد شامل کر کے پوری کی جاتی ہے اور اس کا اشارہ کر دیا جاتا ہے۔
تقرری :۔ اسے عربی ظاہر کیا ہے۔ عربی میں "تقرر" ہے۔ اردو والوں نے اس پر یائے مصدری یوں ہی بڑھا دی ہے۔ یہ رجحان قدما میں تھا، مگر اب بہت کم بلکہ ختم ہو گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ لفظ اردو متصور ہوگا۔
تقریض / تقریظ :۔ ان کا اندراج متبادل الفاظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ تعریف یا کتاب پر رائے کے معنی میں صحیح لفظ "تقریظ" ہے۔ "تقریض" ایک مختلف لفظ ہے، جس کے معنی ہیں کاٹنا۔
تقطیع :۔ مندرجہ معنی درست سہی، لیکن اردو میں یہ لفظ لمبائی اور چوڑائی یعنی سائز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے مگر یہ معنی مذکور نہیں ہیں۔
تمنچہ :۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ فارسی میں "تپنچہ" ہے۔ یہ اس کی تارید ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔
تواتر :۔ اس کا تلفظ بکسر تائے ثانیہ مندرج ہے۔ صحیح بالضم "تواتُر" ہے۔
توت :۔ اسے ہندی ظاہر کیا ہے۔ یہ فارسی ہے، جو عربی میں بھی مستعمل ہے۔ لیکن اصلاً یہ سُریانی لفظ ہے۔

تورہ :- بفتح اول بطور فارسی بمعنی قانون درج ہے۔ "ترکی" میں یہ تورہ ، تورا اور ترُد کی صورتوں میں ملتا ہے۔

توریت :- اس کا اندراج عبرانی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ اردو لفظ ہے، جو عربی "تورات" کا امالہ ہے۔

تہیّہ :- بضم اول مندرج ہے۔ یہ بفتح اول ہے۔

تیغا :- اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے اور اس کے الف کو تصغیر کا لاحقہ قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ فارسی میں ہائے مختفی سے "تیغہ" ہے جو "تیغ" اور "ہ" لاحقہ نسبت و تشبیہ سے مرکب ہے۔ یعنی تیغ کی مانند چیز۔

ٹ

ٹِپن :- اسے انگریزی لفظ ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ انگریزی نہیں اردو ہے۔ انگریزی میں tiffin ہے۔ "ٹِپن" اس کا مورد ہے۔

ٹم ٹم :- اس کا اندراج بھی انگریزی لفظ کے طور پر کیا ہے۔ بشکل موجودہ یہ انگریزی نہیں ہے۔ انگریزی میں tandem ہے۔ اردو کے اکثر لغت نگاروں کی رائے میں "ٹم ٹم" اس سے ماخوذ ہے۔ میری رائے میں "ٹم ٹم" اسم صوت ہے۔

ٹوڑی / ٹوڈی :- اس کا اندراج ہندی لفظ کے طور پر کیا ہے اور اس کے معنی ایک راگنی کا نام اور شاہ پرست آدمی بتائے ہیں۔ یہاں مولف نے دو مختلف لفظوں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ ٹوڑی یا ٹوڈی (راگنی) تو واقعی ہندی ہے لیکن شاہ پرست کے معنی میں یہ ہندی نہیں ہے۔ انگریزی میں toady اس شخص کو کہتے ہیں جو ذاتی مفاد کے لیے حکام کے آگے پیچھے پھرتا رہے۔ ان دونوں الفاظ کا اندراج الگ الگ، صحیح ماخذ اور معنی کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔

ٹھُمری :- اس کے معنی "ایک قسم کا چھوٹا سا گیت" مرقوم ہیں۔ یہ ایک مختصر سی نظم ہوتی ہے، جس میں عورت مرد محبوب سے اظہار عشق اور گلے شکوے کرتی ہے۔ یہ راگ راگنی کی بندش میں گائی جاتی ہے۔

ث

ثمر / ثمرہ :- "ثمر" کے معنی "پھل، میوہ، پیداوار، فائدہ، نتیجہ، نفع، بار درخت، اولاد، مال، دولت" اور "ثمرہ" کے معنی "بدلہ، معاوضہ، عوض، انجام، بیان کیے گئے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دو مختلف الفاظ ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ "ثمر" اور "ثمرہ" ایک ہی ہیں اور ان کے معنی بھی مشترک ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ثمر مطلقاً "پھل" کے لیے استعمال ہوتا ہے اور "ثمرہ" میں ہائے یا تائے وحدت ہے

اور اس کے معنی ہیں ایک پھل یا ایک دانہ۔ باقی معانی مجازی ہیں اور دونوں میں مشترک ہیں۔

ثمن :۔ اس کے معنی 'قیمت' اور "طلب نامہ" بتائے ہیں۔ اس میں مولف نے دو مختلف المعنی اور مختلف الماخذ الفاظ کو یکجا کر دیا ہے۔ "ثمن" عربی لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں قیمت۔ "طلب نامہ" کے معنی میں انگریزی لفظ Summon ہے، جس کا اردو املا "سمن" ہے۔

ج

جانماز :۔ اسے عربی فارسی لفظ ظاہر کیا ہے حالانکہ اس کے دونوں جز فارسی ہیں۔ اس لیے یہ خالص فارسی لفظ ہے۔

جاگیر :۔ اسے اردو لفظ ظاہر کیا ہے جب کہ "جاگیر دار" کو فارسی بتایا ہے۔ یہ دونوں فارسی ہیں۔

جاہ :۔ اسے فارسی لفظ ظاہر کیا ہے۔ بعض دوسرے لغت نگاروں نے بھی اسے فارسی لفظ کے طور پر درج کیا ہے، مگر یہ عربی میں بھی ہے۔ "المنجد" میں "جاہ" و "جاہۃ" بمعنی قدر و شرف مرقوم ہے۔

جزو :۔ اسے عربی لفظ کی حیثیت سے درج کیا ہے۔ یہ واقعی عربی ہے، مگر عربی میں "جزء" ہے۔ یہ اضافت کے ساتھ آئے تو فارسی والے ہمزہ کو واو سے بدل کر "جزوِ" لکھتے ہیں۔ گویا "جزو" فارسی والوں کا تصرف ہے۔

جلّاد :۔ اسے اسم مبالغہ بتایا ہے۔ عربی میں "فعّال" کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ بھی آتا ہے۔ لیکن اسی وزن پر پیشہ وروں کے نام بھی آتے ہیں۔ وہ مبالغہ کے لیے نہیں ہوتے۔

جَلوس :۔ بالفتح درج ہے۔ صحیح بالضم ہے۔

جَمَل :۔ بفتح اول و دوم "حروف ابجد کے اعداد کا حساب" کے معنی میں مندرج ہے۔ "جَمَل"، بفتحتین اونٹ کے معنی میں ہے۔ حساب ابجد کے معنی میں یہ لفظ "جُمَّل" بضم جیم و فتح میم مشدد ہے۔ اردو اور فارسی میں بضم اول بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے مگر اس معنی میں بفتح اول و دوم غلط ہے۔

جنگشن :۔ گاف (کاف فارسی) سے مرقوم ہے۔ صحیح کاف تازی سے ہے۔ البتہ جہلا کو گاف سے بولتے سنا ہے۔

جوشن :۔ زرہ کے معنی میں اسے فارسی لفظ قرار دیا ہے اور "جوش" بمعنی حلقہ اور نون نسبت سے مرکب بتایا ہے۔ یہ لفظ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں ملتا ہے۔ مگر زرہ کے معنی میں یہ عربی ہے۔ فارسی میں جوشن زرہ نہیں بلکہ ایک ہتھیار کا نام ہے۔

جوق :۔ گروہ کے معنی میں اسے ترکی لفظ ظاہر کیا ہے اس معنی میں یہ عربی ہے۔ "المنجد" میں "الجوق" اور "الجوقۃ" جماعت کے معنی میں مذکور ہے۔ ترکی میں جو "جوق" ملتا ہے وہ غالباً "جوغ" کی مبدّل صورت ہے۔ جس کے معنی "جوا" ہیں اور جس کا تعلق ہل بیل سے ہے۔

اس کی ایک صورت "یوغ" بھی ہے۔ غالباً انگریزی yoke کی اصل بھی یہی ہے۔

جولاں :- بیڑی کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ فارسی میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ البتہ اردو میں یہ اس معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

جیب :- کیسہ یا تھیلی کے معنی میں ہندی لفظ کے طور پر درج ہے۔ یہ عربی لفظ ہے اور گریبان اور گریبان سے منسلک کیسہ کے معنی میں مستعمل ہے۔

چ

چپر پوز :- لغو اور بیوقوف کے معنی میں اسے فارسی لفظ کی حیثیت سے درج کیا گیا ہے۔ فارسی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس نے اگرچہ اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے مگر اس کی فارسی صورتیں "چرپوچ، چرپوچ، چل پوچ اور چل پوچ" بیان کی ہیں۔ مگر فارسی کے مستند لغات میں ان میں سے کوئی صورت بھی نہیں ملا۔

چرمیں :- اسے بالکسر درج کیا ہے۔ صحیح بالفتح ہے۔

چکن / چکن دوز :- "چکن" کو فارسی اور "چکن دوز" کو اردو لفظ قرار دیا ہے۔ حالانکہ دونوں ہی فارسی ہیں۔

چنندہ :- اس کا اندراج، اردو لفظ کی حیثیت سے، چھننے والا اور چنا ہوا کے معنوں میں کیا ہے۔ یہ اردو نہیں بلکہ فارسی لفظ ہے جو "چیدن" مصدر سے اسم فاعل ہے۔ "چنا ہوا" کے معنی میں اسم مفعول "چنیدہ" ہے۔

چہرا :- اسے ہندی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ یہ فارسی ہے اور اس کا صحیح املا "چہرہ" ہے۔

ح

حامی بھرنا :- یہ غلط املا ہے۔ صحیح املا "ہامی" ہے، جس کا مبدل "ہا نبی" ہے اور "ہاں" کے معنی میں آتا ہے۔ "حامی" تو عربی لفظ ہے حمایت کرنے والا کے معنی میں۔

حُباب :- بالضم درج ہے۔ صحیح بالفتح ہے۔ بالضم جُہلا کی زبان ہے۔

حذف :- بفتح اول و دوم مرقوم ہے۔ صحیح بفتح اول و سکون دوم و سوم "حذف" (hazf) ہے۔

حرارہ :- بہ تشدید رائے مہملہ بمعنی تندی و تیزی و جوش وغیرہ مندرج ہے۔ صحیح بہ تخفیف رائے مہملہ ہے۔ یہ "حرارت" ہی کی ایک صورت ہے۔ آج کل انگریزی لفظ Calorie کے ترجمہ کے طور پر مستعمل ہے۔

حرام زادی :- اسے عربی فارسی مرکب بتایا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی اردو مرکب ہے۔ یعنی "حرام" عربی لفظ ہے، زادہ فارسی اور اس پر یائے تانیث اردو ہے۔ یہ اردو قاعدہ کے مطابق حرام زادہ سے

اسم مونث بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس صورت
میں اسے اردو لفظ تصور کیا جائے گا۔

حُرم زدگی :۔ بالضم درج ہے۔ صحیح بفتح
اول ہے۔

حضوری :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر درج
کیا ہے۔ "حضور" تو عربی ہے مگر اس پر
یائے معروف کا اضافہ اردو والوں کا تصرف
ہے۔ اس لیے بصورت موجودہ اسے اردو
کہا جائے گا۔

حَمَل :۔ بفتح اول و دوم مرقوم ہے اور اس
کے معنی "بوجھ، گربھ اور ایک برج کا نام"
بیان کیے ہیں۔ "حَمَل" بفتح اول و دوم واقعی
ایک بُرج کا اصطلاحی نام ہے اور اس کے
لغوی معنی ہیں بھیڑ کا بچّہ۔ چونکہ اس بُرج
کی یہ شکل قیاس کی گئی ہے، اس لیے اس
کا یہ نام رکھا گیا، لیکن بوجھ اور گربھ کے
معنی میں یہ بفتح اول و سکون دوم و سوم ہے۔
مولف نے دو مختلف لفظوں کو ایک سمجھ
کر خلط مبحث کر دیا۔

حوّا :۔ اس کے معنی اسم مونث کے طور پر
حضرت آدم علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ اور
اسم مذکر کے طور پر اس کے معنی ڈراؤنا بھوت
بیان کیے ہیں۔ یہ دوسرے معنی قطعاً غلط
ہیں۔ "حوّاء" عربی لفظ ہے جو "احویٰ"
بمعنی گندم گوں کی تانیث ہے۔ حضرت
آدم علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ کا نام بھی ہے۔
ڈراؤنے اور بھوت کے معنی میں یہ دوسرا
لفظ ہے، "ہَوّا"۔ یہ اردو یا ہندی لفظ ہے۔

حیرانی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور
پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی
مرکب ہے، جو "حیران" عربی پر بقاعدہ فارسی
یائے مصدری لگا کر اسم کیفیت بنایا
گیا ہے۔

خ

خارج :۔ اسے اردو لفظ کے طور پر
شامل کیا ہے۔ یہ عربی لفظ ہے، جو اردو
اور فارسی میں بھی اپنے اصلی معنی ہی میں
استعمال ہوتا ہے۔

خاکسی :۔ اسے اردو لفظ ظاہر کیا ہے۔ اصلاً
یہ فارسی لفظ ہے۔ فارسی میں خاکشی، خاکشو،
خاکشیزہ اور خاکشِری کی صورتوں میں مستعمل
ہے۔ اردو میں سین مہملہ سے مستعمل ہے۔
اگر اسے اردو لفظ کے طور پر شامل کیا تھا
تو اس کی اصل کی وضاحت کرنی چاہیے تھی۔

خُرجی :۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل
کیا ہے۔ فارسی میں "خُرجین" ہے، جو عربی
"خُرج" سے ماخوذ ہے۔ "خُرجی" مورّد صورت
ہے اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی
حیثیت سے کر کے اصل کی صراحت کرنا
چاہیے۔

خفی :۔ اسے ہندی لفظ ظاہر کیا ہے۔ یہ
صریحاً سہو ہے، ورنہ اس کے عربی ہونے
میں کسی کو کلام بھی نہیں ہو سکتا۔

خُفیہ :۔ بالضم بطور عربی لفظ بمعنی پوشیدہ
مرقوم ہے۔ عربی میں یہ پوشیدہ ہونا یا پوشیدگی

کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہ اردو والوں
کا تصرف ہے، اس لیے اسے اس معنی میں
اردو لفظ تصور کیا جائے گا۔ اس لفظ
پر حصہ اوّل میں گفتگو ہو چکی ہے۔

خِلوت :۔ اس کا اندراج بالکسر ہوا ہے۔
صحیح بالفتح ہے۔

خَنّا :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا
گیا ہے اور اس کے معنی فحش، بیہودہ،
مغز، دماغ، تکبّر، خیال باطل مرقوم ہیں۔
ان معنوں میں یہ لفظ عربی میں موجود نہیں ہے۔
عربی میں صرف بیہودہ بات کے معنی آتے ہیں
باقی معانی اردو والوں کا تصرف ہے۔ اسی
لیے پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر
شامل کیا ہے۔ اس پر مفصل بحث...
"جائزہ" جلد دوم میں آ چکی ہے۔

د

دادِ ستد :۔ بالاضافت لین دین کے معنی
میں درج ہے۔ ان معنوں میں صحیح بالعطف
"داد و ستد" ہے۔ مثلاً غالب کا شعر ہے ؎

تم کون سے ایسے تھے کھرے داد و ستد کے
کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

داشتہ :۔ اس کے معنی "رکھی ہوئی چیز" بتائے
ہیں۔ لغوی لحاظ سے یہ معنی درست ہیں،
مگر مجازی طور پر "داشتہ" اس عورت کو
کہتے ہیں جس کو نکاح کے بغیر بیوی کے طور
پر رکھا گیا ہو۔ یہ معنی بہت مشہور ہیں
مگر مولف کو خبر نہیں۔

دبّاغ :۔ چمڑا رنگنے والے کے معنی میں اسم
مبالغہ بتایا گیا ہے۔ عربی میں اس وزن پر
پیشہ وروں کے نام بھی آتے ہیں اور وہ
مبالغہ کا صیغہ نہیں ہوتے۔

دبنگ :۔ موٹا اور سخت دل کے معنی میں
اردو لفظ کے طور پر شامل ہے۔ پلیٹس
کے لغت میں اس کے متعدد معانی درج
ہیں، جن میں بدقطع اور بیوقوف کے معنی
بھی شامل ہیں۔ اردو میں یہ لفظ عام طور پر
منہ پھٹ اور بے باک شخص کے لیے
استعمال ہوتا ہے۔ فارسی میں یہ لفظ احمق
کے معنی میں مستعمل ہے۔ "فرہنگ عمید" اور
"بہار عجم" میں یہ لفظ شامل ہے۔ "بہار عجم"
میں اس کی سند میں ابونصر نصیرائے بدخشانی
کا حسبِ ذیل شعر منقول ہے ؎

پر ورد روزگار دول پرور
ہر کجا مرد کی دبنگ بود

ددا :۔ اس کا اندراج ترکی لفظ کی حیثیت
سے کیا گیا ہے۔ یہ ترکی لفظ ہے لیکن اس
کا صحیح املا "دَدَہ" ہے۔ اس لفظ پر.....
"جائزہ" جلد دوم میں مفصل بحث آ چکی ہے۔

درجن :۔ اسے انگریزی لفظ کے طور پر شامل
کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ اردو ہے انگریزی
ڈزن (Dozen) پر مبنی ہے۔ پلیٹس
نے اسے ہندی کے طور پر درج کیا ہے۔

دساتیر :۔ اس کے معنی "پارسیوں کی مذہبی کتاب
اور زردشتیوں کے پیشوا" بتائے ہیں۔
فرہنگ آصفیہ میں اسے مہ آبادی پیغمبر پر

نازل ہونے والی کتاب بتایا گیا ہے۔ فرہنگ عمید کے مطابق یہ ایک جعلی زبان کی جعلی کتاب ہے جو ہندوستان میں بنائی گئی تھی۔ دکتر محمد معین نے اس جعلی زبان پر "برہان قاطع" کے مقدمہ میں بہت تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہے۔

دغا :۔ بطور فارسی لفظ بمعنی فریب شامل ہے، جو درست ہے۔ مختلف فارسی کتب لغت میں اس کے مختلف معنی درج ہیں۔ اس پر مفصل بحث ..... "جائزہ" جلد دوم و جلد سوم میں آچکی ہے۔

دلاسا :۔ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کیا گیا ہے یہ فارسی لفظ ہے جو دل+آسا ہے اس پر مفصل بحث ..... "جائزہ" جلد دوم میں آچکی ہے۔

دلائل :۔ اسے "دلیل" کی جمع بتایا گیا ہے یہ "دلیل" کی نہیں بلکہ دلالہ/دلالت کی جمع ہے۔ "دلیل" کی جمع "اَدِلّاء" ہے۔

دُلمہ :۔ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور اس کے معنی یوں مذکور ہیں :۔ ۱۔ پنیر یا دودھ جو مایہ نکالنے کے بعد جم جائے۔ ۲۔ سالن جو قیمہ اور پنیر کو بینگن یا گاجر کے اندر بھر کر پکاتے ہیں۔ ان دونوں معنی میں یہ لفظ بالضم مرقوم ہے۔ دونوں معنوں میں یہ دو مختلف الفاظ ہیں، جن کو مولف نے ملا دیا ہے۔ معنی اول میں بفتح اول ہے اور معنی دوم میں بضم اول ہے۔

دلیل :۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کے طور پر کر کے اسے "ڈرل" (drill) کا بگاڑ بتایا ہے جو محل نظر ہے۔

دَمہ :۔ فارسی لفظ کے طور پر درج کر کے دھونکنی اور ضیق النفس اس کے معنی بتلائے گئے ہیں۔ فارسی میں دھونکنی اور اردو میں ضیق النفس معنی ہیں۔ اس فرق کی صراحت ضروری تھی۔

دنگل :۔ اکھاڑے کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ فارسی میں "دنگل" احمق کے معنی میں آتا ہے۔ "برہان قاطع" میں اس کے معنی "مجلس میں سامنے بیٹھنا" بھی مذکور ہیں اور کہا ہے کہ بعض کے خیال میں اس معنی میں یہ ترکی لفظ ہے۔

دیباجہ۔ دیباچہ :۔ دونوں کو عربی ظاہر کیا ہے۔ دراصل یہ فارسی لفظ ہے جو "دیبا" اور "چہ" لاحقہ تصغیر سے مل کر بنا ہے اور مجازاً مقدمہ کتاب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ "دیباجہ" اس کا معرب ہے۔ ان دونوں کو الگ الگ درج کر کے وضاحت کرنی چاہیے تھی۔

دیر :۔ بُت خانہ وغیرہ کے معنی میں اسے فارسی بتایا ہے۔ یہ عربی لفظ ہے جو سریانی سے ماخوذ ہے۔ اصل معنی راہبوں کی خانقاہ کے ہیں۔ بُت خانہ کے معنی میں مجاز ہے۔

دیس :۔ اس کے معنی وطن اور طرف بیان کیے ہیں۔ یہاں بھی غلط مبحث ہو گیا ہے۔ یہ دو مختلف لفظ ہیں، جن کو مولف نے ایک سمجھ لیا۔ وطن کے معنی میں پائے

مجہول سے (des) ہے اور "طرف" کے معنی میں یائے معروف سے (dis) ہے، جو سنسکرت "دِشا" بمعنی سمت سے ماخوذ ہے۔

ڈ

ڈگری :۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور معنی جیت، فتح اور فیصلہ بیان کیے گئے ہیں۔ فیصلہ کے معنی میں انگریزی میں decree ہے اور سند کے معنی میں degree ہے۔ البتہ اردو میں دونوں معنوں میں "ڈگری" ہی بولتے ہیں۔

ڈھاڑی :۔ اس کے معنی میراثی، ڈوم، گویا، سنگیتا، سازندہ بتلائے ہیں۔ یہ لفظ طوائف کے سازندہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہر گویے اور سازندہ کو ڈھاڑی نہیں کہتے۔ اس فرق کا لحاظ رکھنا چاہیے تھا۔

ذ

ذقن :۔ اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ یہ ہندی نہیں بلکہ عربی لفظ ہے۔ غالباً یہ سہو ہے۔

ر

راس وذَنَب :۔ اس کے معنی راہو، کیتو مرقوم ہیں۔ یہ اس کے اصطلاحی معنی ہیں، جس کا تعلق علم نجوم سے ہے۔ لغوی طور پر اس کے معنی ہیں سر اور دُم۔ یہ الفاظ اپنے لغوی معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

راس :۔ گھوڑے کی باگ اور راہو ستارہ کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ ان معنوں میں یہ ہندی لفظ ہے۔ پلیٹس نے بھی اسے ہندی ظاہر کیا ہے۔

راشی :۔ بطور عربی لفظ رشوت لینے والا کے معنی میں مندرج ہے۔ عربی میں اس کے معنی ہیں رشوت دینے والا اور رشوت لینے والے کو مرتشی کہتے ہیں۔ البتہ اردو میں "راشی" غلط طور پر رشوت لینے والے کے معنی میں مستعمل ہے۔

رانجھا :۔ ایک پنجابی عاشق کا نام بتایا ہے۔ یہ بات اس حد تک درست ہے کہ ہیر کے عاشق کو عام طور پر رانجھا ہی کہتے ہیں لیکن رانجھا کسی شخص کا نام نہیں بلکہ جاٹوں کے قبیلہ کا نام ہے۔ ہیر کے عاشق کا نام دھیدو تھا۔ چونکہ اس کا تعلق رانجھا قبیلے سے تھا، اس لیے اس نام سے مشہور ہوا۔

رِدّی :۔ بہ تشدید دال بطور عربی لفظ مرقوم ہے۔ عربی میں یہ بہ تخفیف دال تشدید

یائے تحتانیہ ہے۔ البتہ اردو میں دال مشددہ سے مستعمل ہے۔

رستمی :۔ اسے اردو لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

رُطب :۔ بفتح اول و دوم تازہ و تر کھجور کے معنی میں مندرج ہے۔ اس معنی میں صحیح لفظ "رُطَب" بضم اول و فتح دوم ہے البتہ "رَطْب"، بفتح اول سکون ثانی و ثالث تر و تازہ کے معنی میں ہے، جس کی ضد "یابس" ہے

رَعنا :۔ عربی لفظ کے طور پر شامل ہے اور اس کے معنی بن سنور کر رہنے والا اور خوبصورت بیان کیے گئے ہیں۔ عربی میں یہ "ارعن" کی تانیث ہے اور اس کے معنی ہیں خود بین و خود آرا عورت۔ خوبصورت کے معنی میں فارسی میں استعمال ہوتا ہے اسے فارسی والوں کا معنوی تصرف سمجھنا چاہیے۔

رعنائی :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے اور معنی بانکپن، خود آرائی، خوبصورتی مذکور ہیں۔ اس معنی اور اس صورت میں یہ عربی نہیں فارسی ہے۔

رنگ ساز :۔ اسے اردو لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ اصلاً یہ فارسی لفظ ہے۔

رؤسا :۔ رئیس کی جمع کے طور پر بطور عربی لفظ درج ہے۔ اگرچہ اس کی مشہور املائی صورت یہی ہے۔ لیکن اس صورت میں اس کا تلفظ عام طور پر (ru-usa) کیا جاتا ہے۔ حالانکہ صحیح بروزن شعرا (ruasa) ہے اگر اسے "رُءَسا" کی صورت میں لکھا جائے تو غلطی کا احتمال کم ہو سکتا ہے۔

رہائش :۔ سکونت کے معنی میں فارسی لفظ کے طور پر درج ہے۔ اس معنی میں یہ فارسی لفظ نہیں ہے بلکہ اردو والوں نے فارسی طرز پر "رہنا"، مصدر سے وضع کر لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ فارسی لفظ کی صورت میں اس کے معنی رہائی، نجات، ہوں گے، کیونکہ اس صورت میں اسے فارسی مصدر "رہیدن" سے مشتق سمجھا جائے گا۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔

ز

زناخ :۔ اس کے معنی "مرغ یا کبوتر کے سینہ کی دو شاخہ ہڈی" بیان کیے گیے ہیں۔ اس معنی میں فارسی میں "جناغ" ہے۔ "زناخ" اردو کا تصرف ہو سکتا ہے۔

زہرا :۔ اس کے لغوی معنی زرد رنگ یا زرد رنگ کا بتائے ہیں۔ یہ "ازہر" کی تانیث ہے۔ اس کے لغوی معنی روشن، درخشاں ہیں۔

ژ

ژند :۔ اس کے معنی پرانی گدڑی، پھٹا ہوا کپڑا اور زردشت کی کتاب بیان ہوئے ہیں۔ پہلے معنی تو درست ہیں کہ یہ لفظ پرانے لباس اور پارہ پارہ کے معنی میں ہے، مگر دوسرے معنی درست نہیں ہیں۔ زردشت

کی کتاب کا نام "ژند" ہے۔ ایک نقطہ والی "زا" کے ساتھ۔
ژندہ :۔ گدڑی، پرانا خرقہ کے معنی میں بالکسر درج ہے۔ اس معنی میں صحیح بالفتح بروزن "خندہ" ہے۔

س

سایر :۔ بارہ سنگھا کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ یہ عربی نہیں، ہندی لفظ ہے۔ پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں بھی اس کا اندراج ہندی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔
ساج :۔ اس کے معنی آبنوس اور ساگوان بتائے ہیں۔ "ساج" آبنوس کو نہیں کہتے بلکہ سال کے درخت کو کہتے ہیں۔
ساغر :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے۔
سائبان :۔ اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ بالاتفاق فارسی لفظ ہے۔ جو "سایہ + بان" ہے۔
ستمبر :۔ اسے انگریزی لفظ ظاہر کیا ہے۔ اگرچہ اصلاً یہ انگریزی ہے۔ مگر بصورت موجودہ یہ اردو ہے، اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ انگریزی میں September ہے۔
سقنقورہ :۔ اسے رومی لفظ بتایا ہے۔ برہان قاطع میں "لغت رومی" مذکور ہے۔ مگر عمید نے اسے عربی لفظ کے طور پر درج کیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ اصلاً رومی ہو، مگر بصورت موجودہ یہ معرب ہے اور عربی لفظ کے طور پر اس کا اندراج ہونا چاہیے۔ "المنجد" میں اسے یونانی الاصل قرار دیا گیا ہے۔ عربی میں "سقنقور" اور "اسقنقور" دو صورتوں میں مستعمل ہے۔ اصلاً یہ رومی ہو یا یونانی، بصورت موجودہ عربی ہے۔
سکتر :۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے انگریزی میں "Secretary" ہے۔ "سکتر" اس کا مورد ہے، جو انگریزی میں مستعمل نہیں ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کر کے اس کی اصل کی صراحت کرنی چاہیے۔ اب تو اردو میں بھی "سیکرٹری" ہی استعمال ہوتا ہے۔ "سکتر" کا استعمال متروک ہو چکا ہے۔
سنجاف :۔ یہ ہندی لفظ کے طور پر شامل ہے یہ اصلاً عربی ہے اور نون کے بغیر "سجاف" ہے۔ نون اردو بلکہ فارسی والوں کا اضافہ ہے۔ "بہارِ عجم" میں "سنجاف" بزیادت نون کا ذکر ہوا ہے اور اسے غلط اور عامیانہ بتایا گیا ہے۔ اس لیے مناسب ہوتا کہ اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کر کے اس کی اصل کی طرف اشارہ کر دیا جاتا یا عربی لفظ کے طور پر "سجاف" درج کر کے اس تصرف کو واضح کیا جاتا۔
سُوء :۔ بالضم بطور صفت برا اور بگڑے معنی میں درج ہے۔ اس لفظ کے بارے

میں بہت سے لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں، جن میں لغت نویس بھی شامل ہیں۔ "سُوء" بالضم اسم ہے اور اس کے معنی ہیں بدی، شر، آفت، فساد۔ اس کی جمع ہے "اسواء"۔ سُوءِ ظن، سوءِ ادب، سوءِ ہضم جیسی تراکیب میں یہ خرابی کے معنی میں بطورِ اسم مستعمل ہے۔ جس طرح ان کی متضاد تراکیب، حُسنِ ظن، حُسنِ ادب وغیرہ میں حُسن بطور اسم شامل ہے۔ بُرا کے معنی میں صفت ایک دوسرا لفظ ہے جو بالفتح "سَوء" ہے "عُلمائے سَوء" کی ترکیب میں صحیح بالفتح سَوء ہے بمعنی بد۔ ان دونوں کی ظاہری مشابہت کے باعث لوگ ان کو گڈمڈ کر دیتے ہیں عام طور لوگ "علمائے سوء" بولتے ہیں۔ ان الفاظ میں امتیاز کرنا چاہیے بالخصوص لغت نگاروں کو تو ایسے الفاظ کے اندراج میں خاص طور پر احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

سَہام:۔ بالفتح بمعنی تیر مرقوم ہے۔ صحیح بالکسر "سِہام" (Seham) ہے، جو "سہم" بمعنی تیر کی جمع ہے۔

ش

شائق:۔ شوق رکھنے والا کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر درج ہے۔ عربی میں اس کے معنی ہیں شوق بھڑکانے والا۔ یہ مشوق کی صفت ہے۔ اردو میں یہ غلط معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بطور عربی اسے صحیح معنی میں درج کرنے کے بعد اردو تصرف کا ذکر کیا جا سکتا تھا۔

شعبدہ:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا ہے۔ عربی میں ذال معجمہ سے "شعبذہ" ہے۔ دال مہملہ سے اردو اور فارسی میں مستعمل ہے۔

شعور:۔ بالفتح درج ہے۔ صحیح بالضم ہے۔

شکال:۔ فارسی لفظ کے طور پر درج ہے اور اس کے معنی بتلائے ہیں: وہ گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید اور چوتھا کسی دوسرے رنگ کا ہو۔ اس معنی میں یہ لفظ فارسی میں نہیں ملتا۔ البتہ عربی میں یہ لفظ اس معنی میں ملتا ہے۔ المنجد اور صراح میں "شکال" موجود ہے اور اس کے ایک معنی یہ بھی بیان ہوئے ہیں۔ یعنی وہ گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید اور چوتھا دوسرے رنگ کا۔ اس لفظ پر مفصل بحث ... "جائزہ" جلد سوم حصہ دوم میں آ چکی ہے۔

شکر قند:۔ اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ ہے۔ پلیٹس نے بھی اسے فارسی ظاہر کیا ہے اور فرہنگ عمید میں بھی فارسی لفظ کی حیثیت سے شامل ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ میرا قیاس یہ ہے کہ یہ "شکر" فارسی اور "کند" ہندی بمعنی بیخ سے مل کر بنا ہے۔ یعنی "میٹھی جڑ" ہندی یا اردو سے جب یہ لفظ فارسی میں گیا تو "شکر قند" کی صورت اختیار کر گیا اور پھر اردو میں بھی فارسی کی تقلید میں "شکر قند" ہی رواج پا گیا۔

مُشَلَّہ :۔ بہ تشدید لام مرقوم ہے ۔ اردو کی اور بھی کتب لغت میں لام مشدد سے مذکور ہے، مگر صحیح بہ تخفیف لام ہے ۔ کھچڑی کے معنی ہیں ۔ اس پر مفصل بحث ...." جائزہ" جلد دوم میں آچکی ہے اور اس جلد کے پہلے حصے میں بھی گفتگو ہوچکی ہے ۔

شیون :۔ شان کی جمع کے طور پر بالفتح مرقوم ہے ۔ صحیح لفظ "شئون" ہے ۔

ص

صحنک :۔ اسے عربی لفظ کے طور پر شامل کیاہے ۔ بصورت موجودہ یہ عربی نہیں ہے، بلکہ عربی فارسی مرکب لفظ ہے جو عربی لفظ "صحن" پر فارسی کا کاف تصغیر بڑھا کر کیا گیاہے ۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا فارسی عربی مرکب لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے ۔

صراحی :۔ اس کا اندراج بھی عربی لفظ کے طور پر کیا گیاہے ۔ عربی میں اس معنی میں "صراحیہ" ہے ۔ فارسی میں اس کو مرخم کر کے صراحی بنالیا گیا ۔ بصورت موجودہ یہ فارسی لفظ تصور ہوگا ۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کرنے کی صورت میں اس کی اصل واضح کرنی چاہیے ۔ اس لفظ پر "جائزہ" جلد سوم حصہ دوم میں تفصیل سے بحث ہوچکی ہے ۔

ط

طغیانی :۔ اسے بھی عربی لفظ کے طور پر شامل کیاگیاہے ۔ عربی میں "طغیان" ہے ۔ اردو والوں نے اس پر یائے معروف کا خواہ مخواہ اضافہ کرلیا ۔ بہرحال بصورت موجودہ اسے اردو لفظ سمجھنا چاہیے ۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے کرکے اس کی اصل واضح کردینی چاہیے ۔

طُمانچہ :۔ اسے "توانچہ" کا بگاڑ بتایا گیا ہے ۔ یہ "توانچہ" کا نہیں بلکہ "تپانچہ" کا بگاڑ ہے، جو "تہ پنجہ" سے ماخوذ ہے ۔

ظ

ظُلمات :۔ بضم اول وسکون ثانی درج ہے ۔ صحیح بضم اول و دوم "ظُلُمات" (Zulumat) ہے ۔

ظہری :۔ اسے بطور اردو لفظ درج کیا ہے اور صفت بیای مصدری بتایا ہے ۔ سب سے پہلے تو اس کی وضاحت ضروری ہے کہ یائے مصدری سے صفت نہیں بلکہ حاصل مصدر یا اسم مصدر بنتا ہے ۔ "ظہری" میں یائے مصدری نہیں بلکہ یائے نسبتی ہے ۔ یہ عربی لفظ ہے، اردو نہیں ۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا ۔

ظُہور :- بالفتح مرقوم ہے ۔ صحیح بالضم ہے ہوسکتا ہے یہ سہو کتابت ہو۔

ع

عاشقی :- اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ ترکیبی لحاظ سے یہ عربی فارسی ہے جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔

عاشورا / عاشورہ :- عربی میں اس کا صحیح املا عاشوریٰ یا عاشوراء ہے ۔ اس لیے اردو میں عاشورا، کا جواز ہو سکتاہے، مگر "عاشورہ" کا نہیں ۔ "عاشورہ" غلط املا ہے ۔

عبودیت :- بالفتح مرقوم ہے ۔ صحیح بالضم ہے ۔

عبور :- یہ بھی بالفتح مندرج ہے، مگر درست بالضم ہے ۔

عِجز :- بالکسر بطور عربی لفظ مذکور ہے عربی میں بالفتح ہے۔ البتہ اردو میں عموماً بالکسر ہی بولتے ہیں ۔ اس لیے بہتر ہوتا کہ اسے بفتح اول بطور عربی لفظ درج کر کے وضاحت کی جاتی کہ اردو میں بکسر اول مستعمل ہے ۔

عِجلت :- بکسر عین وسکون جیم عربی لفظ کے طور پر شامل ہے ۔ عربی بفتح عین و جیم و لام "عَجَلَت" ہے ۔ البتہ اردو میں بالضم بولتے سُنا ہے۔

عُدُو :- بضم اول مذکور ہے۔ اس کا صحیح تلفظ بفتح اول وضم دوم و تشدید سوم "عَدُوّ" ہے ۔

علالت :- اس کا اندراج بطور عربی لفظ ہوا ہے ۔ عربی میں یہ لفظ نہیں ملتا ۔ یہ اردو والوں کا وضع کردہ ہے ۔ عربی میں اس معنی میں "علت" استعمال ہوتا ہے ۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے کرنا چاہیے تھا۔

عنقا :- بضم اول مرقوم ہے ۔ صحیح بالفتح ہے ۔

عوائب :- اسے "عَیب" کی جمع بتایا ہے ۔ "عیب" کی جمع "عیوب" ہے ۔ "عوائب" کا ثبوت نہیں ملا ۔

غ

غاریقون :- اس کا اندراج یونانی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ بصورت موجودہ یہ معرّب ہے ۔ یونانی agarikon کا۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کرکے اصل کی صراحت کرنی چاہیے تھی ۔

غدود :- اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے ۔ عربی میں "غُدَد" (ghudud) ہے، جو "غدہ" کی جمع ہے ۔ اردو والوں نے ضم کا اشباع کرکے "غدود" بنالیا ۔ اس لیے یہ صورت اردو متصور ہوگی ۔

غرائب :- اسے "غریب" کی جمع بتایا ہے ۔ یہ "غرایبہ" کی جمع ہے ۔

غِش :- بالکسر بطور صفت درج ہے اور معنی کھوٹا اور غیر خالص بتلاتے ہیں۔ یہ اسم ہے اور اس کے معنی ہیں خیانت، آلودگی، گھٹیا چیز جو بڑھیا چیز میں ملا دی جائے، گویا ملاوٹ کے معنی میں ہے۔

غف :- اسے "غفص" کا مخفف بتایا گیا ہے۔ اردو میں عموماً "گف" بولتے ہیں۔ لیکن خود "غفص" کا کسی مستند عربی یا فارسی لغت میں سراغ نہیں ملا۔ یہ غالباً فارسی "گبز" سے کسی نے عربی طرز پر وضع کر لیا ہے۔ اس لفظ پر ..... "جائزہ" جلد سوم حصہ اول میں "غفس" کے تحت بحث آ چکی ہے۔

غلطہ :- موٹے کپڑے اور نیامِ شمشیر کے معنی میں عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ عربی میں اس کا سراغ نہیں ملا۔ پلیٹس نے اسے فارسی لکھا ہے اور فارسی مصدر غلتیدن/غلطیدن سے ماخوذ قرار دیا ہے۔ مگر فارسی میں بھی اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا۔ اس پر کتاب کے حصہ اول میں بحث ہو چکی ہے۔

غلول :- بطور فارسی لفظ درج ہے اور اسے "غلیل" کا مترادف اور ماخذ قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ فارسی میں "غلول" اس معنی میں نہیں ملتا۔ عربی میں "غلول" ہے مگر یہ خیانت کرنے کے معنی اور غُل کی جمع کے طور پر ہے۔ فارسی میں "غلیل" کا مترادف "بہارِ عجم" کے مطابق غلولہ کمان یا گلولہ کمان ہے۔

غنا :- اگرچہ نغمہ اور تونگری کے معنوں میں الگ الگ درج کیا ہے، مگر دونوں جگہ بالکسر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نغمہ کے معنی میں بالکسر ہے اور تونگری کے معنی میں بالفتح ہے۔

غنیم :- لوٹنے والا کے معنی میں بطور عربی لفظ درج ہے۔ عربی میں "غنیمت" کا مبدل ہے۔ البتہ اردو میں لوٹنے والا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو کا تصرف ہے۔ اس لفظ پر مفصل بحث ..... "جائزہ" جلد سوم حصہ اول میں آ چکی ہے۔

غنین :- نشہ کی ترنگ میں جو آواز نکلتی ہے اس کے لیے عربی لفظ کی حیثیت سے شامل ہے۔ اس معنی میں یہ لفظ اردو ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اسی حیثیت سے ہونا چاہیے تھا۔

ف

فارغ البالی :- اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ بصورت موجودہ اسے عربی کہنا درست نہیں۔ یہ عربی "فارغ البال" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی یا فارسی عربی کے مرکب لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔

فدوی :- اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔ اس صورت میں یہ عربی میں نہیں ملتا۔ یہ اردو والوں نے "فدا" سے وضع کر لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کے طور پر

ہونا چاہیے۔ اس پر۔۔۔ "جائزہ" جلد دوم اور جلد سوم میں مفصل بحث آچکی ہے۔

فراغ :۔ بالکسر فرصت و آسودگی کے معنی میں مرقوم ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ اس معنی میں صحیح بالفتح ہے۔ بالکسر کے معنی میں بڑا پیالہ وغیرہ۔ اس جلد کے حصہ اول میں اس لفظ پر گفتگو ہو چکی ہے۔

فرعون :۔ اس لفظ کا اندراج عبرانی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ بصورت موجودہ یہ معرّب ہے۔ اس لیے اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے۔ "برہان قاطع" کے حاشیہ نگار کے خیال میں یہ سریانی سے عربی میں وارد ہوا ہے۔ اس پر مفصل بحث۔۔۔۔ "جائزہ" جلد سوم حصہ دوم میں آچکی ہے۔

فَسخ :۔ بفتح فا و سین مندرج ہے۔ صحیح بفتح فا و سکون سین و فا "فسخ" ہے۔

فسوں :۔ بکسرِ اول مرقوم ہے۔ صحیح بضم اول ہے۔

فُلِزّ :۔ بضم اول و کسرِ ثانی و تشدید ثالث (fulizz) مندرج ہے۔ عربی میں یہ لفظ تین صورتوں میں ملتا ہے یعنی فِلِزّ (filizz) فِلَزّ (filazz) اور فُلُزّ (fuluzz) ان میں مؤلف کی درج کردہ صورت موجود نہیں۔ فارسی اور اردو میں عموماً بالکسر بولتے ہیں۔

فیر :۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ انگریزی (fire) سے ماخوذ ہے، مگر بصورت موجودہ اردو ہے۔ خیال رہے کہ اب پڑھے لکھے لوگ صحیح انگریزی تلفظ کے ساتھ "فائر" بولتے ہیں۔ "فیر" صرف عوام کی زبان پر ہے۔

فیلسوف :۔ اس کا اندراج یونانی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ یہ اگرچہ یونانی الاصل ہے، مگر بصورت موجودہ عربی ہے۔ اس لیے عربی لفظ کے طور پر درج کرنا چاہیے تھا۔

ق

قُدُوم :۔ اسے "قدم" کی جمع بتایا گیا ہے۔ یہ "قدم" کی جمع نہیں ہے، بلکہ مصدر ہے، جس کے معنی ہیں آنا، واپس آنا۔ "قدم" کی جمع "اقدام" ہے۔

قرابہ :۔ عربی لفظ کے طور پر شامل ہے۔ عربی میں "قربہ" ہے "مشک" کے معنی میں۔ قرابہ فارسی والوں کا تصرف ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

قریب الفہم۔ قریب المرگ :۔ ان دونوں کا اندراج اردو تراکیب کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ "قریب الفہم" عربی ترکیب ہے۔ البتہ "قریب المرگ" جو خلاف قاعدہ عربی "قریب" اور فارسی "مرگ" سے بطرز عربی وضع کی گئی ہے، نہ عربی میں مستعمل ہے نہ فارسی میں۔ اس لیے اس کا اندراج اردو ترکیب کے طور پر درست ہے۔

قرینہ :۔ بالضم درج ہے۔ عمید نے بالفتح فارسی لفظ کی حیثیت سے درج کیا ہے۔ عام طور پر بولنے میں بھی بالفتح ہی رائج ہے۔

قسائی:۔ اس کی اصل "قصّاب" عربی لفظ ہے۔ اردو میں اس کا متداول املا "قصائی" ہے۔ جو اصل سے قریب تر ہے۔ اس پر مفصل بحث .... "جائزہ" جلد دوم حصہ اول میں "قصائی" کے تحت آ چکی ہے۔

قطّاع الطریق:۔ بالضم ڈاکو کے معنی میں مرقوم ہے۔ اگر اس کا اندراج جمع کے طور پر کیا جاتا تو درست ہوتا کیونکہ عربی میں ڈاکو یا راہزن کو "قاطع الطریق" کہتے ہیں اور "قطّاع" بالضم جمع ہے "قاطع" کی۔ "فرہنگ عمید" میں بالضم "قطّاع الطریق" درج ہے، مگر اس کے معنی "راہزنان" مذکور ہیں۔ گویا عمید نے اسے بطور جمع شامل کیا ہے۔ مگر مولف نے اسے بطور واحد درج کیا ہے۔

قلاچ / قلانچ / قلاش:۔ ان تینوں کا اندراج متبادلات کی حیثیت سے بطور اردو الفاظ کیا ہے۔ پہلی دو صورتیں یعنی "قلاچ" اور "قلانچ" تو اردو سمجھی جا سکتی ہیں کہ یہ "قلاش" کی موّرد صورتیں ہیں۔ مگر "قلاش" فارسی لفظ ہے، جو عربی میں بھی بطور دخیل لفظ مستعمل ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کی حیثیت سے کرنا چاہیے تھا۔ اردو میں بھی اب زیادہ تر "قلاش" ہی استعمال ہوتا ہے۔

قِلعہ:۔ بالکسر بطور عربی لفظ مرقوم ہے۔ عربی میں بالفتح ہے۔ البتہ اردو میں زیادہ تر بالکسر بولتے ہیں۔

قیصر:۔ اس کا اندراج رومی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی ہے۔ اس لیے اسے عربی لفظ کی حیثیت سے شامل کرنا چاہیے تھا۔ یہ یونانی میں kaisar ہے۔

قینچی:۔ اس کا اندراج ترکی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ نون کے بغیر "قیچی" (Qaichi) ہے۔ نون کا اضافہ اردو والوں کا تصرف ہے۔

ک

کارن فلور:۔ اسے "ایک قسم کا ولایتی آٹا" بتایا ہے۔ یہ ولایتی آٹا نہیں مکئی کے آٹے کا انگریزی نام ہے۔

کاغذ:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ عربی میں یہ دال مہملہ سے "کاغد" ہے۔ فارسی میں ذال معجمہ سے ہے۔ اس پر مفصل بحث .... "جائزہ" جلد دوم و جلد سوم میں آ چکی ہے۔

کبیدہ:۔ بمعنی شکستہ و رنجیدہ بطور فارسی لفظ درج ہے۔ فارسی میں اس معنی میں اس لفظ کا ثبوت نہیں ملا۔ یہ اردو والوں نے فارسی طرز پر وضع کر لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج اردو لفظ کی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ اس پر "جائزہ" جلد سوم حصہ دوم میں تفصیل کے ساتھ گفتگو ہو چکی ہے۔

کرّوبی:۔ اس کا اندراج عربی لفظ کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ یہ صورت عربی میں نہیں فارسی میں متداول ہے اور اس کی جمع فارسی قاعدہ سے "کروبیاں" آتی ہے۔ عربی میں اس

معنی ہیں "کروب" ہے، جس کی جمع "کروبیون" اور "کروبیہ" ہے۔ اصلاً یہ عبرانی لفظ ہے۔ اس لفظ پر... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں مفصل بحث ہو چکی ہے۔

کلیسا:۔ اسے یونانی لفظ ظاہر کیا ہے۔ یونانی میں ekklesia ہے۔ یہ اس کی فارسی صورت ہے۔ اس لیے اسے فارسی لفظ کی حیثیت سے شامل کرنا چاہیے تھا۔ اس لفظ پر اس جلد کے حصہ اوّل کے علاوہ ... "جائزہ" جلد دوم و سوم میں بھی مفصل گفتگو ہو چکی ہے۔

کنال:۔ اسے بیس مربّع مرلے کا پیمانہ بتایا ہے۔ "مرلے" کے ساتھ "مربّع" کی صفت لانا غیر ضروری ہے، کیونکہ "مرلہ" تو ہوتا ہی "مربّع" ہے۔ تو مربّع کرم کا ایک مرلہ ہوتا ہے۔

کنستر:۔ اسے فارسی لفظ کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔ یہ فارسی نہیں ہے، بلکہ انگریزی Canister سے ماخوذ ہے اور اس کی موجودہ صورت اردو ہے۔

گ

گبرو:۔ نوعمر اور نوجوان کے معنی میں فارسی لفظ ظاہر کیا ہے۔ یہ ہندی لفظ ہے، پلیٹس کے لغت اور فرہنگ آصفیہ میں بھی ہندی لفظ کے طور پر مذکور ہے۔

گُرسینہ:۔ بضم گاف و کسرِ سین (gursina) درج ہے۔ "فرہنگ عمید" میں بضم گاف و را (gurusna) مرقوم ہے۔ "برہان قاطع" کے حاشیہ میں "گرسنہ" درج کر کے وضاحت کی گئی ہے کہ مرکزی لہجہ میں بضم اول و کسر دوم و چہارم

گلگل:۔ اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ فارسی میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ پلیٹس نے اسے ہندی لفظ کے طور پر شامل کیا ہے۔ (gurusnih) ہے۔

گیدی:۔ یہ لفظ بے غیرت، دیوّث، ہیجڑا، بیوقوف کے معانی میں فارسی لفظ کی حیثیت سے مرقوم ہے۔ فارسی میں یہ "گید" بمعنی گدھ سے بنا ہے۔ مولف "برہان قاطع" کی رائے میں نامرد اور بے غیرت شخص کو گید سے نسبت دے کر گیدی کہتے ہیں۔ حاشیہ نگار نے کہا ہے کہ "بمعنی قرمساق معلوم می شود نہ ہنر و بے جرأت ...."

ل

لابدی:۔ اس کا اندراج اسم مونث کی حیثیت سے کیا ہے اور معنی یقینی، ضروری بتائے ہیں۔ یہ معنی تو صفت کے ہو سکتے ہیں، اسم کے نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح لفظ "لا بُدّ" ہے، جو بمنزلہ صفت ناچار و ناگزیر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں یہی "لابد" "لابدی" کی صورت میں بمعنی ضروری رائج ہے۔ گویا اس میں "ی" زاید ہے۔

اس کا اندراج بطور صفت ہونا چاہیے تھا۔ پلیٹس نے اسے بطور صفت ہی درج کیا ہے۔

لات:۔ بطور اسم مذکر عربی لفظ کی حیثیت سے درج ہے چونکہ یہ ایک "بت" کا نام ہے، اس لیے اس رعایت سے اردو میں اسے مذکر ہی استعمال کرتے ہیں، مگر عربی میں یہ "الٰہ" کی تانیث ہے۔ یہ بت گویا دیوی کا بت تھا۔

لاسلکی:۔ اس کا اندراج انگریزی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ عربی لفظ ہے، جو انگریزی Wireless کا ترجمہ ہے۔

لبوب:۔ اسے "لُب" کی جمع بتایا ہے۔ عربی کتب لغت میں "لُب" کی جمع "الباب" مرقوم ہے۔ "لبوب" کا ذکر نہیں ملتا۔ ہوسکتا ہے فارسی والوں نے بنالی ہو۔

لذائذ:۔ اسے "لذت" کی جمع بتایا ہے۔ اس کا بھی ثبوت نہیں ملا۔ "لذت" کی جمع "لذات" آتی ہے۔

لفاظی:۔ عربی لفظ کے طور پر درج ہے بصورت موجودہ یہ عربی فارسی لفظ ہے، جو عربی لفاظ پر یائے مصدری کے اضافہ سے منایا گیا ہے۔

لواحق:۔ اسے "لاحق" کی جمع ظاہر کیا ہے یہ "لاحقہ" کی جمع ہے۔

لوازمہ:۔ اسے "لازم" کی جمع بتایا ہے عربی میں "لوازمہ" کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ البتہ "لوازم" جمع ہے "لازمۃ" کی۔ "لوازمہ" اردو والوں کا تصرف ہوسکتا ہے۔

م

مارا/میرا:۔ بارانی زمین کے معنی میں درج ہے۔ یہی معنی "فرہنگ آصفیہ" میں مذکور ہیں۔ مگر اس وضاحت کے ساتھ کہ پورب میں مارا اور پنجابی میں "میرا" کہتے ہیں۔ پورب میں بارانی زمین کو "مارا" کہتے ہوں گے، مگر پنجابی میں بارانی زمین کو "میرا" کوئی نہیں کہتا۔

مارو:۔ "سری راگ کی تیسری راگنی کا نام" بتایا ہے۔ ہوسکتا ہے کسی علاقہ میں مارو بولتے ہوں، مگر عام طور پر اس معنی میں "ماروا" استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایک راگ کا نام بھی ہے اور ٹھاٹھ کا نام بھی۔

مُبالغ:۔ بالضم کو "مبلغ" کی جمع بتایا گیا ہے۔ اس معنی میں صحیح بالفتح ہے۔

متشابہ لگنا:۔ اس کے معنی یوں بیان کیے گیے ہیں:۔ بھولنا، چوکنا، کہیں سے کہیں پڑھنا۔ ایسا ان آیات کی تلاوت میں ہوتا ہے، جن کے الفاظ ملتے جلتے یا مشابہ ہوں۔ بعض آیات ایک ہی صورت میں مختلف صورتوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ حافظ ملتی جلتی آیتوں کی تلاوت میں غلطی کرجاتا ہے، جسے "متشابہ لگنا" یا "تشابہ لگنا" کہتے ہیں۔

منّنجن:۔ اسے فارسی لفظ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ نہ فارسی میں

ملتاہے اور نہ عربی میں۔ صرف اردو میں مستعمل ہے۔ عربی میں "مطجّن" ہے۔ "متنجن" اسی سے ماخوذ ہے۔

مجتمع :۔ بفتح میم دوم درج ہے اور اس کے معنی "جمع کیا گیا" بیان کیے ہیں۔ اس تلفظ کے ساتھ یہ اسم ظرف مکان ہے بمعنی مقام اجتماع اور مجازاً جماعت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جمع ہونے والا، اکٹھا ہونے والا کے معنی میں بکسر میم دوم ہے۔

مجردی :۔ تنہائی کے معنی میں عربی لفظ بتایا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب ہے، جو "مجرد" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری بڑھا کر بنایا گیا ہے۔

محابا :۔ اس کا اندراج عربی لفظ کے طور پر کیا گیا ہے۔ عربی میں "محاباۃ" ہے۔ "محابا" فارسی تصرف ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

محامد :۔ اسے "محمّدت" کی جمع بتایا گیا ہے۔ صحیح بہ تخفیف فتح ہر دو میم "محمدت" (Mahmadat) ہے۔

مُحبّت :۔ بالضم درج ہے۔ صحیح بالفتح ہے۔

مختاری :۔ بیائے مصدری عربی بتایا گیا ہے۔ یائے مصدری فارسی مخصوص ہے۔ اس لیے یہ عربی فارسی مرکب ہے۔

مستغرق :۔ بفتح رائے مرقوم ہے۔ صحیح بکسرِ رائے (Mustaghriq) ہے۔

مستمند :۔ اس کا اندراج عربی فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے۔ یہ خالص فارسی لفظ ہے۔ اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

مشاقی :۔ اسے عربی لفظ ظاہر کیا ہے۔ بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب ہے۔

مطلع :۔ اس کا اندراج بفتح لام ہوا ہے۔ یہ بکسر لام ہے۔ بمعنی باخبر۔

مکاتب :۔ بفتح اول مرقوم ہے۔ صحیح بضم اوّل ہے۔

معارض / معارضہ :۔ یہ دونوں الفاظ بالفتح درج ہیں۔ دونوں بضم اوّل درست ہیں۔

مغیلاں :۔ اسے عربی بتایا ہے۔ عربی میں "اُمِّ غیلاں" ہے۔ "مغیلاں" اس کا مفرس ہے۔

مفلوک :۔ اس کا اندراج بطور عربی لفظ ہوا ہے۔ یہ فارسی لفظ ہے، جو فارسی والوں نے عربی طرز پر فلک سے بمعنی ستم زدہ وضع کر لیا ہے۔ اس لیے اس کا اندراج بطور فارسی لفظ ہونا چاہیے تھا۔

مفلوک الحال :۔ اسے عربی ظاہر کیا ہے۔ یہ غلط ترکیب ہے جو عربی طرز پر وضع کی گئی ہے۔ اسے فارسی لفظ سمجھا جائے گا اور اسی حیثیت سے اس کا اندراج ہونا چاہیے تھا۔

مقتدر :۔ بفتح دال مندرج ہے۔ اس کا صحیح تلفظ بکسر دال ہے۔

مقصورہ :۔ مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو بھی کہتے ہیں مگر یہ معنی درج نہیں کیے۔

ن

نابلد :- اس کا اندراج عربی فارسی لفظ کے طور پر ہوا ہے - اس کا کوئی جز عربی نہیں ہے - عربی میں "بلد" بمعنی شہر آتا ہے، البتہ فارسی میں بمعنی واقف و راہ نما ہے - اس لیے "ناواقف" کے معنی میں یہ خالص فارسی ترکیب ہے۔

ناغہ :- اسے فارسی لفظ ظاہر کیا گیا ہے - موجودہ صورت میں یہ فارسی نہیں، بلکہ اردو ہے، اس لیے اسے اردو لفظ کی حیثیت سے شامل کرنا چاہیے تھا - اس لفظ پر مفصل بحث "جائزہ" جلد سوم حصہ اول میں آ چکی ہے۔

نبّاضی :- اسے عربی لفظ ظاہر کیا گیا ہے - بصورت موجودہ یہ عربی فارسی مرکب ہے، جو "نبّاض" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری لگا کر بنایا گیا ہے۔

نَزول :- بفتح اول مرقوم ہے - صحیح بالضم ہے۔

نشا :- اسے عربی "نشہ" کا بگاڑ بتایا گیا ہے - عربی میں "نشہ" استعمال نہیں ہوتا - عربی میں "نشوہ" ہے - البتہ فارسی اور اردو میں "نشہ" استعمال ہوتا ہے - اس لیے اس کا اندراج فارسی لفظ کے طور پر ہونا چاہیے تھا۔

نظائر :- اسے "نظر" کی جمع بتایا ہے - یہ درست نہیں ہے "نظیر" کی جمع "نظرا" ہے - یہ "نظیرہ" کی جمع ہے۔

نقیہہ :- عربی لفظ کے طور پر درج ہے - عربی میں اس کا سراغ نہیں ملا - یہ اردو والوں نے "نقاہت" سے عربی طرز پر وضع کر لیا ہے - اس لیے اس صراحت کے ساتھ اردو لفظ کے طور پر درج ہونا چاہیے تھا۔

نما :- بالفتح بطور عربی بمعنی "نشو" درج ہے - عربی میں یہ بالکسر ہے اور معنی ہیں بڑھنا - پروان چڑھنا۔

نمّامی :- اسے بھی عربی لفظ ظاہر کیا گیا ہے - عربی "نمّام" پر بقاعدہ فارسی یائے مصدری کے اضافہ سے بنا ہے - اس لیے اسے فارسی یا عربی فارسی لفظ کے طور پر شامل کرنا چاہیے تھا۔

نمکینی :- اسے اردو لفظ بتایا ہے - یہ خالص فارسی ہے۔

نَوَدْ :- بفتح نون و دال نوّے کے معنی میں مرقوم ہے - صحیح بفتح نون و واو و سکون دال ہے۔

نَیَّر :- بفتح یائے مشددہ درج ہے - بکسر یائے مشددہ (Nayyir) ہے۔

و

وقوعہ :- اس کا اندراج بطور عربی لفظ کیا گیا ہے - عربی "وقوع" تو ملتا ہے، مگر "وقوعہ" کا ثبوت نہیں ملتا - یہ غالباً اردو والوں کا تصرف ہے۔

ہ

ہاجرہ: بطور عربی لفظ درج ہے اور اس کے معنی دوپہر اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام بتائے ہیں۔ یہاں مولف نے دو مختلف الفاظ کو ایک سمجھ لیا ہے۔ "ہاجرہ" کے معنی تو واقعی دوپہر ہیں لیکن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام "ہاجرہ" نہیں بلکہ "ہاجر" ہے۔ اردو میں البتہ غلط طور پر "ہاجرہ" بولتے ہیں۔

ہَجوم: بالفتح مندرج ہے۔ صحیح بالضم "ہُجُوم" ہے۔

ہَمم: بالفتح مرقوم ہے۔ صحیح بالکسر ہے۔

ہومیوپیتھک: اس کے معنی "علاج بالمثل" بتائے ہیں۔ یہ معنی "ہومیوپیتھی" کے ہیں جو ایک طریقِ علاج ہے۔ "ہومیوپیتھک" اس کی صفت ہے۔

ی

یشب: بطور فارسی درج ہے۔ یہ عربی ہے۔ فارسی میں "یشپ" ہے۔ عربی یشب، یشف اور یشم کی صورتوں میں مستعمل ہے۔

یلغار: بطور فارسی لفظ شامل ہے۔ یہ ترکی لفظ ہے اور اس کی صحیح صورت "ایلغار" ہے۔ البتہ اردو میں بحذف الف مستعمل ہے۔

کتابیات

کتابیات

اُردو لُغات

۱۔ علمی اردو لغت از وارث سرہندی
۲۔ فیروز اللغات از مولوی فیروز الدین
۳۔ جامع اللغات از خواجہ عبدالمجید
۴۔ فرہنگ آصفیہ از مولوی سید احمد دہلوی
۵۔ قائد اللغات از نشتر جالندھری
۶۔ نور اللغات از مولوی نورالحسن نیّر لکھنوی
۷۔ نسیم اللغات از نسیم امروہوی
۸۔ سرمایہ زبان اردو از سید ضامن علی جلال لکھنوی
۹۔ تاج اللغات از تاجور نجیب آبادی
۱۰۔ جامع الامثال از وارث سرہندی
۱۱۔ اردو کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، جلد دوم از وارث سرہندی
۱۲۔ اردو کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ، جلد سوم از وارث سرہندی
۱۳۔ اردو لغت (جلد اول تا ششم) مرتبہ اردو لغت بورڈ، کراچی
۱۴۔ نیو ہندوستانی۔ انگلش ڈکشنری از ایس۔ ڈبلیو۔ فیلن
۱۵۔ اے ڈکشنری آف اردو، کلاسیکل ہندی اینڈ انگلش از پلیٹس
۱۶۔ ڈکشنری۔ اردو انگلش از جان شیکسپیئر
۱۷۔ ہندوستانی۔ انگریزی ڈکشنری از ڈنکن فاربس
۱۸۔ قاموس مترادفات از وارث سرہندی

فارسی لغات

۱۹۔ بہار عجم از ٹیک چند بہار
۲۰۔ برہان قاطع از محمد حسین تبریزی۔ مرتبہ دکتر محمد معین

۲۱۔ فرہنگ عمید از حسن عمید
۲۲۔ موید الفضلا از محمد لاد
۲۳۔ لغات سعیدی از مولوی عبدالعزیز و مولوی محمد سعید و مولوی محمد منیر
ترمیم و اضافہ مولوی شمس الحق، شمس دہلوی
۲۴۔ فرہنگ عامرہ از مولوی محمد عبداللہ خان خویشگی
۲۵۔ غلط ہای فاحش فرہنگ ہای فارسی از حسن عمید

عربی لغت

۲۶۔ المنجد از لویس معلوف
۲۷۔ صراح از ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بہ جمال القریشی
۲۸۔ مفتاح اللغات از مولوی ابوالفتح عزیزی

انگریزی لغت

۲۹۔ لانگ مین ڈکشنری آف کن ٹمپریری انگلش از پال پراکٹر
۳۰۔ ٹوینٹیتھ سینچری انگلش ڈکشنری

کتب مصطلحات

۳۱۔ مصطلحات علوم و فنون عربیہ از محی الدین غازی اجمیری
۳۲۔ قاموس الاصطلاحات از پروفیسر منہاج الدین
۳۳۔ حدائق البلاغت از فقیر دہلوی
۳۴۔ معارف النغمات از ٹھاکر نواب علی خان
۳۵۔ نورنگ موسیقی از استاد ذاکر علی خاں و اختر علی خاں
۳۶۔ آہنگ موسیقی از خوش رنگ
۳۷۔ امیر خسرو اور موسیقی از رشید ملک

معلومات عامہ

۳۸۔ اردو انسائیکلو پیڈیا